مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں، نے امیرِ جنود!
(علامہ اقبالؒ)

یہود
نصاریٰ
ہنود
کمیونسٹ

بمقابلہ

وثائق یہودیت کے علمی اور عملی پہلو

از

THE LAST CRUSADE - THEORY & PRACTICE

PROTOCOLS IN THEORY & PRACTICE
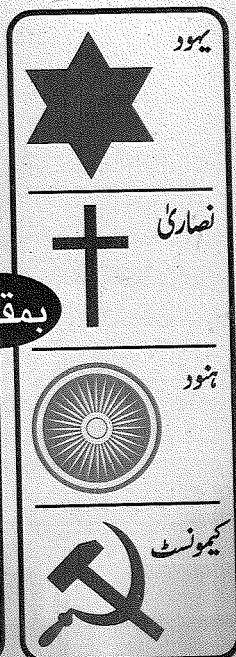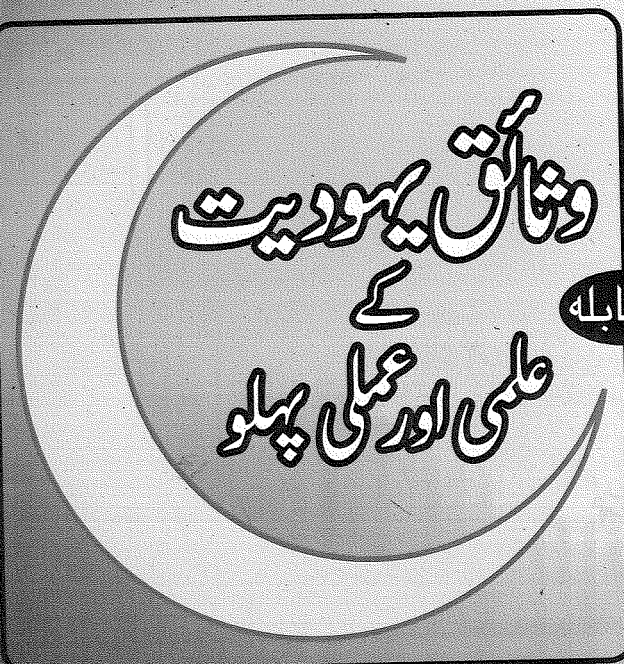
النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
فون : 0454-720401
جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد
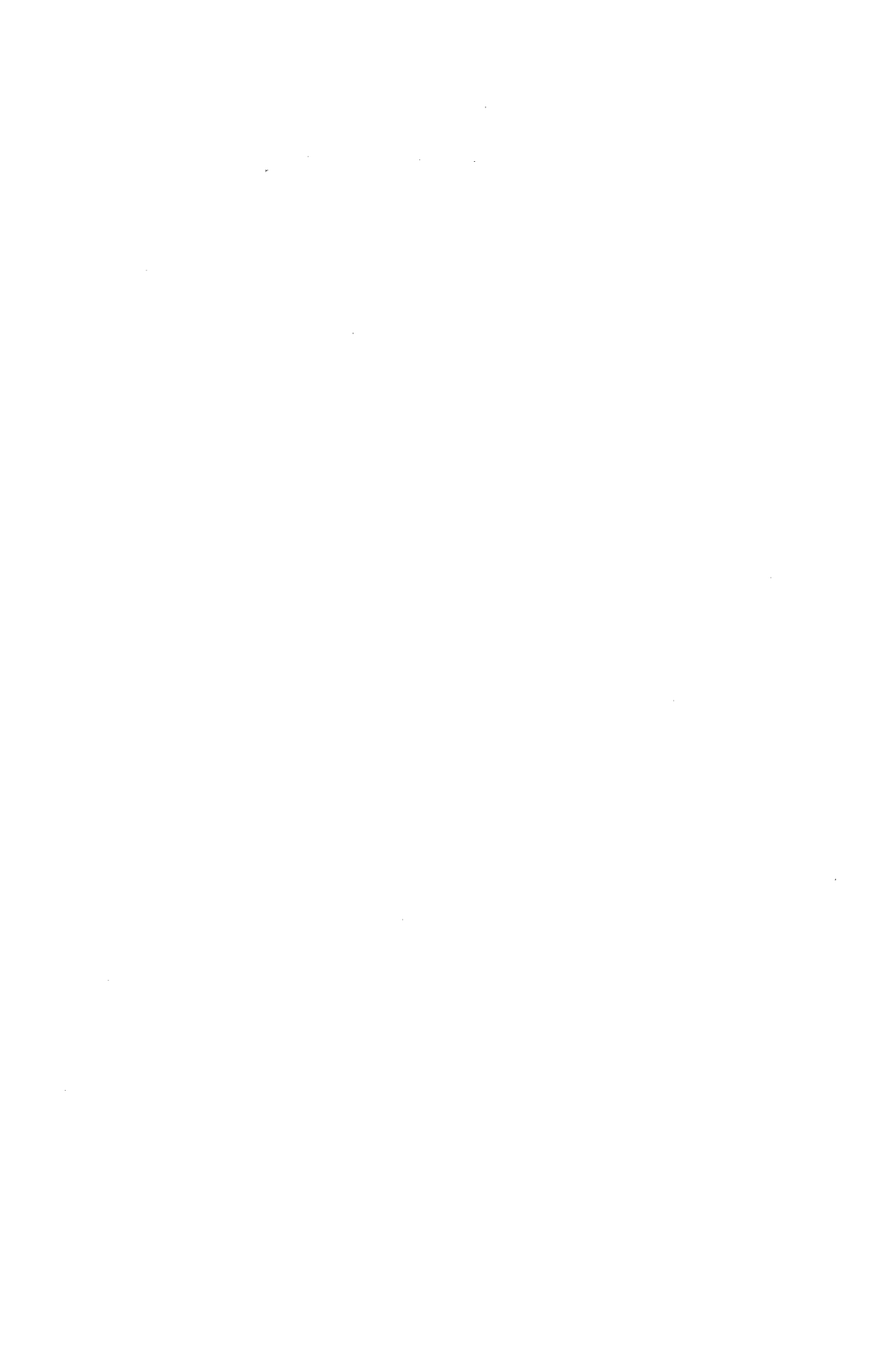
اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی ☆ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

آخری صلیبی جنگ

(حصہ سوم)

یہود

نصاریٰ

ہنود

کیمونسٹ

بمقابلہ

وثائق یہودیت کے علمی اور عملی پہلو
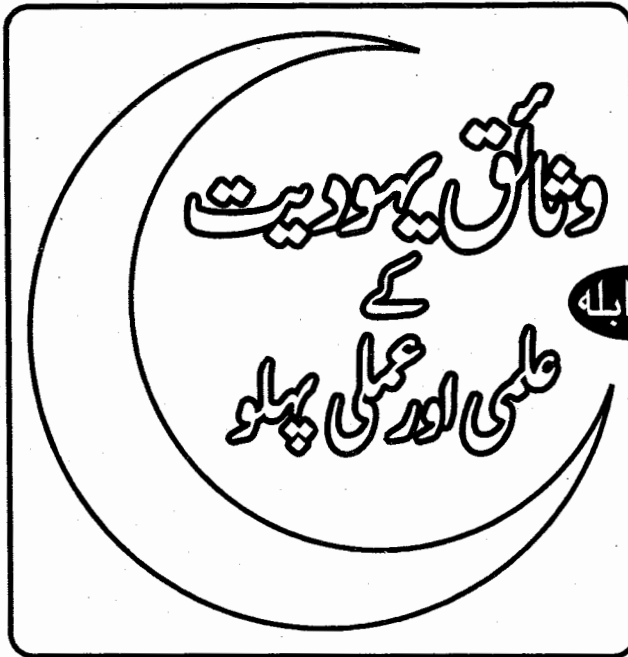
از

عبدالرشید ارشد

النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

فون : 0454-720401

جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

نام کتاب: آخری صلیبی جنگ (حصہ سوم)

مؤلف: عبدالرشید ارشد

کمپوزنگ و ٹائیٹل: قاسم حمید حامد (BRAVO COMPUTERS) جوہرآباد

ناشر: النور ٹرسٹ (رجسٹرڈ) جوہرآباد 41200

فون نمبر: 0454-720401

طابع: میاں عبداللطیف، جوہر پریس جوہرآباد 41200

فون نمبر: 0454-722130

تعداد: 500

قیمت: -/100 روپے

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بسم اللہ الرحمن الرحیم
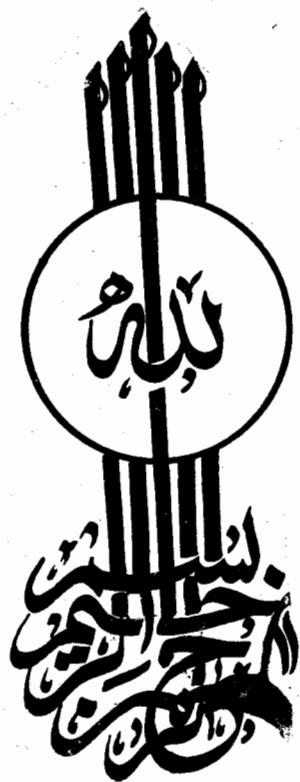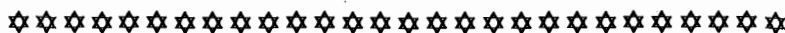
انتساب

امارات اسلامی افغانستان کی سپاہ طالبان'

مجاہد اسلام اسامہ بن لادن اور ملا محمد عمر مجاہد

کے نام

☆ جنہوں نے آسائش کی راہ سے منہ موڑ کر سنگلاخ اور پُرخطر راستوں کا انتخاب کیا'

☆ جنہوں نے وقت کے ہر فرعون کی فرعونیت کو للکارا'

اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے

☆ جنہوں نے صرف اور صرف رب ذوالجلال کو سپر پاور مانا اور

جو آج کے دور میں اسلامی غیرت وحمیت کی علامت ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور کفر کے مقابلے میں

انہیں نصرت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

عبدالرشید ارشد

☆...... ☆...... ☆

☆
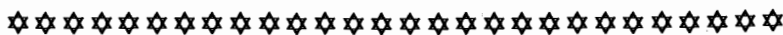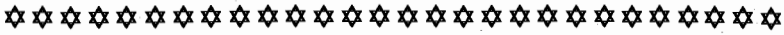
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

ہم جو جیتے تھے، تو جنگوں کی مصیبت کے لئے ☆ اور مرتے تھے تیرے نام کی عظمت کے لئے
تھی نہ کچھ تیغ زنی اپنی حکومت کے لئے ☆ سر بکف پھرتے تھے کیا دہر میں دولت کے لئے

قوم اپنی جو زر و مالِ جہاں پر مرتی
بت فروشی کے عوض بت شکنی کیوں کرتی

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے ☆ پاؤں شیروں کے بھی میدان سے اکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے ☆ تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

☆......☆......☆

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصرِ نو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا ☆ غافلوں کے لئے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے، یہ ساماں ہے دل آزاری کا ☆ امتحاں ہے تیرے ایثار کا، خودداری کا

کیوں ہراساں صہیلِ فرسِ اعدا سے
نورِ حق بجھ نہ سکے گا نفسِ اعدا سے

چشمِ اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری ☆ ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری ☆ کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1.	تقریظ	9
2.	آراؤ تبصرے	12
3.	ابتدائیہ	31
4.	موساد نے بُش سے الگور کی شکست کا بدلہ لے لیا!	41
5.	ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اٹھی چیخ	48
6.	افغانستان پر حملہ کے لئے تعاون کے نتائج وعواقب	54
7.	اسامہ بن لادن تم مسلمہ عالمی دہشت گرد ہو	61
8.	حکومت کے عمائدین کا حکمت و تدبر سے عاری فیصلہ!	64
9.	اس سادگی پر کون نہ مر جائے ...... ہمارا ٹارگٹ اسلام اور مسلمان نہیں ہیں!!	70
10.	امریکہ کو اڈے فراہم کرنے کے عملی نقصانات	74
11.	شرم تم کو مگر نہیں آتی ...... امریکی تحقیقات کا مسخرہ پن	81
12.	لیجئے ثبوت حاضر ہے ...... امریکی دہشت گردی کے حقیقی مجرم صیہونی ہیں؟	87
13.	ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ اصل گیم کیا ہے؟	92

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

ڈاکٹر محمد امین

(پی ایچ ڈی)

آخری صلیبی جنگ کے حصہ اول و دوم کو ملک کے باشعور طبقہ نے بہت پسند کیا۔ مصنف نے ان میں افغانستان کے حوالے سے جن خدشات کا اظہار کیا تھا وہ کم و بیش ایک ڈیڑھ سال کے بعد ہی سامنے آ گئے۔ آخری صلیبی جنگ کے دونوں حصوں میں دشمنوں کے دوسرے جن محاذوں کی نشاندہی کی گئی تھی انہیں بھی اہل وطن کو سمجھنے میں کسی الجھن کا سامنا نہیں ہے کہ ہر محاذ روزِ روشن کی طرح سب کے سامنے عیاں ہے۔

جب مصنف نے اپنی کتاب کا نام ''آخری صلیبی جنگ'' تجویز کیا تھا اس وقت بظاہر دور دور تک صلیبی جنگ نظر نہ آ رہی تھی اور کچھ لوگوں کو اس پر تعجب بھی تھا مگر ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون پر حملوں کے ساتھ ہی امریکی صدر بش نے مصنف کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے آخری صلیبی جنگ کا اپنی قوم کو ''مژدہ'' سنا دیا۔ یوں مصنف کی سوچ درست ثابت ہوئی۔ بالآخر 7 اکتوبر کو امریکہ نے افغانستان سے ہی اس آخری صلیبی جنگ کا آغاز کر دیا جس کی نشاندہی مصنف بہت پہلے کر چکے تھے اور اب جس کی شدت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون کی تباہی پر 13 ستمبر کو عبدالرشید ارشد

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

صاحب نے اخبار کیلئے ایک مضمون لکھا اور امریکی سفیر کے علاوہ مسلم ممالک کے پاکستان میں سفیروں کے نام بھی خطوط لکھے جن میں اس تباہی کے حوالے سے ممکنہ مجرموں کا ذکر بھی کیا' مثلاً 13 ستمبر کو امریکی سفیر کے نام تعزیتی پیغام میں' کھلے الفاظ میں کہا گیا کہ:

"Last of all, your government should consider it seriously that this high-jacking could not have been possible, had your agencies not involved in it and every body knows that Jews or Zionist lobby is part and parcel of your agencies."

آج بین الاقوامی میڈیا بتدریج 11 ستمبر کے حادثہ کے منصوبہ سازوں کے چہرے سے پردہ اٹھاتے' ارشد صاحب کی فکر کی تائید کر رہا ہے۔ بقول بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ ان کے پاس ٹھوس شواہد ہیں کہ 11 ستمبر کے مجرم یہودی موساد اور امریکی سی آئی اے ہیں۔ امریکی ملٹری انٹیلی جنس کی تائیدی رپورٹ بھی پریس میں آ چکی ہے۔

11 ستمبر کے وقوعہ کے بعد عبدالرشید ارشد صاحب نے اخبارات و جرائد کیلئے امریکی رویہ کے حوالے سے جو تجزیئے لکھے اور مختلف ذمہ داران کے نام' مثلاً یو این او کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان' مغربی ممالک اور اسلامی ممالک کے سفیروں کے نام خصوصاً امریکی سفیر کے نام جو خطوط لکھے انہیں آخری صلیبی جنگ حصہ سوم میں یکجا کر کے عامۃ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الناس کے استفادہ کے لئے پیش کر دیا ہے۔

عبدالرشید ارشد صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی انعام ہے کہ جو باتیں انہوں نے حصہ اول' دوم میں لکھی تھیں اور جو تجزیئے 11 ستمبر کے وقوعہ کے حوالے سے لکھے گئے بعد کے حالات نے ان کی بھرپور تائید کی۔ آخری صلیبی جنگ حصہ سوم میں بھی انہوں نے حصہ اول اور دوم کی طرح اخباری تراشوں سے اپنے موقف کے حق میں شواہد پیش کئے ہیں' یقیناً اس طرزِ استدلال نے کتاب کی افادیت کو پختہ کیا ہے۔

آخری صلیبی جنگ حصہ سوم کا ایک ایک لفظ گواہی دے رہا ہے کہ مصنف کا قلم خون کے آنسو صفحہ قرطاس پر بکھیرتا رہا ہے۔ ہر جملہ ان کے اندرونی کرب کی گواہی دے رہا ہے۔ ارشد صاحب نے ایک طرف حکمرانوں کے ایوانوں میں انہیں جگانے کے لئے اذان کہنے کا فریضہ ادا کیا ہے تو دوسری طرف عوام الناس کو بھی کھلے اور چھپے دشمن سے خبردار کیا ہے۔ اب یہ حکمرانوں کا مقدر ہے کہ وہ جاگتے ہیں یا زبردستی آنکھیں بند رکھ کر ''سوئے رہنے'' کا ڈرامہ رچانے پر مصر ہیں۔ وہ وقت بہر حال ہر کسی کا مقدر ہے جب موت ہر کسی کو جگا لیتی ہے اور پھر وارد ہوتی ہے جس کے بعد ''سوتے جاگتے'' کا حساب ہر کسی کو دینا ہے۔ ایسے حاکم کو' جو دلوں کے اندر خیالات سے بھی واقف ہے۔

عبدالرشید ارشد صاحب کی محنت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے کہ وہ تسلسل کے ساتھ اذان کہے جا رہے ہیں۔ کون اٹھتا ہے اور کون نہیں اٹھتا وہ اس کے لئے مکلف نہیں ہیں' انہوں نے تو محنت کی مزدوری اپنے رب سے لینی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی۔ آمین

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی حسین احمد
امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

حوالہ: 4065
تاریخ: 23.9.01

برادرم عبدالرشید ارشد صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ

آپ کی علمی و تحقیقی کاوش کا نتیجہ آپ کی کتاب "آخری صلیبی جنگ" (حصہ اول دوم) مل گئی۔ جہاد فی سبیل اللہ کی ہمہ پہلو سعی و جہد میں علمی و تحقیقی کام اور حقائق کو برسرعام لا کر دشمن کے اصل چہرے اور عزائم کو کھولنا ایک اہم ترین کام ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی آپ کی اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو توفیق بخشے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں ایک جہاد کبیر کو منظم کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

والسلام

(قاضی حسین احمد)

منصورہ ملتان روڈ لاہور پاکستان فون: 9-5419520-24-7844605 فیکس: 7832194 E-mail: amir@ji.org.pk - URL:http://www.jamaat.org

ادارۂ معارف اسلامی

منصورہ، لاہور، پاکستان

حوالہ: 2/4-2000

تاریخ: ۱۳/ نومبر ۲۰۰۰ء

بخدمت جناب عبدالرشید ارشد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مدت دراز کے بعد آنجناب کی دو کتب (آخری صلیبی جنگ اول و دوم) بسلسلہ یہودی پروٹوکولز اور عنایت نامہ موصول ہوئیں جن کے لئے تہہ دل سے شکرگذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور مزید توفیقات سے نوازے۔

میں تو سمجھتا تھا کہ آپ بھول بھال گئے ہوں گے یا ملک سے باہر کہیں چلے گئے ہوں۔ بہرحال آپ کی خیریت اور کارکردگی کا حال معلوم کر کے خوشی ہوئی۔

میں اب زیادہ لکھنے پڑھنے سے معذور ہو گیا ہوں۔ بہرحال آپ کی دونوں کتابیں ضرور دیکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خاکسار

طفیل محمد

ISLAMIC RESEARCH ACADEMY MANSOORAH, LAHORE-54570, PAKISTAN
Phones: 7830033 - 7570124-8, Fax: 7574719

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبصرے

(ترجمان القرآن، نومبر 2001ء)

عبدالرشید ارشد صاحب ملت اسلامیہ کو دشمنوں کے منصوبوں، تدبیروں، چالوں اور کارگزاریوں سے آگاہ کرنے کے لئے جس جہاد میں مصروف ہیں، یہ دونوں کتابیں اس کا ثبوت ہیں۔ ان کے نزدیک حقیقی دشمن ایک ہے: یہود، وہی اپنے حقائق (Protocols) کے مطابق دنیا کو انگلیوں پر نچا رہے ہیں اور ہمارے سب دشمنوں (ہنود و نصاریٰ و کیمونسٹ) کی ڈور ہلا رہے ہیں۔ مصنف کی محنت اور نظر رسا کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ انہوں نے اس ''آخری صلیبی جنگ'' کے تمام ہی محاذوں کا جائزہ لیا ہے اور دشمن جو کچھ کر رہا ہے اسے شواہد کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ہو، خاندانی منصوبہ بندی ہو، میڈیا خصوصاً ٹی وی میں اخلاقی اقدار کا جنازہ نکالنا ہو، تعلیم سے لاپرواہی یا اسے سیکولر بنانا ہو، عیسائیت کی کھلے عام تبلیغ ہو، اسلامی احکامات کا استہزا ہو، این جی اوز کا کردار ہو، غرض امت مسلمہ، خصوصاً پاکستان کے موجودہ منظر نامے پر جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی خوب مستند تصویر کشی کی گئی ہے اور دردمندوں کو جھنجھوڑا ہے۔ بعض این جی اوز کے رسالوں میں خواتین کے حوالے سے اسلامی احکامات کا جس طرح مضحکہ اڑایا جاتا ہے وہ تبصرہ نگار کے لئے ناقابل یقین ہوتیں اگر ان کی نقول نہ دی گئی ہوتیں۔ سراسر مسلمانوں کی غیرت کو للکارنے والا انداز ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ للکارنے والے مسلمان ہیں۔ ان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طرح کی کتابوں کی حقیقی افادیت یہ ہے کہ ان کی اشاعت عام ہو۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ایسا کوئی نیٹ ورک نہیں کہ اس نوعیت کی کتابیں تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریوں میں خرید لی جائیں۔

اچھا ہو کہ محترم مصنف اب تیسرا حصہ یہ لکھیں کہ اس جنگ میں امت مسلمہ کی طرف سے کیا کچھ کیا جا رہا ہے یا کیا کچھ مطلوب ہے۔

☆ حسنِ اتفاق کہ جب مسلم سجاد صاحب یہ سطور لکھ رہے تھے، مصنف تیسرا حصہ مکمل کر کے کمپوزنگ کروانے کے بعد طباعت کے لئے اسے پریس بھجوا رہا تھا۔

☆......☆......☆

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنسز

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

"آخری صلیبی جنگ جلد اول میں جناب عبدالرشید ارشد صاحب نے جن عصری موضوعات پر قلم اٹھایا ہے وہ امت مسلمہ اور اہل پاکستان کے لئے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ مشکلات اور مسائل کے حل سے قبل ان سے آگاہی اور ان کا صحیح ادراک کئے بغیر اصلاح کی حکمت عملی تیار نہیں کی جا سکتی۔ ارشد صاحب نے جس دلسوزی اور درد کے ساتھ ہمیں درپیش مسائل کا جائزہ لیا ہے، وہ لائق تحسین ہے۔

قرآن کریم نے جو قول فیصل پندرہ صدی قبل ہمیں سنایا تھا، ان خطرات و مسائل کی روشنی میں اس کی حقانیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ صرف ہماری شعوری

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھول ہے کہ دشمنوں کو اپنا حلیف اور دوست سمجھتے رہیں اور بار بار زک اٹھانے کے باوجو
ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسے جاتے رہیں۔

مخالفین اسلام کی سازشیں اور مکر بلاشبہ تشویش کا باعث ہے لیکن بار بار ان سازشوں کے تذکرہ سے انسان کی ایک نفسیات یہ بن جاتی ہے کہ وہ مخالفوں کے ہجوم میں اپنے آپ کو بے بس اور لاچار سمجھنے لگتا ہے اور حالات کو تاریخ کے دھارے پر چھوڑ دیۃ ہے۔ اسلام تاریخ کے دھارے کو بدلنے اور تاریخ سازی کا نام ہے کسی تاریخی عمل میں بہنے کا نام نہیں ہے۔

اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان خدشات و خطرات سے آگاہی کے ساتھ ہم اپنے ایمان و عمل کی قوت کو مجتمع کریں اور مخالفت کی یلغار سے متاثر ہوئے بغیر حق و صداقت کے علمبردار بن کر کفر و ظلم کی آندھیوں میں بھی ہدایت و نور کی شمع کو فروزاں رکھیں' چاہے اس کے لئے ہمیں اپنے خون جگر کا ایک ایک قطرہ پیش کرنا پڑے۔ مسلمانوں کی کثرت کے باوجود ان کے بے اثر ہونے کے بارے میں حدیث شریف میں واضح بیان موجود ہے۔ اس کثرت کی پرواہ کیے بغیر وہ افراد جو چاہے قلت میں ہوں لیکن مسائل کا شعور رکھتے ہوں اور جن میں عزم' حوصلہ اور منزل و مقصد کا واضح تصور موجود ہو زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور یہی وہ چند خوش نصیب افراد ہوتے ہیں جو قوموں کی تاریخ کو نیا رخ اور نیا ولولہ دیتے ہیں۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ کفر' طاغوت' ظلم اور فحاشی کے بتوں کو محض برا نہ کہا جائے ان کے مقابلے میں حق صداقت حیاء اور پاکیزگی و عدل کے عملی نمونے افراد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اور جماعتوں کی سیرت میں ظاہر ہوں نتیجتاً ظلم و کفر کی کثرت کے باوجود اس کی ہوا اکھڑ جائے گی اور انشاء اللہ حق و صداقت کا دور دورہ ہوگا۔ وہ صبح بالکل قریب ہے جس کے لئے اس ملک کے وجود میں لانے والوں نے ہر قسم کی قربانی دی اور آج بھی وہ اس کے مستقبل کے بارے میں متفکر و پریشان ہیں۔

اصلاحِ حال کے لئے انفرادی کوششوں کے ساتھ اجتماعی جدوجہد بنیادی اہمیت رکھتی ہے' وقت آ گیا ہے کہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر فحاشی و گمراہی کی ثقافت کی جگہ الہامی ہدایت و اخلاق پر مبنی ثقافت کو رائج کیا جائے تا کہ معاشرتی عدل اور باہمی اخوت و محبت کی فضا پیدا ہو اور نفرتوں کی دیواریں منہدم ہوں۔

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کی جلد دوم بھی اصلاح اور امر بالمعروف کرنے والوں کے لئے مددگار اور تقویت کا باعث ہوگی کہ دلوں سے مایوسی و ناامیدی کو دور کر کے نئے عزم اور حوصلہ کی بنیاد بنے گی۔ انشاء اللہ

☆......☆......☆

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

صدر نشین' اردو دائرہ معارف اسلامیہ

جامعہ پنجاب' لاہور

پاکستان سمیت اسلامی ممالک آج کل جن سنگین حالات سے دوچار ہیں' یہ حالات کسی صاحب دل اور صاحب درد سے پوشیدہ نہیں ہیں' اس وقت عالم اسلام مغربی استعماری قوتوں کے نرغے میں ہے' اور مغرب عالم اسلام سے عملاً حالت جنگ میں ہے' گو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
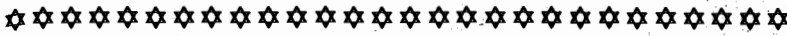
''رسمی اعلان'' ضروری سمجھا نہیں گیا۔

یہ حالات کچھ لوگوں کے دل میں ''بصیرت'' پیدا کر رہے ہیں' اور کچھ لوگوں کے ذہن میں ظلمتیں بڑھا رہے ہیں' اول الذکر لوگوں کی فہرست میں جناب عبدالرشید ارشد صاحب کا نام بھی شامل ہے' جو اس کتاب کے مؤلف ہیں۔

فاضل مؤلف اس سے پہلے ''آخری صلیبی جنگ (حصہ اول)'' کے نام سے ایک کتاب شائع کر چکے ہیں' جس میں انہوں نے آخری صلیبی جنگ کے مختلف محاذوں کا تعارف کروایا ہے' اور عالم اسلام' خصوصاً اہل پاکستان کو ''خواب غفلت'' سے جگانے کی کوشش کی ہے' کہ وہ اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیں۔

لیکن ''نوا را تلخ تر می زن چو ذوق نغمہ کم یابی'' کے مصداق انہوں نے اپنی پہلی کاوش کے نتائج کا طویل انتظار کرنے کی بجائے' اپنی جدوجہد جاری رکھی اور پہلی جلد سے تقریباً دگنے صفحات (۲۷۲) پر مشتمل حصہ دوم ایک سال کے اندر ہی مرتب کر کے پیش کر دیا ہے' اس مرتبہ کتاب کے موضوعات زیادہ متنوع ہیں' جن کا اندازہ محض فہرست مضامین پر ایک نظر ڈالنے سے ہی ہو جاتا ہے' مثلاً پاکستانی معیشت کی تباہی میں ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کا کردار' افغانستان پر پابندیاں اور ملت مسلمہ' میڈیا خصوصاً ٹیلی ویژن کے ذریعے قومی کردار کی تباہی' کرپشن' زراعت کا بحران' نظام عدل' تعلیم و تربیت' مسئلہ سود' خاندانی منصوبہ بندی (پانچ مقالات)' مسیحی این جی اوز کی اسلام دشمن سرگرمیاں (خصوصاً تحریک آزادی نسواں' بائبل کورسز اور تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے حوالے سے)' ان تمام موضوعات پر مؤلف نے سیر حاصل بحث کی ہے' اور ہر معاملے میں یہودی' امریکی اور

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

یورپی حکومتیں اور اداروں کی طرف سے کئے جانے والے سازشی عملی اقدامات کی نقاب کشائی، کچھ اس طرح سے کی ہے کہ آدمی پڑھ کر حیران رہ جاتا ہے، کہ یہ سب کچھ کس طرح اس کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے اور وہ اس سے غافل تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے ہر موقع پر یہودی پروٹوکولز کے حوالے دے کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مسلم امہ اور خصوصاً پاکستان کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض کوئی اتفاق نہیں، بلکہ برسوں پہلے کی گئی یہودی منصوبہ بندی کے عین مطابق ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ فاضل مؤلف نے ابلاغ کا حق ادا کر دیا ہے، اور پاکستانی مسلمانوں کو پوری قوت سے جھنجھوڑنے کی بھرپور سعی کی ہے کہ وہ خواب غفلت سے جاگیں، اغیار کی چالوں کو سمجھیں اور اس مار گزیدہ امت کی جان بچانے کے لئے ہنگامی کوشش کریں، پیشتر اس کے کہ یہودی سازشوں کا زہر اس کے سارے جسم میں پھیل کر اسے مسموم کر دے اور اس کے بچنے کے امکانات کم ہو جائیں۔

ہمارے تمام حکمران طبقے چونکہ انہی مغربی قوتوں کے پروردہ اور تربیت یافتہ ہیں، لہذا ان سے کسی بہتری کی توقع یا امید رکھنا تو کار عبث ہے، لے دے کر نظریں، ارباب دانش اور پڑھے لکھے عناصر کی طرف اٹھتی ہیں، یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین و ایمان کا سودا ابھی تک نہیں کیا، اور جو اسلام اور نظریہ پاکستان سے اپنی وابستگی کا دم بھرتے ہیں، اور جن کی وجہ سے آج اسلام اور پاکستان موجود اور قائم ہے، انہی سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ حکمرانوں کا بھی محاسبہ کریں گے اور رائے عامہ کو بھی بیدار کرنے کی کوشش کریں گے، تاکہ قوم متاع دین و دانش لوٹنے والوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ کر کھڑی ہو جائے، اور اپنے قومی اور ملی مفادات کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگا

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

دے۔ فاضل مؤلف نے زیادہ تر اسی طبقے کو مخاطب کیا ہے...... علامہ اقبالؒ نے جو ''درس خودی'' دیا تھا ...... یہ کتاب اسی ''درس خودی'' کا تسلسل ہے' اور اپنے من میں ڈوب کر ''سراغ زندگی'' پانے کے درس پر مشتمل ہے۔ میرے خیال یہ کتاب ہر پڑھے لکھے شخص کو پڑھنی چاہئے اور اس کے مضامین کو عام کرنا چاہئے' تا کہ کفر کے خلاف اس فکری اور قلمی جہاد میں جو مصنف کے خیال میں' صلیبی جنگوں کا ہی تسلسل ہے' ہم اپنا حصہ ضرور ڈال سکیں۔

☆......☆......☆

ہفت روزہ ''ایشیا'' 31 اکتوبر 2001ء

حال ہی میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے صلیبی جنگوں کا اعلان کر کے افغانستان سے اس جنگ کا آغاز کر دیا ہے' یہودیت کا یہ منصوبہ آج ہی منکشف نہیں ہوا بلکہ یہ منصوبہ بندی برسوں سے ہوتی چلی آ رہی ہے' اس مسلم کش ذہنیت کے اظہار جابجا نظر آتے ہیں لیکن مسلمان ان پر کماحقہ نظرِ توجہ نہیں ڈالتے۔ انفرادی طور پر کچھ لوگ ان چیزوں کا احاطہ اور محاکمہ کرتے رہتے ہیں' دراصل یہ کسی ایک فرد کا کام نہیں ہے یہ تو اداروں اور حکومتوں کا کام ہے' بہرحال امت کو اس منصوبہ بندی کو عملی شکل میں ظہور پذیر ہونے سے قبل اس کے لئے موثر مزاحمتی ہتھیار تیار کرنا چاہئے۔ اس محاذ پر کام کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں تو حکومتی سطح پر ہونے والے مختلف قسموں کے تغیرات خواہ وہ تعلیمی ہوں یا تہذیبی' دفاعی ہوں یا مملکتی ہر کہیں اس صیہونی فکر کے آثار دکھائی دیتے ہیں' زیرنظر کتاب میں اسی چیز کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے زیادہ تر پروٹوکول کو بنیاد بنا کر گفتگو کی ہے' تاہم دیگر یہودی ذہنوں کے حوالے بھی پیشِ نظر رکھے ہیں۔ کتاب کے

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

پہلے حصے میں آخری صلیبی جنگ کے چند محاذ' کے زیر عنوان دس کے قریب دور حاضر کے چند موضوعات کو پروٹوکولز کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ اس کے بعد مختلف عنوانات کے تحت مختلف مسائل پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس میں این جی اوز' معیشت' اقتدار کی منتقلی' قوانین و ضوابط' پاکستان کی حیثیت' میڈیا اور یہود' افواج پاکستان اور نادیدہ ہاتھوں کے کرشمے' اسامہ بن لادن اور قضیہ عراق شامل ہیں۔ کتاب کے آخری حصے میں دیگر مفکرین و دانشور حضرات کے چند مقالہ جات دیئے گئے ہیں جو قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔

دوسرے حصہ میں مصنف نے ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف ''خشکی کے آکٹوپس'' کے عنوان سے ابتدا کرتے ہوئے افغانستان پر پابندیوں' یہود کی دروغ گوئی' ٹیلی ویژن' عصر حاضر میں میڈیا کا محاذ' کرپشن' زراعت' نظام عدل' علم یا تعلیم' عیسائیت کے کچھار' تیل کے ہتھیار' فری میسنز' سود' بعد ازاں خاندانی منصوبہ بندی پر غیر اسلامی و غیر شرعی نقطہ نظر کا جائزہ پیش کیا ہے' اس ضمن میں بھی مصنف نے معاصر فکر پر مدلل گفتگو کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد عورت کو موضوع بناتے ہوئے آزادی نسواں کے دعوے کا جائزہ لیا گیا ہے' اس حصہ میں مصنف نے این جی اوز کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا ہے۔ آخری حصہ بائبل کورسز کے جال اور عیسائیت کا پھیلاؤ کے زیرعنوان تورات و انجیل کی عدم صحت و حقانیت پر گفتگو کی ہے' اس کتاب کے دونوں حصوں میں مصنف نے اپنی بات کو یہودی فکر کے دلائل کی روشنی میں بیان کیا ہے اور پیش آمدہ خطرہ سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے' امید ہے کہ یہ کتاب قارئین کو اس موضوع پر بہت کچھ جاننے میں مدد دے گی۔

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ ''الشریعہ'' ستمبر 2001ء

محترم جناب عبدالرشید ارشد آف جوہرآباد ہمارے ملک کے باہمت اور باذوق دانشور ہیں' جو امت مسلمہ کے خلاف صیہونی سازشوں اور سیکولر لابیوں کی معاندانہ سرگرمیوں کی نشاندہی اور ان کے مضرات و نقصانات سے اہل اسلام کو آگاہ کرنے کی مہم میں مسلسل مصروف رہتے ہیں۔ ان کے متعدد کتابچے اور مضامین اس سلسلے میں منظر عام پر آچکے ہیں اور حال ہی میں انہوں نے ''آخری صلیبی جنگ' وثائق یہودیت کے علمی اور عملی پہلو'' کے عنوان سے ایک کتاب دو جلدوں میں شائع کی ہے جس میں یہود' نصاریٰ' ہنود اور کیمونسٹ حلقوں کی خلافِ اسلام سرگرمیوں اور موجودہ عالمی تناظر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بین الاقوامی سازشوں بالخصوص سیکولرازم اور مغربی ثقافت کی ہمہ گیر یلغار کا جائزہ لیا ہے اور اہل علم کو ان کے تعاقب کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پہلا حصہ 192 صفحات اور دوسرا حصہ 372 صفحات پر مشتمل ہے جبکہ دونوں کی مجموعی قیمت 225 روپے ہے۔

ہمارے خیال میں دینی محاذ پر کام کرنے والے علماء کرام اور کارکنوں کو اسلام اور مغرب کی کشمکش کے موجودہ عالمی تناظر سے آگاہی اور دینی ذمہ داریوں سے باخبر ہونے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ کتاب النور ٹرسٹ' جوہر پریس بلڈنگ' جوہرآباد سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

ماہنامہ ''تکبیر ٹائمز'' اگست 2001ء

(حسین صحرائی' ایم اے)

آخری صلیبی جنگ حصہ اول پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم نے لکھا تھا۔ وطن عزیز کی ابتر معاشی بدحالی' بڑھتی ہوئی دہشت گردی' مذہبی فرقہ واریت' مہنگائی' فحاشی و عریانیت' پھیلتی تنگتی بے روزگاری کے پس پردہ آخر وہ کون سے نادیدہ ہاتھ ہیں جو اس تمام صورتحال کے ذمہ دار قرار دیئے جا سکتے ہیں؟ عبدالرشید ارشد کی تصنیف اس کا شافی جواب فراہم کرتی ہے۔ ابھی ملک کے سنجیدہ' علمی و ادبی حلقے میں حصہ اول (آخری صلیبی جنگ) کے سحر اور اثرات پر گفتگو جاری ہی تھی کہ جلد دوئم نے دردمندانِ امت مسلمہ و پاکستان کو ایک بار پھر دعوت فکر دی ہے۔ اے خوابِ غفلت میں مبتلا قوم اب بھی سنبھل جا؟

374 صفحات کی اس کتاب کی سطر سطر سے پاکستان' امت مسلمہ کے حالات' یہود کے مقابلے' مغربی تہذیب سے محفوظ رہنے اور عالم اسلام کے غلام مسلمانوں کی حالتِ زار کے ذمہ داران کی نقاب کشائی کرتی ہر بات دلائل اور حوالہ کے ساتھ کی گئی ہے۔

ابتدائیہ میں فاضل مصنف رقم طراز ہیں: ''آخری صلیبی جنگ'' کے جو محاذ حصہ اول میں رہ گئے تھے' ان کو حصہ دوئم کی صورت میں آپ سے متعارف کرایا جا رہا ہے'' (صفحہ 12)

تقریظ میں جنرل حمید گل نے مختصر لیکن جامعیت کے ساتھ یہودیوں کی جن فتنہ طرازیوں کو رقم کیا ہے وہ قابل داد ہے۔ وہ لکھتے ہیں ''مکار دشمن کے عزائم سے باخبر کرنا بھی جہاد کا حصہ ہے'' مٹھی بھر یہودی سازشی عالمِ اسلام کی ڈیڑھ ارب آبادی اور ستاون

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسلم ممالک کو انگلیوں پر نچا رہے ہیں۔ یہود ہمیشہ اپنے دور کی سب سے بڑی طاقت کے ساتھ الحاق کر کے مسلمانوں کو زک پہنچاتے رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں اسلامی ریاست (مدینہ) کے خلاف انہوں نے مشرکین مکہ کے ساتھ مل کر پے در پے سازشیں کیں۔ اس کے بعد صلیبی جنگوں کے ذریعے مسلمانوں کی قوت کو نقصان پہنچایا۔ اندلس میں مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر اپنے لئے جگہ بنائی لیکن جب وہاں سے نکالے گئے تو عثمانی سلطنت میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر ان کی خلافت کو ختم کر کے ترک قوم پرستی کی بنیاد رکھی۔ (صفحہ 13)

ڈاکٹر محمد امین دیباچہ میں لکھتے ہیں:

برطانیہ یہودیت کا مربی و سرپرست ہے انہوں نے ترکی میں خلافت کے خاتمے اور افغانستان میں روسی شکست کے بعد نئی صف بندی کی ہے۔ اپنے مربی برطانیہ و امریکہ کی شہ پر اب ان کا اصل نشانہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ انہوں نے پروپیگنڈے کے زور پر یہ بات ذہن نشین کرا دی ہے کہ "صیہونیت کا اصل مدِ مقابل اسلام ہے اور مسیحیت کو بھی یہی یقین دلایا گیا ہے کہ تمہارا حقیقی دشمن اسلام ہے۔" (صفحہ 15)

آخری صلیبی جنگ حصہ دوم میں سترہ مضامین، تین خطوط، ایک ضمیمہ (تبصرہ کتاب) ایک سوالنامہ بمعہ جوابات (تین طویل مضامین جو پہلے علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہو چکے تھے) قاری کو دعوت مطالعہ دیتے ہیں۔ صفحہ 2 تا 17 تبصرے اور تاثرات جلد اول پر مختلف رسائل میں جو تبصرے اور اہل علم حضرات نے جو تاثرات رقم کئے ان کے مطالعہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

سے جہاں کتاب کی افادیت ثابت ہوئی وہیں اس پر احساس بھی نمایاں ہو کر سامنے آیا کہ ملک میں صیہونی فتنہ کے خلاف شعور رکھنے والے افراد موجود ہیں۔

☆ پہلا مضمون: ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف' خشکی کے دو آکٹوپس ہیں۔ (صفحہ 29/43)

اس میں آکٹوپس کے معنی' عالمی مالیاتی ادارے ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کے پس پردہ کردار کو بے نقاب کرتے ہوئے وطن عزیز میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے بیان کیا گیا ہے۔

☆ دوسرا مضمون: افغانستان پر اقوام متحدہ کی پابندیاں اور امت مسلمہ ہے۔ (صفحہ 47/54)

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا تھا:

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

مغرب کا المیہ بلکہ بددیانتی یہ ہے کہ اپنے مفادات کے ساتھ ان کے اصول بدلتے رہتے ہیں۔ سوڈان افغانستان اگر اپنے نظریۂ حیات کے تحت زندگی گزاریں تو UNO کے تحت پابندیاں ان کا مقدر بنتی ہیں' اس آواز میں امت مسلمہ بھی اگر شریک ہو تو اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

☆ تیسرا مضمون: ''صرف جھوٹ کی اشاعت ہوگی''۔ (صفحہ 55/65)

اخبارات کے کردار سے انکار نہیں۔ صیہونی عالمی حکومت قائم کرنے کے لئے ہر حربہ جائز سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اکثریت یہ جانتی ہی نہیں کہ پریس حقیقتاً کیا کردار ادا کر

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
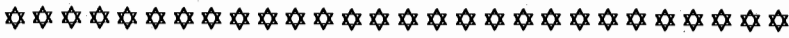
رہا ہے۔ ہم اس سرکش اور بے لگام کو لگام دیں گے۔ آئے دن اسامہ بن لادن کے حوالے شائع ہونے والی (جھوٹی) خبریں اس فریب کا پردہ چاک کرنے کیلئے کافی ہیں۔

☆ چوتھا مضمون: پاکستان ٹیلی ویژن اور قومی کردار کی تباہی۔ (صفحہ 71/73)

پی ٹی وی کے پروگرامات پر نظر ڈالئے یہ اس ملک کے نظریہ حیات کے خلاف نہیں تو کیا ہیں؟ اس میں اسی پر گفتگو کی گئی ہے۔

☆ پانچواں مضمون: قوم کے کردار اور اخلاق کے محافظو۔ (صفحہ 71/73)

بہبود آبادی کے نام پر لیڈی ہیلتھ ورکرز مرد ڈاکٹر حضرات کے ساتھ کام کر کے جو سیکھ رہی ہیں اس سے کردار کی دولت گھنانے کا خدشہ ہے' اس درد کو بڑے کرب سے ارشد نے قرطاس پر منتقل کیا ہے۔

☆ چھٹا مضمون: عصر حاضر میں میڈیا کا محاذ' موسیقی اور تصویر۔ (صفحہ 174)

موسیقی اور تصویر میڈیا کے حوالے سے بڑی اہمیت کی حامل ہوگئی ہے۔ فوٹوگرافی کا نظریہ ضرورت کے تحت اس کی حدود و قیود کا تعین کرنا علمائے کرام کا فرض ہے۔

☆ ساتواں مضمون: کرپشن کے متلاشیو! اک نظر ادھر بھی۔ (صفحہ 80/82)

اس مختصر مضمون میں بے روزگاری' شادی' خوبصورت بنانے' جنسی بیماریوں' عاملوں سے کام اور قرض حسنہ کے نام پر جو لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ ہے کوئی جوان سادہ لوح لوگوں کو ان لٹیروں سے بچائے اور ان کا احتساب کرے؟

☆ آٹھواں مضمون: زراعت ...... قدم قدم بحران۔ (صفحہ 96/101)

وطن عزیز میں زراعت جس بحران سے دوچار ہے' عالمی اداروں کے "جبر" ہی

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
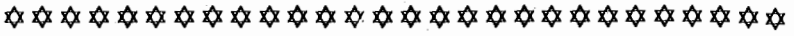
اس کے ذمہ دار قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

☆ نواں مضمون: اعداد و شمار کا جادو اور زمینی حقائق۔ (صفحہ 102/106)

ہمارے مسائل میں اضافے کی ایک وجہ اعداد و شمار کا فرضی ہونا بھی ہے' قوم کو خوشنما اعداد و شمار کے ذریعے دھوکے میں رکھا جاتا ہے۔ یہ مضمون اسی حوالے سے قاری کے ذہن میں اٹھنے والے بہت سے سوالات کا تشفی بخش جواب دیتا ہے۔

☆ دسواں مضمون: مضبوط و مربوط پاکستان کا ضامن اسلام کا نظامِ عدل۔ (صفحہ 107/114)

سیاست ہو یا تعلیم' تمام شعبہ ہائے زندگی میں عدل' استحکام پاکستان کا ضامن ہے۔ اگر اربابِ اختیار اس کو نافذ کر سکیں؟

☆ گیارہواں مضمون: اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حقیقی ضرورت علم ہے یا مروجہ تعلیم۔ (صفحہ 115/125)

باوقار آزاد قومیں اپنا نظامِ تعلیم اپنی قومی زبان میں تشکیل دیتی ہیں۔ کیا ہم ایسا کر سکے؟ نظامِ تعلیم کے ساتھ ہم کیسے سنگدلانہ مذاق کرتے رہے اور کر رہے ہیں یہ تحریر اسی کی آئینہ دار ہے۔

☆ بارہواں مضمون: عیسائیت کے کچھار ...... تعلیمی ادارے اور ہسپتال۔ (صفحہ 126/136)

مسیحی اقلیت وطنِ عزیز میں تعلیمی و فنی اداروں اور ہسپتال کے ذریعے عیسائیت کے فروغ کے سلسلے میں جس منظم انداز سے کام کر رہی ہے یہ مضمون اس کی چشم کشا روداد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہے۔

☆ تیرہواں مضمون: ہیومن رائٹس اور آزادی نسواں کا فراڈ۔ (صفحہ 139/141)

ہوسِ زر میں مبتلا اونچی سوسائٹی کی خواتین آزادیٔ نسواں کے حوالے سے بڑا شور مچاتی رہتی ہیں اس میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔

☆ چودہواں مضمون: تیل کا ہتھیار، شاہ فیصل سے یہود تک۔ (صفحہ 147/151)

تیل زندگی کی علامت قرار پایا۔ اصل مالک تو مسلمان ہیں لیکن قیمتیں کوئی اور مقرر کراتے ہیں۔ تیل کی قیمت میں اضافہ سے عام آدمی کی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے، کاش کوئی بصیرت سے محروم فرد اس حقیقت کو پا سکے۔ اس مضمون میں شاہ فیصل شہید سے لے کر عراق پر پابندی تک بڑی جامعیت کے ساتھ صیہونی منصوبہ اور عام افراد پر اس کے اثرات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

☆ پندرھواں مضمون: ''ہیں بہت تلخ بندۂ مزدور کے اوقات'' (صفحہ 153/160)

مہنگائی نے مزدور کی زندگی کس طرح اجیرن بنا ڈالی ہے صیہونی مزدور کو کیسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں، پڑھئے اور اپنوں کی کرم فرمائی پر سر دھنیے۔

☆ سولہواں مضمون: بھیڑ کا احتجاج بھیڑیئے کی فطرت نہیں بدلتا۔ (صفحہ 161/166)

اسرائیل، فلسطینیوں اور روس چیچنیا میں مسلم شیشانیوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں اس پر آپ لاکھ احتجاج کریں ان کی فطرت ہرگز تبدیل نہ ہوگی، ان کا علاج جہاد اور صرف جہاد ہے، اس میں آپ بھارت کو شامل کر لیجئے، اس میں اسی نکتہ کی تشریح کی گئی

ہے۔

☆ سترھواں مضمون: خالق نے مخلوق کیلئے سود حرام کیوں کیا؟ (صفحہ 172/183)

اس مضمون میں سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے پر اظہار خیال کے ساتھ تفصیل کے ساتھ صیہونی مقاصد کی تکمیل بذریعہ سود پر سیر حاصل بحث ملتی ہے۔

صفحہ 183 سے کتاب کا ہمارے خیال میں اہم ترین حصہ شروع ہوتا ہے۔ جس کا تعلق ہمارے بنیادی عقیدے سے انتہائی گہرا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی اور تحریف قرآن' صفحہ 184 تا 201 محکمہ بہبود آبادی نے تحریف شدہ آیات قرآنی والا کیلنڈر شائع کیا تھا۔ عبدالرشید ارشد نے اس پر گرفت کرتے ہوئے صحیح صورتحال واضح کی ہے۔

صفحہ 202' اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی جعفر شاہ پھلواری کی تفصیل دی ہے۔

آخری صلیبی جنگ (حصہ دوم) میں ارشد نے جن محاذوں سے قاری کو متعارف کرایا ہے وہ قومی بھی ہیں اور بین الاقوامی بھی۔

قومی محاذ سے تعلق رکھنے والے عوامل میں سود سے نجات' خواتین کا استحصال' خواتین کو آزادی کے نام پر دینی اقدار کے خلاف استعمال کرنا' پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ہم جنس پرستی اور فحاشی و عریانیت اور لذت اندوزی ہی کو زندگی کی معراج سمجھنا۔ خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر اولاد کا قتل' اس کے جواز کو درست ثابت کرنے کے لئے قرآن و سنت کی من مانی تاویل کرنا۔ اخبارات کے ذریعے جنسی امراض' نسوانی حسن میں اضافے' بے روزگاری' خواہشات کی تکمیل اور قرض حسنہ کے خوبصورت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اشتہارات دے کر لوٹ مار کرنا۔ معیشت کو سود پر استوار رکھنے پر اصرار کرنا۔ یہ سب بڑے خوبصورت جال ہیں جو صیہونی کارندے وطن عزیز میں پھیلا کر اپنے مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں۔

عبدالرشید ارشد نے قوم کو بروقت خبردار کر کے اپنے تحفظ کا سبق دیا ہے۔ انہوں نے کوئی بات بغیر حوالے اور ثبوت کے نہیں لکھی۔ کتاب میں وثائق یہودیت سے حوالے دے کر ثابت کیا ہے کہ یہودی کس طرح پوری دنیا پر قابض ہو کر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہ اہل وطن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دشمن کے پھیلائے ہوئے اس جال سے خود کو نکالنے اور آزاد رہنے کے لئے اپنے لائحہ عمل مرتب کریں۔

ارشد نے ملک کے علمی و ادبی حلقوں میں آخری صلیبی جنگ کے ذریعے جو اعتبار حاصل کیا ہے انشاء اللہ یہ صدا بے کار نہیں جائے گی۔ بعض مقامات پر طباعت صاف نہ ہونے سے قاری کو دقت محسوس ہوتی ہے۔ ملک کے اہل علم ہی نہیں عام فرد تک اس تصنیف کا پیغام پہنچانا وقت کی ضرورت ہے۔ ہمارے درد کا درمان ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کے پاس نہیں۔ ہماری مخلص باہمت قیادت ہے جو نظریہ پاکستان سے مخلص اور آخرت میں اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس اپنے اندر رکھتی ہو۔ عبدالرشید ارشد مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
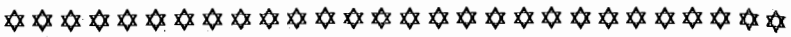
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

کم و بیش پانچ سال قبل مجھے ایک دوست نے ایک چھوٹا سا کتابچہ بعنوان پروٹوکولز (Protocols) دیا۔ میں نے نام بھی سن رکھا تھا اور اس کے بعض صفحات کا اردو ترجمہ بھی اخبارات و جرائد میں پڑھا تھا۔ مگر اصل کتاب دستیاب نہ ہونے کے سبب مکمل پڑھنے کا اشتیاق موجود تھا جس کی تکمیل اب ہوئی تھی۔ میں نے جستہ جستہ اس کی ورق گردانی کی تو اس کی ''کڑواہٹ'' نے مجبور کیا کہ میں اس کا ترجمہ اہل وطن کے سامنے رکھوں۔

میں نے پروٹوکولز کا ترجمہ ''وثائق یہودیت'' کے نام سے مکمل کیا اور دوران ترجمہ میری کوشش یہ رہی کہ یہود کے بڑوں کا مافی الضمیر بیان کرنے میں کسی جگہ جھول نہ آئے۔ دوران ترجمہ پروٹوکولز میں درج یہود کے بڑوں کی غیر یہود کے خلاف ہرزہ سرائی اور عالمی اقتدار تک پہنچنے کی منصوبہ بندی نے میری نیند حرام کر دی کہ میری قوم کس مزے کی نیند سو رہی ہے اور کس طرح حال مست ہے' حکمران مال مست ہیں جبکہ ادھر بربادیوں کے مشورے ہو رہے ہیں۔

میں علم و عمل' دونوں میں کمزور ہوں' بہت ہی کمزور اور مجھے اس کا احساس بھی ہے' شعور بھی ہے مگر میرے اندر اک آگ بھڑک اٹھی تھی۔ وثائق یہودیت مکمل ہوئے تو

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
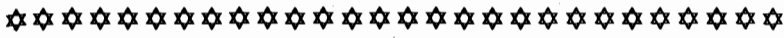
میرے اندر خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنے ہم وطنو کو بالخصوص اور ملت مسلمہ کو بالعموم یہود کی سازشوں سے آگاہ کروں۔ میں نے دل کی اتھاہ گہرائی سے اپنے رب سے التجا کی کہ مجھے یہ سعادت مل جائے اور الحمد للہ میرے رب نے میری فریاد قبول فرمالی چنانچہ میں نے ''آخری صلیبی جنگ'' کے عنوان سے **192** صفحات پر مشتمل اپنی کاوش قوم کے سامنے رکھ دی۔ پھر ایک سال بعد آخری صلیبی جنگ (حصہ دوم) **372** صفحات پر پھیلی اہل وطن کو پیش کر دی۔ ہر لحہ دعا یہ تھی کہ میری قوم خواب غفلت سے جاگ جائے۔

کتاب کا نام ''آخری صلیبی جنگ'' میری فکر کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ نماز کے لئے ایک روز کھڑا ہوا ہی تھا کہ قلب و ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح لہر ابھری اور مشکل حل کر گئی۔ کتاب کی طباعت کے بعد ایک محسن نے تجویز دی کہ میں نام پر نظر ثانی کروں مگر طبیعت آمادہ نہ ہو پائی۔ میرے نقطہ نظر سے کفر اسلام کے خلاف فائنل راؤنڈ میں ہے اور اسی لئے مجھے یہ آخری صلیبی جنگ نظر آئی۔ اب امریکی صدر بش نے اس کی تائید کر دی۔ آج عملاً عالمی مسیحیت اسلام کے خلاف بش کی سرکردگی میں آخری صلیبی جنگ لڑ رہی ہے۔ میدان جنگ افغانستان ہے۔ مستقبل کے جو حالات اس صلیبی جنگ کے حوالے سے میرے قلب و ذہن پر وارد ہوتے تھے' ان کی روشنی میں' میں نے **1995**ء میں اپنے ہم وطنوں کے نام کھلے خط میں لکھا تھا:

> ☆ ''ایک طرف تو ہماری ملّی بے حسی کا یہ عالم ہے (ماقبل حالات کا تجزیہ تھا) جبکہ دوسری طرف مسلمان کا ازلی و ابدی دشمن یہودی' ہنود و نصاریٰ کے ساتھ مل کر صبح' دوپہر' شام بلکہ رات بھی ملت مسلمہ خصوصاً پاکستان کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر حربے اور

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
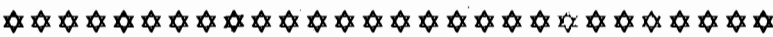
تمام تر وسائل کے ساتھ مصروف عمل ہے اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم قرآن کو چھوڑ کر ''اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے'' امریکہ' روس اور یورپ سے رجوع کرتے ہیں جو دوا کی جگہ IMF اور World Bank وغیرہ جیسے اداروں کے ذریعے مزید الجھنیں پیدا کرنے کا کوئی موقع نہیں گنواتا۔''

(آخری صلیبی جنگ' صفحہ 121)

یہود کی دشمنی اسلام سے ہے اور ہنود کی دشمنی اسلام کے حوالے سے تشکیل پانے والی اسلامی جمہوریہ پاکستان سے ہے۔ رہے نصرانی تو یہود نے بڑی مکاری سے انہیں یہ یقین دلا دیا ہے کہ تمہارا دشمن نمبر 1 اسلام ہے۔ روس بکھرنے کے بعد امریکی صدر اس کا برملا اظہار کر چکا ہے۔ یوں یہود و ہنود و نصاریٰ اسلام کے مدمقابل ہیں اور روس اس لئے ساتھ ہے کہ کیمونزم پر کاری ضرب صرف اسلام نے لگائی ہے۔

اسلام پر حملہ آور ہونے کے لئے کوئی بہانہ چاہئے خواہ وہ ''بھیڑیا طرز کا'' ہی کیوں نہ ہو اور یہود و نصاریٰ ایسے بہانے ''گھڑنے'' میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ان کی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ آج کے دور میں اسلام کے حوالے سے افغانستان کی حکومت سرفہرست تھی جو اسلام دشمنوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی کہ یہاں سے پھوٹتی اسلام کی کرنیں ہمارے اقتدار کی نفی کر دیں گی۔ اس کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی حکومت ہے اور یہ دونوں مسلم بلاک کو مستحکم کر کے غیر مسلم ممالک کے لئے مسائل پیدا کر سکتی ہیں۔ اسامہ بن لادن افغانستان میں ہے لہذا افغانستان پر اسامہ کے بہانے حملہ کیا جا سکتا ہے اور پھر افغانستان تاراج کر کے پاکستان کو اسلامی بم کا سبق سکھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے یہود کی ہمہ

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
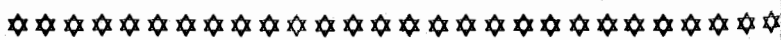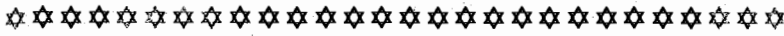
جہت جارحیت کو تحفظ دینے کے حوالے سے UNO اور امریکہ کے کردار پر جولائی 2000 میں لکھا تھا:

☆ ''آج کے ترقی یافتہ اور روشن زمانے میں' جب کہ حقوق انسانی کی محافظ یو این او اور سلامتی کونسل موجود ہے' حقوقِ انسانی کے غم میں لحہ لحہ گھلنے اور بے قرار رہنے والی عالمی تنظیمیں موجود ہیں' عالمی عدالت انصاف کو اپنی بے انصافیوں پر فخر ہے' چہار سو عالمی ضمیر کے ''زندہ'' ہونے کی ''درخشاں مثالیں'' بکھری پڑی ہیں۔ ایک مہذب بھیڑیا (Werewolf) ہی نہیں بلکہ اس کی پوری قوم اور دیگر لواحقین (اتحادی) ایک شیر (اسامہ و طالبان) کو بھیڑ کا بچہ سمجھتے ہوئے' بھیڑیئے کے طرزِ انصاف پر' انصاف کے تقاضے پورے کرتے'' ہڑپ کرنے کے لئے بے چین ہیں۔'' ☆ (آخری صلیبی جنگ اول' صفحہ 106)

ہم نے بڑی دردمندی کے ساتھ اہل وطن کو' ملت مسلمہ' یہ بھی بتایا تھا کہ:

☆ ''...... امریکہ بہادر کا ایک ہی ایجنڈا ہے اور یہ ایک نکاتی ایجنڈا اسلام دشمنی ہے۔ ملت مسلمہ کو بے بس کر کے اپنے قدموں میں گرانا ہے اور اس مقصد کے حصول کی خاطر تہذیب و شرافت و اخلاق کے تمام ضوابط کو پس پشت ڈال کر بے ضمیر خریدنے ہیں۔ بھیڑیئے کی طرز پر الزام تراشی کر کے کبھی عراق کے بہانے کویت اور سعودیہ

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
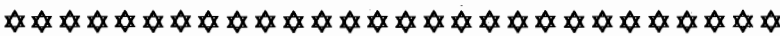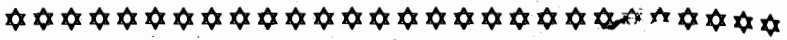
کے مالی اور معدنی وسائل پر گرفت مضبوط کرنی ہے تو کبھی اسلام کے حوالے سے پہچان رکھنے والے افغانستان اور پاکستان کو کمزور کر کے بھارت کی سرپرستی اور جہاد کشمیر کا راستہ روکنا ہے اور اپنے لئے لداخ کے قریب چین اور مسلم ریاستوں کے سر پر مسلط رہنے کی خاطر ہوائی اڈے کی سہولت سے فیضیاب ہونا ہے۔

اسامہ بن لادن آج عالمی جہاد کی علامت ہے اور جہاد ہر طرح کی دہشت گردی کو ختم کرتا ہے جو امریکہ اور اس کے حواریوں کو پسند نہیں ہے بلکہ ان کے مقاصد کی تکمیل کی راہ کا سنگِ گراں ہے۔ اسی کو ہٹانے کی خاطر عالمی سطح پر واویلا مچایا جا رہا ہے' جیسے عالمی امن کو خطرہ ہے تو صرف اسامہ بن لادن سے ہے۔" ☆
(آخری صلیبی جنگ اول' صفحہ 108)

گذرتے حالات نے ہمارے اندازوں کو درست ثابت کر دیا۔ امریکہ نے خود ساختہ الزامات کی بھرمار کر دی۔ ایسے ایسے الزامات تراشے گئے کہ ذی شعور غیر مسلموں نے بھی ان کے بودے پن کو تسلیم کیا اور یہ سارا کام یہودی پریس نے سہل بنایا کہ بے پر کی اڑانا ان کے طے شدہ عملی منصوبہ کا حصہ ہے۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ہم نے جولائی 2001ء میں لکھا تھا کہ:

☆ "یہود و نصاریٰ کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پاکستان اور افغانستان پر حملے کا جواز پیدا کرنے کے لئے نت نئے بیانات

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
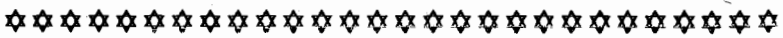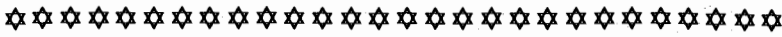
سامنے لاتا ہے بعینہٖ بھیڑیئے کے بھیڑ کا بچہ ہڑپ کرنے کے لئے ''استدلال'' کی نہج پر۔ اسامہ کے ''ساتھی'' روزانہ پکڑے جاتے ہیں۔ امریکہ و برطانیہ کے حواری کسی نہ کسی بے گناہ کو پکڑ کر تھرڈ ڈگری سے اسامہ کا ساتھی بنا کر حملہ کا جواز ڈھونڈنے میں شب و روز مصروف ہیں۔'' ☆ (آخری صلیبی جنگ' اول' صفحہ 118)

11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر یہودی موساد اور امریکی سی آئی اے کے مشترکہ حملے نے یہ جواز پیدا کر دیا۔ ادھر ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے جہاز ٹکرائے اُدھر وہاں سے اٹھتے شعلوں اور گرد و غبار یا دھوئیں سے اسامہ بن لادن اور افغانستان کی تصاویر نظر آنے لگیں اور دھڑا دھڑ ثبوت سامنے آنے شروع ہو گئے کہ فلاں جہاز میں فلاں ہائی جیکر تھے ان کا شجرہ نسب یہ تھا' وہ تھا۔ عقل و شعور سر پیٹتے رہ گئے مگر امریکہ کو اپنی بات پر اصرار تھا کہ یہود نے اسے یہی سکھایا تھا۔

افغانستان پر حملہ طے پا گیا' اتحادی اکٹھے ہو گئے کہ اسلام کے ''خاتمے'' کے لئے سب کا ایجنڈا ایک ہی ہے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے مسلمان حکمرانوں کو قائل کر لیا گیا کہ اسلام اور مسلمان تو بہت اچھے ہیں مگر کچھ دہشت گرد ہیں جن کا قلع قمع کیا جانا امن عالم کے لئے انتہائی ضروری ہے اور رہا مسئلہ عام انسانوں کا تو ہم انتہائی خیر خواہ ہیں۔ ہم کسی انسان کو گزند پہنچانے کے حق میں نہیں ہیں۔ عراق پر بمباری کے حوالے سے ان کا دعویٰ تھا:

☆ ''اتحادیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ سول آبادیوں کو چھوڑ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
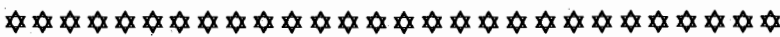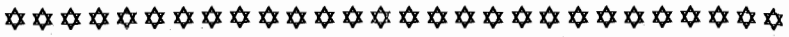
کر فوجی تنصیبات کونشانہ بنایا تھا۔‘‘

مگر 10‘ 12 سالہ دہشت گردی کی تاریخ کے ہر صفحہ نے اس دعوے کو جھٹلایا ہے۔ آج افغانستان میں اتحادی اپنے مذکورہ دعوے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بے بصیرت صدر کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی ’’پاسداری کرتے‘‘ سول آبادی پر ’’امن و آشتی‘‘ کے بم برساتے ان کے لئے ’’سکھ‘ سکون اور خوشحالی کی دعائیں‘‘ کر رہے ہیں۔

عراق پر امریکی جارحیت کے عشرہ سے زائد مدت گذرنے پر کسی مسلمان حکمران نے یو این او اور اس کی سلامتی کونسل سے یہ پوچھنے کی جرأت نہیں کی کہ عراقی قوم کو کس گناہ کی سزا دی جا رہی ہے اور جارحیت ختم کرنے کے نام پر دس سال سے زائد عرصہ تک جارحیت جاری رکھنے کا کیا جواز ہے؟ مسلمان حکمرانوں کے اس رویہ پر ہم نے ایک سال قبل لکھا تھا کہ:

> ☆ ’’ہم اگر انگشت بدنداں ہیں تو سحر زدہ مسلمان حکمرانوں کے رویہ پر ہیں جو اقوام متحدہ کی مسلم دشمن قراردادوں پر ’’ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدن‘‘ کی تصویر بنے دیکھے جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے انہیں ہپناٹائز کر دیا ہے ورنہ ایک تہائی قوت جو وسائل سے مالا مال ہے‘ افرادی قوت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ ایک بلاک کی صورت میں سینہ دھرتی پر اپنا وجود رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مشروط وعدہ بھی اس کا سرمایہ ہے‘ یوں خاموش رہے‘ بے بس ہو‘ سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ
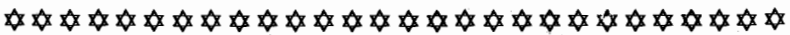
روبہ شاید اس خوف کے سبب ہے کہ یہود و نصاریٰ کی ''سرپرستی'' پر کامل یقین ہے' اعتماد ہے کہ وہ عراق کے خلاف کویت اور سعودیہ میں چھاؤنی بنا کر ''مستقل تحفظ'' کا یقین دلا چکے ہیں اور (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ انہیں یہ ضمانت نہ دے سکے۔'' ☆ (آخری صلیبی جنگ' دوم' صفحہ 51)

آج چار ہفتوں سے افغانستان پر مسلط تاریخ کی بدترین جارحیت اور دہشت گردی پر مسلمان حکمران ماضی کی طرح خاموش ہی نہیں' ماسوائے گنتی کے ایک دو کے' ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر یہود کے نمائندے امریکہ کو اپنے بہترین تعاون کا یقین دلا رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فوجی صدر ہر ایک سے بازی لے گئے کہ افغانستان کی جاسوسی' اپنے چند ہوائی اڈے اور فضاؤں میں طیاروں' میزائلوں کی پرواز کی کھلی چھٹی کے ساتھ ساتھ' اخباری اطلاعات کے مطابق اپنے ایٹمی اسلحہ کے سٹور تک انہیں دکھا دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پہلے ہم یہی سنتے رہے کہ ''الکفر ملۃ واحدہ'' مگر آج بہ چشمِ سر دیکھ رہے ہیں کہ الکافر والمسلم ملۃ واحدہ۔ مسلمان حکمران اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جھولی میں گرے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ اس جھولی سے ہر کسی کو باری باری نکال کر اس کی گوشمالی کرے گا۔

افغانستان ہو یا ارض چیچنیا' منڈے ناؤ ہو یا کشمیر' کفر کا اصل ٹارگٹ اسلام اور مسلمان ہیں مگر عیار ''دوست'' امریکہ و برطانیہ اور ان کے اتحادی مسلم ممالک میں ''دہشت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گردی کی بیخ کنی'' کر رہے ہیں۔ امریکہ و برطانیہ عراق و افغانستان میں' اسرائیل ارضِ فلسطین میں' روس چیچنیا میں' بھارت کشمیر میں اور جب ان علاقوں سے دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے گا تو پھر سعودیہ میں نیا اسامہ بن لادن تلاش کر کے گریٹر اسرائیل کے لئے سعودیہ میں ''دہشت گردی کا خاتمہ'' شروع ہو جائے گا تو کوئی اسامہ پاکستان میں ڈھونڈ کر اس کی سرکوبی کے نام پر یہاں مستقل قیام کی نوید حکمرانوں کو سنا دی جائے گی اور یوں مسلم ممالک میں اسامہ ملتے رہیں گے' اتحادیوں کی کاروائی جاری رہے گی اور عافیت پسند' دہشت گردی سے متنفر مسلم حکمران اپنی اپنی باری پر ''دوستوں کے ہاتھوں'' سے سولی چڑھتے رہیں گے۔ یہ ناممکن ہے کہ افغانستان کی آگ آپ کے گھر تک نہ پہنچے۔

آخری صلیبی جنگ کا تیسرا حصہ اسی دکھ کی داستان ہے۔ افغانستان کے اندر خون سے جہاد کی تاریخ لکھنے والے بہت ہی عظیم انسان ہیں' وہ عظمت ہمارے حصہ نہ آ سکی مگر بالیقین آخری صلیبی جنگ کے ہر حصہ کا ایک ایک لفظ لکھتے وقت دل خون کے آنسو رویا ہے۔ ہم نے اپنے کرب کو ہم وطنوں کے سامنے قلم و قرطاس کے سہارے رکھنے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا اور ہمیشہ بارگاہ رب العزت میں یہ دعا کی ہے کہ ہمارا یہ قلمی جہاد آخرت کا زادِ راہ بن جائے۔ آمین یا رب العالمین۔

آخری صلیبی جنگ حصہ سوم کے تمام مضامین مختلف اوقات میں مختلف اخبارات و جرائد کے لئے لکھے گئے ہیں اس لئے ان میں بعض باتوں کی تکرار کا پہلو قاری کو کھٹک سکتا ہے لیکن اگر ہر مضمون کو اس کی انفرادی حیثیت دی جائے تو تکرار کی بدمزگی کا احساس نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

طباعت تک کے تمام مراحل کی تکمیل میں معاونت کرنے والے محسنوں کے لئے میں دل کی گہرائی سے دعا کرتا ہوں۔

جوہرآباد   عبدالرشید ارشد

یکم اگست 2002

☆......☆......☆

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری
ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری
کوکبِ قسمتِ امکان ہے خلافت تیری
وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

تیری حریف ہے یا رب سیاست افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس!
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس!

اقبالؒ (ضرب کلیم)

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
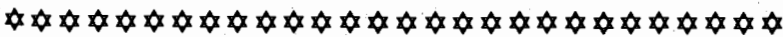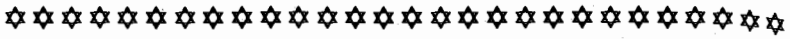
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(13-09-2001)

'موساد' نے بُش سے الگور کی شکست کا بدلہ لے لیا!

دو روز قبل' اپنے آپ کو واحد عالمی سپر پاور منوانے کے دعویدار امریکہ پر دہشت گردوں کے منظم حملے نے امریکہ کو ہلا ڈالا اور عالمی سطح پر امریکی خفیہ ایجنسیوں کی ''معیاری کارکردگی'' کا بھرم خاک میں مل گیا۔ اس کے یہ معنی بھی اخذ کرنے میں کوئی تردد نہیں ہے کہ امریکی ایجنسیوں کی تمام تر توجہ دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات بگاڑنے پر مرکوز رہی اور بزعم خویش سپر پاور اپنے گھر کے اندر فتنہ سے غافل رہی کہ پنٹاگون خود لہو لہو ہو گیا جو امریکی تاریخ کا بدترین المیہ ہے۔

دہشت گردی جہاں بھی ہو قابل مذمت ہے کہ یہ انسانیت دشمنی ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ امریکہ بذات خود بہت بڑا دہشت گرد ہے۔ 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی دہشت گردی کی' جس میں لاکھوں بے گناہ شہری مارے گئے اور کھربوں ڈالر کی املاک آگ میں بھسم ہونے کے ساتھ لاکھوں بچے بوڑھے جوان مرد و زن ایٹمی تابکاری سے معذور ہوئے' پانامہ پر حملہ کر کے اس کے صدر کو گرفتار کر لینا بھی دہشت گردی ہے۔

عراقی عوام گذشتہ دہائی سے امریکی دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت ہیں' رات کی تاریکی میں ایران پر حملہ کو دہشت گردی کے علاوہ کونسا دوسرا نام دیا جا سکتا ہے۔ ماضی

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

قریب میں افغانستان پر راکٹوں کی بارش جن میں سے چند راکٹ ''راستہ بھول کر'' اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حدود میں بھی آ گرے تھے انتہائی ''محبت بھری'' دہشت گردی تھی کہ پاکستان امریکہ کا دوست ہے۔

یہ مسلمہ دہشت گرد ملک' خود دہشت گردی کا شکار ہو اور وہ بھی انتہائی منظم دہشت گردی کا' کہ ملک کی فعال ترین ایجنسیوں کو کانوں کان خبر نہ ہو' سوچ کے کئی پہلو سامنے لاتی ہے۔ مثلاً

الف) امریکی ایجنسیاں خود بہ وجوہ اس دہشت گردی کی پشت پر ہوں'

ب) کوئی ملک یا کوئی قوم جس پر امریکی قوم بھروسہ کرتی ہو' اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے دہشت گردی کرے'

ج) کوئی دیگر وجہ'

CNN کے ٹی وی پر Live پروگرام کو دیکھنے اور مختلف ریڈیو' ٹی وی تبصروں کی روشنی میں یا ماضی میں امریکی کردار کو دیکھتے ہوئے اس مفروضے کو ردّ کرنا مشکل ہے کہ خود امریکی ایجنسیاں اس دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ مثلاً یہ کہ CIA کو اپنے بجٹ میں تخفیف کا رنج تھا۔ CIA اپنے اس مذموم رویے سے افغانستان پر حملے کا جواز پیدا کرنا چاہتی تھی یا قضیہ فلسطین سے بین الاقوامی برادری کی توجہ ہٹانا چاہتی تھی۔ اور بھی بہت سے عوامل گنوائے جاسکتے ہیں۔

کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ مقاصد کی تکمیل کے لئے امریکہ اتنی بڑی تباہی کیسے قبول کر سکتا ہے۔ مگر مطلوب مقاصد کی خاطر یہ بڑی قربانی نہیں ہے۔ ایجنسیاں اپنا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نقصان کر کے مخصوص مقاصد کے حصول کی مصدقہ تاریخ رکھتی ہیں۔ مثلاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے ذریعے روس کی قوت کا شیرازہ بکھیرنے کے بعد اسے منظر سے ہٹانے کے لئے اس کے ساتھ اپنے دو ذمہ دار بندوں کو قربانی کا بکرا بنانا اور بعد ازاں تحقیقات کو دبا دینا امریکہ ہی کا کارنامہ ہے۔

رہا معاملہ کسی دوسرے ملک کے ملوث ہونے کا تو یہ بھی نظر انداز کرنے کی بات نہیں ہے مگر اس پہلو پر سوچتے ہوئے چند نکات سامنے رہنے ضروری ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس ملک کا امریکہ اور امریکی عوام میں اثر و نفوذ کا گراف' اس ملک کے اپنے مخصوص مفادات' اس ملک کا ماضی اور حال۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات کی نوعیت وغیرہ۔

مذکورہ سوالات کا جواب تلاش کرتے جب ہم مسلم ممالک کا بشمول ''بدنام'' افغانستان' جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں کسی مسلم ملک کا امریکہ میں موثر نیٹ ورک نہیں ملتا۔ مسلم ممالک کو امریکہ یا کسی دوسرے یورپی ملک سے گلہ بجا مگر کوئی مسلمان بے گناہ نہتے شہریوں سے یوں بدلہ لینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ملت مسلمہ کے کسی فرد یا کسی ملک سے ایسی دہشت گردی کی کوئی مثال سامنے نہیں لائی جا سکتی۔ کسی مسلم ملک کے ایسے مفادات امریکہ سے وابستہ نہیں ہیں جن کی تکمیل کے لئے ایسی بدترین دہشت گردی کا ارتکاب کیا جائے۔ کسی مسلم ملک کا ماضی ایسی دہشت گردی کا ریکارڈ نہیں رکھتا۔

اوپر بیان کردہ نکات کی روشنی میں کھل کر جو بات سامنے آتی ہے اور جسے ہر باشعور تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا یہ ہے کہ:

الف) امریکہ میں مضبوط ترین لابی یہود کی ہے اور آج تک امریکہ کے 17 صدور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہودی فری میسن تنظیم کے رکن رہے ہیں'

ب) یہودی' امریکی معاشرے اور امریکی حکومت میں ہر حکومت سے زیادہ اثر و نفوذ رکھتے ہیں'

ج) یہود کی ہر طرح کی تربیت' ہوائی فوج سے ہوں یا کمرشل پائلٹ یا زندگی کے دوسرے شعبوں میں' امریکہ میں ہوتی ہے'

د) امریکی قوم اور امریکی حکومت انہیں اپنا سمجھ کر ان پر بے پناہ اعتماد کرتی ہے'

ر) یہ بات روزِ روشن کی طرح ہر شخص جانتا ہے کہ حالیہ امریکی صدارتی الیکشن میں یہود بش کو ہر قیمت پر شکست دینے اور الگور کو صدر بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کئے ہوئے تھے۔ بش کی صدارت سے انہیں شدید دھچکا لگا کہ امریکہ پر یہودی حکمرانی کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

س) یہود ارضِ فلسطین میں جس دہشت گردی کا ارتکاب کرتے خون کی ہولی کھیل رہے ہیں اور مسلمانوں کے قبلہ اول' القدس پر قبضہ جما رہے ہیں اس پر عالمی سطح پر ردعمل کسی بھی وقت کوئی رخ اختیار کر سکتا ہے۔

چنانچہ ایک تیر سے کئی شکار بیک وقت کرنے کے لئے موساد نے موثر اور منظم منصوبہ بندی کی جس کے نتیجے میں موجودہ دہشت گردی کا امریکہ کو سامنا کرنا پڑا۔ مخصوص مقاصد کے حصول کی خاطر یہ مقابلتاً کوئی بڑا نقصان نہیں ہے کہ:

الف) بش سے الگور کی ناکامی کا بدلہ لیتے' بش حکومت کو معاشی عدم استحکام کی دلدل میں اتار دیا گیا' ڈالر ڈوب رہا ہے۔

ب) عالمی برادری کو امریکی دہشت گردی کی شدت دکھا کر' ارضِ فلسطین کی دہشت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گردی سے توجہ ہٹا دی گئی کہ آج ہر آنکھ ٹریڈ سنٹر کو تباہ ہوتا تو دیکھ رہی ہے مگر القدس کو گرتا دیکھنے والی کوئی آنکھ نہیں ہے۔

ج) امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا رخ مسلم دشمنی خصوصاً افغانستان کی طرف پھیرنے کی کوشش کی جا رہی ہے' کہ امریکہ اسامہ بن لادن کے حوالے سے پہلے ہی افغانستان کے خلاف ادھار کھائے بیٹھا ہے۔

امریکہ کے ذمہ داران کے ٹی وی پر نشر بیانات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ طیارے اغوا کنندگان کی تربیت امریکہ میں ہونا ثابت ہے کہ وہ گھر کے بھیدی بن کر طیارے لے اڑے۔ امریکی ایجنسیوں کا ملوث ہونا اس لئے ثابت ہے کہ طیارے پہلے ایک آدھ منٹ میں ہی اپنے اہداف پر نہیں پہنچے بلکہ اخباری اطلاعات کے مطابق نصف گھنٹہ سے زائد وقت فضا میں رہنے کے بعد اپنے اپنے اہداف سے ٹکرائے' ہوائی جہاز کے اغوا کے حوالے سے یہ وقت خاصا لمبا ہے اور اس دوران فوری توجہ سے حادثہ رک سکتا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیڈولڈ فلائٹ اغوا ہو اور ایک نہیں چار جہاز ہوں' کنٹرول ٹاور "جاگ" رہے ہوں' مشاق ایئر فورس "عراق پر حملہ کر کے واپس بیس پر آ چکی ہو" اور آدھ گھنٹے تک فضا میں رہنے والے طیاروں کو کوئی نہ روکے تو عقل کا اندھا بھی باور کر لے گا کہ ایجنسیاں اس مذموم فعل میں بہ وجوہ ملوث ہیں۔ وہ امریکی ایجنسیاں جو دنیا کے ہر کونے میں امریکی عدم مفاد کو سونگھ لیتی ہیں۔

امریکہ بہادر کا اسلام دشمنی کے حوالے سے یہ عمومی رویہ بن چکا ہے کہ واشنگٹن یا نیویارک یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے گلی محلے کی دو عورتیں بھی آپس میں الجھ جائیں تو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بلاتوقف کہہ دیا جاتا ہے کہ اس میں اسامہ بن لادن کا ہاتھ ہے' یہ طالبان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ جس قدر بے بنیاد الزامات آج تک اسامہ بن لادن اور طالبان پر لگے ہیں' ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

موجودہ دہشت گردی کے عوامل و عواقب کی چھان بین کئے بغیر جرم کا رخ اسامہ بن لادن کی طرف پھیرا جا رہا ہے مکمل ''انصاف'' کے ساتھ' جس طرح بھیڑیئے نے بھیڑ کا بچہ کھانے سے پہلے اسے ''باضابطہ چارج شیٹ'' کر کے انصاف کے تقاضے پورے کئے تھے۔ ماضی میں بھی امریکی ذمہ داران لیبیا' سوڈان' عراق' ایران اور افغانستان کے حوالے سے ایسے رویہ کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔

عالمی برادری' خصوصاً مسلم بلاک کو پورے اعتماد کے ساتھ یہود کی سازش کا نوٹس لینا چاہئے اور خود امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ یہود کی جھولی میں گرنے کے بجائے اپنے وجود اور اپنے تشخص کے بچاؤ کی خاطر' انتہائی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے نتائج سامنے لائے۔ ہم پورے شعور و ادراک کے ساتھ یہ کہنے کی پوزیشن میں ہیں کہ ماضی میں اوکلاہاما کے حادثہ کی طرح جس میں فلسطینیوں کو ملوث کیا گیا مگر مجرم امریکی نوجوان ٹموتھی ثابت ہوا اس کا نتیجہ بھی یہی ہوگا۔ عقلمند امریکیوں کو بھی اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

☆ ...... ☆ ...... ☆

تیری حریف ہے یا رب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس!
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امریکہ میں دہشت گردی خود سی آئی اے نے کرائی: جسونت سنگھ

میرے پاس ثبوت موجود ہیں جو میرے ایک دوست نے مہیا کئے جسکی یہودیوں سے دوستی ہے

دہشت گردی کے خلاف امریکہ کے ساتھ ہیں، اسامہ کے خلاف بغیر ثبوت حملے غلطی ہے

نئی دہلی (نیوز ڈیسک) بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ انکے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے امریکی سی آئی اے کا ہاتھ ہے۔ جسونت سنگھ نے زی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس ایسے ثبوت اور شواہد موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں ہونے والی 11 ستمبر کی دہشت گردی کا منصوبہ امریکی سی آئی اے کا تیار کردہ تھا۔ بھارتی وزیر خارجہ نے بتایا کہ اس بارے میں انہیں ثبوت انکے ایک بہترین دوست نے مہیا کئے ہیں جس کے یہودی دوستوں سے بہترین تعلقات ہیں۔ جسونت سنگھ نے کہا کہ انہیں امریکی عوام سے ہمدردی ہے جو دہشت گردی میں بے گناہ مارے گئے اور یہ کہ وہ اس دہشت گردی کی کارروائی کی مذمت کرتے ہیں اور دہشت کے خلاف امریکہ سے ملکر کام کرنے کو تیار ہیں لیکن امریکہ اسامہ بن لادن کے خلاف شواہد دکھائے۔ ثبوت اور شواہد کے بغیر افغانستان پر حملے بہت بڑی غلطی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انکی معلومات کے مطابق اسامہ کے بعض ساتھی بحر ہند کے قریب پہنچ گئے ہیں اور وہ امریکہ کے طیارہ بردار جہاز پر حملہ کیلئے تیار ہیں۔ جسونت سنگھ نے فلسطینی علاقے میں اسرائیلی ناانصافیوں کی مذمت کرتے ہوئے امریکہ کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کی بھی تلقین کی۔

امریکہ پر حملوں کے پس پردہ اسرائیلی موساد تھی: سعودی اخبار

ریاض (اے ایف پی) سعودی عرب کے روزنامہ عکاظ نے الزام عائد کیا ہے کہ اسرائیل کی سیکرٹ سروس موساد نیویارک اور واشنگٹن میں ہونیوالے 11 ستمبر کے دہشت گردی کے حملوں کے پیچھے تھی۔ اپنے اداریئے میں اخبار نے لکھا کہ اس درجے کے حملے اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک انہیں امریکہ کے اندر موجود پارٹیوں کی حمایت اور وہاں مضبوط روابط نہ ہوں۔ نیویارک اور واشنگٹن کے حملوں میں چھ ملوث اسرائیلیوں کو گرفتار بھی کیا گیا تھا جنہیں بعد میں رہا کر دیا گیا جس سے ہمارا شبہ مضبوط ہو گیا ہے۔ **(نوائے وقت لاہور 5.11.2001)**

دہشت گردی میں اسرائیل ملوث ہوسکتا ہے: چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل

امریکہ ایک گھنٹہ طیاروں سے لاعلم رہا، واقعہ کے فوری بعد اسامہ کے ملوث ہونے کا کیسے پتا چل گیا: شیر محمد

پاکستان کو ملوث کرنا بڑی غلطی ہوگی، کارروائی کرنیوالے فرسٹریشن کا شکار تھے: ایس کے ٹریسلر

اسلام آباد (جنرل رپورٹر) امریکہ نے پاکستان کو ذلیل کرنے کی کوشش کی تو دنیا کی سپر پاور کے خلاف بلاامتیاز مسلم و غیر مسلم پاکستانی جان دینے کے لئے تیار ہیں۔ امریکہ کو اغوا شدہ طیاروں کا ایک گھنٹہ پتا نہیں چلا واقعہ کے پانچ منٹ بعد اسامہ کے ملوث ہونے کا پتا چل گیا۔ اس واقعہ میں اسرائیل

بقیہ نمبر 4 | جرمن، چیئرمین 17 ستمبر

ملوث ہو سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل و چیئرمین پاکستان مدارس ایجوکیشن بورڈ ڈاکٹر شیر محمد زمان نے وزارت مذہبی امور زکوٰۃ و عشر کے زیر اہتمام "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق" کے عنوان پر سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا مغرب مسلمانوں کو دہشت گرد کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ امریکی واقعہ میں کوئی مسلمان ملوث نہیں
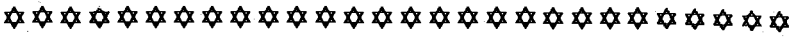
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(14-08-2001)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اٹھی چیخ!

جرائم کی دنیا میں' جرائم کے بے شمار محرکات آئے دن سامنے آتے رہتے ہیں اور ان محرکات میں سے ایک اذیت سے لطف اندوز ہونا بھی ہے۔ ایسے جرائم میں افراد بھی ملوث پائے جاتے ہیں اور اقوام بھی اور ان نفسیاتی مریضوں کے اعصاب کو کسی اچھی سے اچھی دوائی سے بھی سکون نہیں ملتا کہ ان کا سکون' ان کی خوشی دوسروں کو اذیت میں مبتلا کر کے ان کی ابھرتی چیخوں سے لطف اندوز ہونے میں مضمر ہے۔

ماضی میں یونان کے اکھاڑے اگر ایسی چیخوں کا سامان فراہم کرتے تھے اور نیرو سکون کی بانسری بجاتا تھا تو حال میں یہ کھیل امریکہ' اسرائیل' روس اور بھارت کا پسندیدہ شغل ہے کہ عالمی سطح پر مظلوموں کی ابھرتی چیخ سے یہی چار ممالک اپنے اعصاب کو سکون فراہم کرنے کے لئے ہمہ وقت مصروف دیکھے جاتے ہیں اور یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ عالمی برادری اس پر گواہ ہے۔

امریکہ عراقی عوام کی چیخوں سے لطف لے رہا ہے۔ ماضی میں لیبیا اور سوڈان پر بلاجواز بمباری سے اس نے ایسا موقع پیدا کیا تھا۔ اپنے ''ذوق'' کی تسکین کے لئے مسلسل عراق زیر عتاب ہے کہ عراقی عوام کی چیخ سے بغیر امریکہ بہادر کو نیند ہی نہیں آتی اور نو فلائی زون کے بہانے صبح شام اس کے جہاز یہ چیخیں سننے کے لئے عراقی علاقہ میں
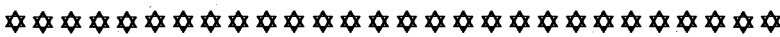
پہنچ جاتے ہیں۔

اسرائیل کو چیخیں سننے کے لئے کہیں دور نہیں جانا پڑتا کہ ارضِ فلسطین میں مسلمانوں کی چیخوں سے بڑھ کر موثر چیخ کس کی ہو سکتی ہے لہٰذا اسرائیل صبح دوپہر شام قطعاً بے خوفی کے ساتھ فلسطینی عوام کو ان کے عزیز و اقارب کی چیخیں سناتے اپنی بہیمت کی جبلت کی تسکین کا سامان بھی پیدا کئے رکھتا ہے۔

بھارت کی ضرورت کشمیر میں' کشمیریوں پر مظالم ڈھا کر پوری ہو رہی ہیں اور تھوڑی بہت اقلیتوں پر اندرون ملک مصائب کے پہاڑ ڈھا کر' کبھی مسلمان چارہ بنتے ہیں' کبھی کوئی مسیحی دیوی کے چرنوں کا بلی دان' معاف نچلی ذات کے ہندوؤں کو بھی نہیں کیا جاتا۔ یوں بھارت اپنے دوسرے ہم مشرب ممالک سے بہت آگے ہے کہ رنگ رنگ کی چیخوں سے وطن سجایا ہوا ہے۔

روس کے کان جب افغانستان سے اٹھنے والی چیخ سے پھٹے تو خوف زدہ ریچھ کی طرح پیچھے پلٹا مگر اسے سکون راس نہ آیا تو چیچن عوام کی چیخیں سننے کا کام تلاش کر لیا جہاں آج تک اپنے ''اعصاب کی تسکین'' کا سامان کئے ہوئے ہے۔

عالمی سطح پر مسلمہ اور مصدقہ فتنہ ساز یہود نے' جو عالمی اقتدار پر جلد از جلد قبضہ کرنے کے لئے بے چین ہیں اور جو ہر شر کے لئے فول پروف منصوبہ بندی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کہ پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کی منصوبہ بندی انہوں نے کی' ترکوں کو شکست دلا کر خلافت کا چراغ بجھانے کا منصوبہ ان کا کامیاب رہا' یو این او اس کی سلامتی کونسل اور دوسرے مالیاتی اور غیر مالیاتی اداروں کے ذریعے عالمی سطح پر حکومتوں کو مدد کے نام پر

مفلوج کرنے کی منصوبہ بندی انہوں نے کی اور کامیاب رہے نے اب امریکہ اور یورپی ممالک کو مسلم ملت کے سامنے کھڑا کرنے کے لئے امریکہ کے اندر کاروائی کو ضروری جانا۔ اس منصوبہ بندی میں انہیں یہ سہولت میسر رہی کہ امریکہ میں یہودی شک کی نگاہ سے کبھی نہ دیکھے گئے کہ یہ ان کے اپنے ہیں۔

''اپنوں'' نے امریکی ایجنسیوں میں موجود ''اپنوں'' کے توسط سے اس بات کا اہتمام کیا کہ امریکہ کے اندر سے ایک ایسی بھیانک چیخ ابھرے جسے سننے کے امریکی عادی نہ ہوں۔ کان پھاڑنے والی چیخ سے' عراقی چیخوں سے سکون حاصل کرنے والا امریکہ پاگل ہو جائے گا کہ اپنے گھر سے اٹھنے والی چیخ گھر کے ہر فرد کے سکون کو غارت کر دیتی ہے بلکہ پاگل کر دیتی ہے اور پھر پاگل پن کے اس دورے کا رخ من پسند مقام کی طرف پھیر کر' من پسند نتائج حاصل کرنا سہل ہو جاتا ہے۔

چنانچہ دنیا کی سب سے بلند و بالا عمارت' امریکی پنٹاگون کا غرور توڑتے' انتہائی بلند چیخ کے لئے فول پروف منصوبہ بندی کی اور ''موساد'' نے اپنی روایات برقرار رکھتے ہوئے' ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے دردناک چیخ بلند کروا دی جس سے امریکہ کے عوام و حکومت دہل گئے بلکہ پاگل ہو گئے اور اس پاگل پن میں متضاد بیانات سامنے آنے لگے جن کا سلسلہ جاری ہے۔

پاگل پن کا لفظ ہم نے سپر پاور کی توہین کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے کیا ہے مثلاً یہ کہ مکمل ہوش و حواس والا شخص پورے احساس ذمہ داری سے بات کرتا ہے' بات کرنے سے پیشتر اپنی بات کو تول لینا ضروری سمجھتا ہے کہ غلط

ثابت ہوئی تو جنگ ہنسائی ہوگی' وغیرہ وغیرہ۔ مگر پاگل کو اس بات کا شعور ہی نہیں رہتا کہ وہ کیا کہہ چکا ہے' کیا کہہ رہا ہے اور یہ کہنے کے نتائج کیا نکل سکتے ہیں۔ اس سے کونسے مفادات پر زد پڑے گی۔

امریکی انتظامیہ خصوصاً سی آئی اے طرز کی ایجنسیاں دنیا کے کونے کونے میں امریکی مفادات کے خلاف سوچ یا عمل کی بو سونگھ لیتی ہیں مگر انہی کی ناک کے عین نیچے 4 بوئنگ جہاز بیک وقت اغوا ہونے' کار بم دھماکہ کرنے کی منصوبہ بندی ہوئی' یہ ایک گھنٹے' ایک دن یا ایک ہفتے تک کی جانے والی منصوبہ بندی کا کمال نہیں ہوسکتا۔ یہ مہینوں پر محیط منصوبہ بندی کا شاخسانہ ہے۔

سوال یہ ہے کہ امریکی ایجنسیاں اس عرصہ میں کیا کرتی رہیں؟ اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ امریکی ایجنسیوں کی تمام تر توجہ کا مرکز و محور اسامہ بن لادن' طالبان حکومت اور عراقی عوام کی چیخوں کو مسلسل بلند رکھنے کا اہتمام کرنا تھا کہ اس سے امریکہ کی حکومت اور عوام سکھ کی نیند سو سکتے تھے۔ وہ ایجنسیاں جو مہینوں تک ''موساد'' کی ان مخصوص جہازوں سے متعلق مہارت تامہ حاصل کرنے' ان کے شیڈول حاصل کرنے اور جہاز تک چاقو' چھریاں لے جانے کے طور طریقوں سے غافل تھیں' ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے ابھری کربناک چیخ سنتے ہی حواس کھو بیٹھیں اور بلا تحقیق یہ بیانات اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی کا سرمایہ افتخار بننے لگے کہ اس منصوبہ میں 50 افراد شامل تھے' جہازوں میں 18 اشخاص تھے' ان کی ٹریننگ امریکہ میں ہوئی تھی۔ ان کی ٹیلے فون کالیں پکڑ لی گئی ہیں' وہ اسامہ بن لادن گروپ کے ہیں' ان میں سے 5 عربوں کے پاس حساس نقشے پکڑ لئے گئے ہیں۔ ان کے تین ساتھی پاکستانی پاسپورٹ پر سفر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھیوں کے فلاں فلاں نام
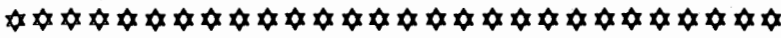
ہیں۔

مذکورہ طرز کے بیانات سے ہر کوئی واقف ہے۔ کیا کوئی ہوشمند شخص مذکورہ بیانات کو عقل سلیم رکھنے والوں کے بیانات سمجھے گا؟ اگر آپ کو ان کی تعداد کا علم تھا' ان میں سے 18 جہازوں میں اغوا کے لئے داخل ہونے والے تھے تو بروقت کاروائی کر کے انہیں گرفتار کیوں نہ کر لیا گیا۔ جن 3 کے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہونے کا ثبوت ہے' انہیں موقع پر کیوں نہ پکڑ لیا گیا۔ ایجنسیوں کے وہ کارکن مجرم ہیں جو آج یہ معلومات فراہم کر رہے ہیں' یہی معلومات اگر وہ گذرے کل دیتے تو ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون سے وہ چیخ ہی بلند نہ ہوتی جو اس پاگل پن کا سبب آج بنی ہے۔ اس وقت امریکی عوام' امریکی حکومت اور اس کی ایجنسیوں کی صورت یہ ہے کہ ''من چہ می سرائم وتنبورہ من چہ می سراید''

پاگل پن کا دورہ اس قدر شدید ہے اور حواس اس قدر مختل کہ جرم کا سارا ملبہٗ سارے غصے کا زلزلہ مسلمانوں پر ڈال دیا گیا ہے۔ عربوں پر اسامہ بن لادن کے حوالے سے اور مسلمانوں پر افغانستان کی طالبان حکومت سے ضد کی بنا پر اور ضد کا سبب صرف خالص اسلامی حکومت ہے۔ عقل کا اندھا پن کہ کوئی اس آستین کے سانپ یہودی ''موساد'' کا سوچنا بھی پسند نہیں کرتا' جس نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو مسلمانوں کے خلاف صف آراء کرنے کے لئے' ارضِ فلسطین میں اپنی جارحیت چھپانے اور القدس پر قبضہ مضبوط کرنے کی خاطر یہ کام کیا ہے۔ یہ صرف اور صرف ''موساد'' ہے جس کے آدمیوں کو امریکہ کے ہر دفتر میں اندر تک جھانکنے کی کھلی چھٹی ہے' وہی ہیں جنہوں نے امریکہ میں ہر قسم کے جہاز اڑانے کی تربیت لی ہے اور وہی ہیں جو نہ صرف خود امریکی ایجنسیوں میں کام کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ سطحی روابط بھی رکھتے ہیں۔
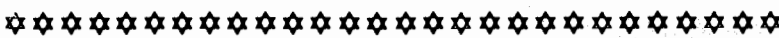
پاگل پن سے نڈھال امریکی ایجنسیاں اور ان کے حکمران ہوا میں تیر چلاتے اعلان کر رہے ہیں کہ ہمیں ہائی جیکروں تک رسائی حاصل ہوگئی ہے۔ یہ بیانات مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ آج یہ چلن عام ہے کہ راہ چلتے کسی کو پکڑ کر اس پر من مرضی کا کوئی بھی الزام لگا کر اسے کہا جائے کہ تم ثابت کرو کہ یہ الزام غلط ہے اور منوانے کے ''جدید طریقوں'' سے تو جناب بُش اور ٹونی بلیئر سے مرضی کا اقرار کرایا جا سکتا ہے۔ امریکہ بہادر نے جو چشمہ لگا رکھا ہے اس سے پہلی تصویر ہر وقت اسامہ بن لادن اور طالبان کی نظر آتی ہے تو دوسری عراقی عوام کی۔

''موساد'' نے اسرائیل کا مستقبل محفوظ کرنے اور اپنے توسیع پسندانہ منصوبوں کی تکمیل کے لئے امریکہ کو بڑا سوچ سمجھ کر استعمال کیا ہے کہ امریکہ عالمی سطح کا غنڈہ ہونے کے ناتے ٹونی بلیئر جیسے حواری ساتھ رکھتا ہے جسے لوٹ کے مال سے کچھ دے دیا جاتا ہے جیسا کہ عراق کا ہوا کھڑا کر کے عربوں سے وصول شدہ خراج کا کچھ برطانیہ کو پہنچ رہا ہے۔ اسرائیل ہر قیمت پر چاہتا ہے کہ اس کی موجودہ جارحیت کے کسی بھی متوقع مسلم ردعمل سے پہلے امریکہ کے ذریعے ایک اور صلیبی جنگ میں مسلمان ممالک کے وسائل حرب کو تباہ کرایا جائے، مسلم امہ کو نحیف و نزار بنا دیا جائے کہ اس کا توسیع کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے اور اس بڑے مقصد کے حصول کی خاطر ورلڈ ٹریڈ سنٹر، پنٹاگون وغیرہ کی تباہی کوئی بڑی قیمت نہیں۔ ''عقلمند موساد'' کی منصوبہ بندی کو ''پاگل پن کا شکار'' امریکہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے، جس کے نتائج اس کی حق میں اچھے ثابت ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے کہ دوسروں کے کہنے پر حقائق سے پہلوتہی کرنے والے کبھی پنپتے دیکھے نہیں گئے۔

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
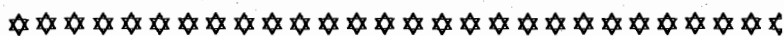
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(16-09-2001)

افغانستان پر حملہ کیلئے تعاون کے نتائج و عواقب!

لمحہ فکریہ!!

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فوجی صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کی صدارت میں کور کمانڈروں کے طویل اجلاس اور اس کے بعد ملکی سلامتی کونسل اور کابینہ کے مشترکہ اجلاس سے فراغت پا کر' سولین وزیر خارجہ صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں فرمایا کہ ہم نے کامل اتفاق رائے سے امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور یو این او کی قرار دادوں نیز انٹرنیشنل لاء کے تحت امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف اس کی کاروائی میں بھرپور مدد و تعاون کا یقین دلایا ہے۔ محترم وزیر خارجہ تعاون کی حدود بتانے سے گریزاں رہے۔

بات آگے بڑھانے سے قبل محترم وزیر خارجہ صاحب اور ان کی وساطت سے ملکی سلامتی کونسل اور فاضل کابینہ سے بصد احترام یہ سوال تو پوچھا جا سکتا ہے کہ یو این او کی یہ قرارداد اور انٹرنیشنل لاء مقدس صحائف قرار پائے کہ بے چوں و چراں عمل پر اتفاق رائے کی نوبت آ گئی مگر نصف صدی قبل اسی یو این او نے کشمیر میں استصواب کی قراردادیں بھی پاس کی تھیں اور اسی یو این او' اس کی سلامتی کونسل ارض فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خلاف کچھ کہہ چکی ہے اور کچھ کہنے سے ہر بار امریکہ جیسا ''شریف صلح جو'' ملک اسے روک دیتا ہے۔ ان قراردادوں پر اسی جوش و خروش بلکہ خشوع و خضوع کے ساتھ عمل ہونا چاہئے تھا کہ وہ اس زیر بحث قرارداد سے کم ''متبرک صحیفہ'' نہیں ہیں' یہ آج تک کیوں نہ ہو سکا؟

آج کے گئے گذرے دور میں خالص اسلامی ریاست افغانستان کفار و مشرکین کی آنکھوں میں بوجوہ کھٹکتی رہتی ہے اور نت نئے الزامات لگاتے اس پر پابندیاں عائد کر کے دل ٹھنڈا کیا جاتا رہا ہے مگر جب اس پر بھی تسکین نہ ہوئی تو اب فوج کشی کے نعرے لگ رہے ہیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو عملی معاونت بصورت فوجی اڈوں کی فراہمی اور فضائی حدود میں آزاد نقل و حرکت کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے اور بقول وزیر خارجہ عبدالستار صاحب، ہم نے ''کامل اتفاق رائے کے ساتھ امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف کاروائی میں مکمل مدد و تعاون کا وعدہ کیا ہے''۔

کاش بصیرت ہماری قیادت کا مقدر ہوتی اور قرآن ہی سے راہنمائی لے کر اپنی دنیا و عاقبت سنوار لیتے۔ خالق کائنات نے کتابِ ہدایت میں منجملہ دوسرے احکامات اور دوسری ہدایات کے' افواج کی نقل و حرکت کے بارے میں بھی راہنمائی دی ہے مثلاً سورۃ النمل میں ملکہ سبا کے حوالے سے یہ بات کہی گئی' جب اس نے درباریوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط پڑھا اور عمائدین سلطنت نے کہا کہ ہم بہت قوی ہیں' ہر مقابلے کے لئے تیار ہیں تو ملکہ سبا نے بہت ہی مختصر بات کہی کہ ''جب افواج کسی علاقے میں سے گذرتی ہیں تو فساد پھیلتا ہے اور عزت والے بے عزت ہوتے ہیں''۔

امریکی و برطانوی افواج میں مسیحی اور یہودی افراد کے علاوہ اور کون ہے اور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہود وہ ہیں جو پاکستان کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور موجودہ صورت حال کا رخ افغانستان اور پاکستان کی طرف یہودی انٹیلی جنس موساد نے ہی کاروائی کر کے پھیرا ہے تاکہ اسرائیل ارضِ فلسطین میں جو قتل عام کر رہا ہے اس پر کسی متوقع ردعمل سے بچا جا سکے کہ دنیا افغانستان کی تباہی دیکھتی رہ جائے۔ امریکہ' برطانیہ اور عالمی برادری کو آج افغانستان کا پرسکون خطہ دہشت گرد نظر آ رہا ہے مگر چشم کوروں کو اسرائیل کی مسلسل ننگی جارحیت نظر نہیں آتی۔

پاکستان اسرائیل کے نزدیک اس کا دشمن نمبر 1 ہے اور انہوں نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا عندیہ دے رکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

☆ ''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقاء کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے' اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے خطرناک ہے۔ لہذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کاروائی کرنا چاہئے۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ہے' جس کی ہندو آبادی پاکستان کے مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہئے۔ یوں ہمیں پاکستان پر کاری ضرب لگا کر اپنے خفیہ منصوبوں کی تکمیل کرنا ہے تاکہ صیہونیت اور یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں۔" ☆ (اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان' بحوالہ "جیوش کرانیکل" 9 اگست 1967)

☆ "پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو اٹوٹ بناتا ہے۔ یہی محبت' وسعت طلب عالمی صیہونی تحریک اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید ترین خطرہ ہے۔ لہذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت' ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دیں۔" ☆ (امریکی یہودی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرٹز کی رپورٹ)

ملکہ سبا کے حوالے سے قرآن کا فرمان اور مذکورہ اقتباسات میں یہود کا فیصلہ ایک بار پھر بغور پڑھ لیجئے ہم اس کی روشنی میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھیں گے۔

ہم نے اوپر یہ عرض کیا ہے کہ امریکی' برطانوی یا دوسری کسی بھی جارح اتحادی فوج میں یہود و نصاریٰ ہی ہوں گے اور بھارت پہلے سے امریکہ کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے۔ 80ء کی دہائی میں عملاً جب اسرائیلی جہاز پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کے لئے اڑے تھے اور خلیج میں ان کی Air Refuling ہوئی تھی تو بھارت نے ان اسرائیلی جہازوں کے حملہ سے فارغ ہونے کے بعد ایمرجنسی لینڈنگ کے لئے جام نگر کا ہوائی اڈہ خالی رکھا تھا۔ کشمیر میں آج بھی اسرائیلی ایڈوائزر بھارتی افواج کو مسلم کشی میں مدد دینے کے لئے موجود ہیں اور یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کئی بار اس حقیقت کو دہرا چکا ہے۔

امریکی فوج کو افغانستان کے خلاف اپنے اڈے دینا' اپنی سرزمین کا کوئی حصہ دینا یا اپنی فضائی حدود میں سے گذرنے کی اجازت دینا مسلم حمیت اور غیرت کا جنازہ نکالنا ہے جس سے ہر باشعور نفرت کرتا ہے۔ اس سے قرآن کے الفاظ میں فساد پھیلتا ہے اور عملاً جسے یہ فساد دیکھنا ہو وہ کویت اور سعودی عرب میں' جہاں امریکی افواج چھاؤنی ڈالے بیٹھی ہیں' دیکھ لے کہ اردگرد عربوں کے قومی اخلاق و کردار کا معیار کس قدر بلند ہے۔

پاکستان کے حوالے سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس بات کی ضمانت کس کے پاس ہے کہ افغانستان پر کاروائی کے دوران کسی یہودی یا نصرانی کے جہاز سے فائر ہونے والا راکٹ' میزائل "راستہ بھول کر" ہماری ایٹمی تنصیبات یا دفاعی تنصیبات کو برباد نہیں کرے گا' جس پر اشک شوئی کے لئے اتحادی "سوری" کہہ دیں گے جس طرح یوگوسلاویہ میں چینی سفارتخانے سے "بدلہ" لے کر سوری کہ دیا گیا تھا۔

یہ بات بھی محل نظر ہے کہ کیا آپ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو جو حالت جنگ میں انتہائی مسلح ہوں گے اور عددی قوت بھی کم نہ ہوگی' ملک چھوڑنے پر مجبور کر سکیں کہ عربوں کے خیمے میں داخل اونٹ اب ان سے نکالے نکلنے کو تیار نہیں۔ ان کے نزدیک

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیال سونے سے دستبردار ہونا احمقانہ فعل ہے۔ سارے عرب اب نجات کے لئے پریشان ہیں اور بے بس بھی اور اسامہ بن لادن اسی اخراج کی بات کہنے پر معتوب ہے۔

امریکہ کو روسی مسلم ریاستوں اور پاکستان کے ساتھ افغانستان میں اسلام کا راستہ روکنے اور چین پر نظر رکھنے کے لئے جس ٹھکانے کی ضرورت برسوں سے تھی، جس کے لئے وہ عرصہ سے شمالی علاقہ جات اور لداخ وغیرہ میں اڈے کی تعمیر کا خواہاں تھا، اسے آپ بنے بنائے اڈے فراہم کر کے اپنے ہمسایہ دوست چین کے ساتھ بے وفائی اور ملت مسلمہ کے ساتھ غداری کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مسلم بلاک بے حسوں اور امریکی، یورپی یا روسی آقاؤں کے پٹھیوں کا ٹولہ ہے ورنہ اگر ان میں معمولی سی بھی غیرت وحمیت ہوتی تو ارضِ فلسطین، کشمیر و چیچنیا میں یوں بربریت نہ ہوتی اور آج جب پاگل پن میں بپھرا ہوا امریکہ زخمی سانپ کی طرح اسامہ اور افغانستان پر پل پڑنے کو بے قرار ہے تو کسی مسلمان ملک سے اسے ہوش کے ناخن لینے کے لئے، موثر آواز بلند نہیں ہو رہی۔

امریکہ اور اس کے اتحادی عالمی غنڈے بن کر شرافت کی زبان سمجھنے پر آمادہ ہی نہیں اور مسلم امت کے عمائدین اپنی حقیقی قوت، اسلام کی برکات سے فیضیاب نہ ہونے کے سبب اسے اس کی زبان میں سمجھانے پر آمادہ نہیں ہیں، خوف کے سائے ہر چہرے پر چھلیے ہیں حالانکہ امریکہ بہادر سے کہا جا سکتا ہے کہ جناب عالمی عدالت انصاف آپ ہی لونڈی ہے، وہاں آپ یہ ثابت کر دیں کہ تمام دہشت گردی اسامہ اور افغانستان کی ہے اور ہم یہ ثابت کریں گے کہ اوکلاہامہ کی دہشت گردی میں الزام مسلمانوں پر تھا مگر نکلا اپنا ٹموتھی، اسی طرح ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون وغیرہ کی تباہی عربوں یا دوسرے مسلمانوں کے ہاتھوں نہیں ہوئی، یہ آپ ہی کی آستین کے سانپ جنہیں آپ نے خود دودھ پلا کر جوان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا ہے' یہود ہیں ان کی موساد ہے۔ جس کا اس طرح کی منظم دہشت گردی کا سابقہ ریکارڈ تاریخ کا حصہ ہے۔

بصیرت ساتھ دے تو چین اور مسلم بلاک کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے اور ان کی زبان سے امریکہ کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ جلد بازی میں بلاجواز محض دھونس سے کیا گیا کوئی کام ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے بڑی دہشت گردی ہوگا جس کا نوٹس لینا ہمارا حق ہے۔ چین اگر امریکہ کو کھلے لفظوں میں یہ کہہ دے' جو اس کے اپنے ہی مفاد میں ہے کہ امریکہ چین کو کارنر کرنے کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے تو امریکہ حملہ کی جرأت نہ کرے گا۔

حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اور امریکہ کی موجودہ ذہنی حالت کے پیش نظر جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ کہ امریکہ رات کے آخری حصے میں اپنے خلیج میں کھڑے بحری بیڑے سے ایٹمی وار ہیڈ کے میزائل افغانستان پر داغے گا۔ پہلا حملہ دن کی روشنی میں ہونے کا بہت کم امکان ہے۔ اس حملے میں افغانستان کے تمام ہی بڑے ٹارگٹ ہو سکتے ہیں' اور اگر پہلے حملے میں خاطر خواہ کامیابی ہو جائے تو عالمی سطح کی ''چیخ و پکار'' سے بہت حد تک بچا جا سکتا ہے اور کسی دوسرے ملک کا احسان بھی نہ لینا پڑے۔ پاکستانی عوام کے ردعمل اور افغانستان کی ممکنہ جوابی کاروائی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ رات کی تاریکی میں اس ممکنہ کاروائی سے بچنے کے تمام تر انتظامات پاکستان کو بھی کر لینے چاہئیں خصوصاً اپنی ایٹمی اور دیگر دفاعی تنصیبات کے حوالے سے۔ مکار ''دوست'' مکار دشمن بھی ثابت ہو سکتا ہے' یہ اس کی تاریخ بھی ہے۔ (وقت نے ہماری بات کی تائید کر دی کہ پہلا حملہ رات ہی میں ہوا اور مختلف ٹارگٹ پر ہوا)

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
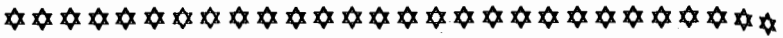
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(18-09-2001)

اسامہ بن لادن تم مسلمہ عالمی دہشت گرد ہو!

اسامہ بن لادن تم واقعی مسلمہ دہشت گرد ہو کہ تمہیں دہشت گرد قرار دینے والا دنیا کا انتہائی ''مہذب'' اور عراقی عوام پر ''رحمت کا سایہ'' عالمی دہشت گردی کا دشمن ''ویٹو مارک'' امریکہ ہے' جس کی ''صداقت'' کو جھٹلانا مشکل ہے' جس سے تمہاری دہشت گردی کے ثبوت مانگنا بھی مشکل تر ہے۔

اسامہ بن لادن تم اس لئے بھی مسلمہ دہشت گرد ہو کہ تم جہاد پر ایمان رکھتے ہو اور جہاد ''مہذب اقوامِ عالم'' کے نزدیک دہشت گردی ہے۔ ان مہذب اقوامِ عالم کی آواز میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے محترم وزیر داخلہ کی آواز بھی شامل ہے۔

اسامہ بن لادن یہ کیا کم دہشت گردی کہ تم نے برملا کہہ دیا کہ ''اخرجو الیھود و النصاریٰ من جزیرۃ العرب'' تم ''عالمی مقدر کے اجارہ داروں'' کو سیال سونے کے خزانوں سے بھگانا چاہتے ہو' یہ کوئی معمولی دہشت گردی ہے؟

اسامہ تم امت مسلمہ کی لاج ہو' تم اسلام کی روشن شمع ہو جسے بجھانے کے لئے کفار و مشرکین اپنے نام نہاد مسلمان حواریوں کے ساتھ مل کر بجھانے کے درپہ ہیں مگر قادر مطلق رب کی چال' مکر کی ہر چال پر یقیناً حاوی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
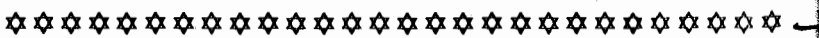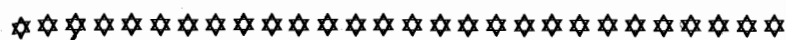
اسامہ بن لادن' تاریخ ایک بار پھر دوسرے کربلا میں تمہارے اور طالبان کے عزم و ہمت اور کفر اور اس کے حمایتی غیرت وحمیت سے عاری مسلمانوں کے ظلم کا امتحان دیکھنے پر مصر نظر آتی ہے۔ضرورت ''سر داد نہ داد دست در دستِ یزید'' کی ہے۔

اسامہ تمہیں بھی دکھ ہوگا اور مجھے بھی دکھ ہے کہ آج عرب حمیت کا' مسلمان کی دینی غیرت وحمیت کا جنازہ نکل چکا ہے کہ عرب حکمران اپنے خون کو' اپنے بیٹے کو' تحفظ دینے کے بجائے مسلمہ عالمی دہشت گرد اور دہشت گردوں کے حامی کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

اسامہ بن لادن' عالمی سطح پر تمہیں دہشت گرد تسلیم کرنے والا امریکہ' عراق میں دہشت گردی کے خلاف ''لڑ'' رہا ہے۔ سلامتی کونسل میں اسرائیلی دہشت گردی کو ویٹو کے ذریعے روک رہا ہے۔ پانامہ پر حملہ کر کے وہاں صدر کو دہشت گردی روکنے کیلئے پکڑا گیا۔

اسامہ بن لادن! نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اپنے رب کی مدد و استعانت سے ناامید' امریکہ و برطانیہ کی قوت سے خائف' تمہیں دشمن کے حوالے کرنے کے منصوبہ پر قوم کو یہ ''خوشخبری'' سنا رہے ہیں کہ ''اس سے ملک کو مالی فوائد ملیں گے''۔ یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود''

اسامہ' آج کی ''ترقی یافتہ اور مہذب دنیا'' یہ سمجھنے کے لئے' یا جرأت سے یہ کہنے کے لئے'' تیار نہیں ہے کہ یہود نے انتہائی پرکاری سے اپنی دہشت گرد تنظیم موساد کے ذریعے امریکہ میں دہشت گردی صرف اس لئے کی کہ آخری صلیبی جنگ برپا ہو اور وہ اسرائیل کی توسیع کا خواب پورا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسامہ بن لادن' دل چھوٹا نہ کرنا' مسلمان حکمران امریکہ و برطانیہ وغیرہ کے غلام سہی مگر لاکھوں نہیں کروڑوں غیور مسلمان تمہیں اپنے دل میں بسائے تمہاری' تمہارے میزبانوں کی سلامتی کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں' بے چین ہیں۔

اسامہ بن لادن' تمہارا یہ دور بیٹھا بھائی' تمہاری' تمہارے میزبانوں کی سلامتی کے لئے' روتے دل سے دعائیں کر رہا ہے' تمہاری جگہ اپنی جان کا صدقہ دینے پر شعور سے آمادہ ہے اور بقول مولانا محمد علی جوہر" یہ کہہ رہا ہے کہ "میں ہوں مجبور' پر اللہ تو مجبور نہیں"۔

اسامہ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

☆ ... ☆ ...... ☆

اسامہ نے پیغام دیا کہ امریکی حملوں کے

باوجود بھی ٹھیک ٹھاک ہوں: ماہرین

دبئی (رائٹرز) اسامہ بن لادن نے اپنے تازہ ترین ویڈیو خطاب میں امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ پر سکون محفوظ ہیں اور امریکہ کے حملے ان کے حوصلے کو نقصان نہیں پہنچا سکے

(نوائے وقت صفحہ 7 بقیہ نمبر 6 نومبر 01ء)

اور اب وہ عرب لیڈروں پر حملے کریں گے۔ یہ باتیں بعض ماہرین نے اسامہ کے حالیہ ویڈیو پر تبصرہ کرتے کہیں۔ رائل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس سٹڈی لندن کے مشرق وسطیٰ کے ماہر مصطفیٰ ایلانی کے مطابق اپنے خطاب میں اسامہ نے یہ تاثر پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک ماہ کی بمباری کے باوجود وہ ٹھیک ٹھاک ہیں اور اس ویڈیو کے ذریعے وہ عربوں اور مسلمانوں میں اپنا اعتماد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے پیغام میں واضح طور پر امریکہ کو انتباہ دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ کئی ہفتوں کی بمباری کے بعد اب وہ مغرب کے حامی عرب لیڈروں پر اپنی توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت کے عمائدین کا حکمت و تدبر سے عاری فیصلہ!

محترم جنرل پرویز مشرف صاحب کی حکومت اگرچہ صدر بش کی پہلی چیخ پر ہی اسے ہر طرح کی ضرورت کی تکمیل اور دکھ سکھ میں ساتھ نبھانے کا یقین دلا چکی تھی مگر اہل وطن کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر یہ ضروری سمجھا گیا کہ قوم کے دانشوروں' میڈیا ماسٹرز' سیاسی شخصیات و علماء وغیرہ سے مل بیٹھ کر انہیں بھی اپنے ڈھب پر لایا جائے اور تکمیل مقصد کے لئے اس کا اہتمام بھی کیا گیا جو بہرحال مستحسن اقدام ہے مگر باشعور طبقہ یہ مکھی نگلنے پر آمادہ نہیں ہے۔

19 ستمبر شب ساڑھے آٹھ بجے قوم سے خطاب میں صدرِ محترم نے فرمایا کہ امریکہ نے ہم سے 3 مطالبات کئے ہیں مگر فی الحال ان مطالبات کی تفصیل موصول نہیں ہوئی۔ مطالبات یہ ہیں:

الف) فضائی حدود میں امریکی تصرف کہ وہ جہاں' جیسے اور جس قدر استعمال چاہے کوئی پابند نہ ہو۔

ب) پاکستان امریکہ کو ضروری معلومات بسلسلہ اسامہ بن لادن اور طالبان مہیا کرے' اور

ج) پاکستان اپنے ہوائی اڈے امریکہ کے سپرد کرے (صدر صاحب نے لاجسٹک
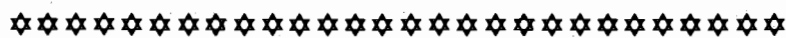
ڈیمانڈ کا لفظ استعمال کیا تا کہ ہر کوئی نہ سمجھ سکے)

قوم سے خطاب سے قبل قرآن پاک سے عدل کے حوالے سے آیات پڑھی گئیں اور دوران تقریر میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ کے ساتھ ساتھ بعض فرامین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی فرمایا گیا تا کہ قوم یہ جان لے کہ حکومت نے اسلامی ہونے کا حق ادا کرتے' قرآن وسنت کی روشنی میں حکمت و تدبر میں غوطہ لگاتے فیصلہ کیا ہے۔ اسی تقریر میں قوم کو یہ بھی بتایا گیا کہ ہم بہرحال امریکہ سے بن لادن پر الزامات کے ثبوت طلب کر کے تعاون کریں گے۔

BBC کی نشریات میں جب امریکہ میں مقیم ایک صاحب سے یہ پوچھا گیا کہ بن لادن کے خلاف ثبوت فراہم کرنے کے سلسلے میں امریکہ کا کیا موقف ہے تو اس نے بش کے حوالے سے جواب دیا کہ بش کا کہنا یہ ہے کہ اس سے بڑا اور کونسا ثبوت درکار ہے کہ جنرل پرویز مشرف اور اس کی حکومت بن لادن اور طالبان کی دہشت گردی ختم کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہے۔ گویا امریکہ کے پاس یہی سب سے بڑا ثبوت ہے جس سے وہ عالمی سطح پر اپنے اتحادی پیدا کرنے کے لئے شب و روز محنت کر رہا ہے۔

پاکستان کے معروف سابق سفارت کار اور ٹریک ٹو ڈپلومیسی کی معروف شخصیت جناب نیاز اے نائک کا انٹرویو BBC نے 18 ستمبر رات نشر کیا جس میں جناب نیاز اے نائک نے اپنی جرمنی میں کسی ماضی کی کانفرنس میں شمولیت کے حوالے سے بڑے واضح الفاظ میں بتایا کہ وہاں' یعنی جرمنی میں منعقد اس کانفرنس میں' میری امریکہ کے دو اعلیٰ سفارت کاروں سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے بتایا کہ ہم اکتوبر 2001ء میں

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

افغانستان پر حملہ کر کے بانس اور بانسری ختم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ نیاز اے نائک ذمہ دار شخص ہیں اور اسی طرح BBC بھی ذمہ دار نشریاتی ادارہ ہے۔ گویا منصوبہ پرانا تھا۔

بین الاقوامی میڈیا میں اور وہاں سے ملکی میڈیا میں بھی ایسی خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹا گون وغیرہ کی دہشت گردی میں اسرائیلی ایجنسی ''موساد'' ملوث ہے اور پوری دنیا میں اس طرح کی دلیرانہ پیچیدہ دہشت گردی اس کے علاوہ کسی سے ممکن نہیں ہے کہ ''موساد'' کے امریکی ایجنسیوں میں گہرے عمل دخل سے یہ ممکن ہوا ہے۔ اس یقین میں اضافہ ایسی خبروں سے ہوتا ہے کہ اسی روز ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے تمام یہودی چھٹی پر تھے۔ (خبریں' 20-09-2001)

پاکستان کی حکومت کو ملک اور ملی ایٹمی تنصیبات بچانے کے لئے امریکہ کی جھولی میں گرنے سے پہلے اس سے یہ سب کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ عالمی سطح پر کاروائی کے لئے عالمی سطح پر تسلیم کیے جانے والے شواہد سامنے آنا ضروری ہیں۔ محض ''بھیڑیئے کے بھیڑ کا بچہ کھانے کے لئے دی گئی چارج شیٹ'' طرز کی کاروائی سے کام نہیں چلے گا۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ یو این او اور اس کی سلامتی کونسل امریکہ کی پشت پر ہے۔ یو این او اس کی سلامتی کونسل امریکہ کی لونڈیاں ہیں اور امریکہ عالمی غنڈہ گردی میں اپنا مقام رکھتا ہے۔

یہ امریکہ ہی تھا جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی کے بے گناہ شہریوں پر ایٹم بم گرا کر ان کی آئندہ نسلیں بھی تباہ کر دی تھیں' ویت نام اور کوریا ہو یا پانامہ کی حکومت کو

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

تاراج کر کے اس کے صدر کو گرفتار کرنا ہو' عراق پر مسلسل حملے ہوں یا رات کی تاریکی میں ایران پر دہشت گردی ہو۔ کیا یہ سب امریکہ کی امن پسندی اور شرافت کے ثبوت ہیں؟

صدر پاکستان کا موقف یہ ہے کہ اگر ہم امریکہ کو بن لادن کی دہشت گردی ختم کرنے اور طالبان کی فنڈامینٹلسٹ حکمرانی ختم کر کے امریکہ کی مطلوبہ معتدل حکومت قائم کروانے میں تعاون نہ کریں تو بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ سے امریکہ ہماری ملکی سلامتی کے لئے' ایٹمی اور دوسری اہم تنصیبات کی تباہی کے لئے' ہماری معیشت کی بربادی کے لئے اقدامات کرے گا جس کے ہم متحمل نہ ہوسکیں گے لہذا ہم نے میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ سے سبق اخذ کر کے ''چھوٹی برائی'' امریکہ کو قبول کیا ہے اور اپنے اس موقف کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بے شمار دانشور اور تجزیہ نگار ریڈیو' ٹی وی پر ''معقول معاوضے کے ساتھ'' لا حاضر کیے۔

بلاشبہ امریکی جارحیت سے یہ خطرات سامنے آتے ہیں لیکن کیا حکمت و تدبر کی یہی انتہا ہے کہ مسلمہ عالمی دہشت گرد پر یقین کر کے اسے اپنی سرزمین پر لمبے عرصے کے لئے پاؤں جمانے کا موقع فراہم کیا جائے؟ کیا پاکستان کے حکمران بڈبیر کے ہوائی اڈے سے اڑنے والے امریکی U-2 جاسوس طیاروں کی روسی فضا میں پروازوں سے روس کو دشمن بنانے کا المیہ فراموش کر بیٹھے ہیں؟ کیا کل کلاں پاکستان کے ہوائی اڈوں سے اڑنے والے جہاز پاکستان کے مسلمہ دوست ملک چین کی جاسوسی پروازیں کرنے سے باز رہیں گے۔ کس کے پاس اس کی گارنٹی ہے؟

حکمت و تدبر اور عقل و شعور کی معمولی سی مقدار بھی اگر امریکہ مارکہ کیبنٹ کے

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
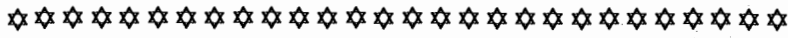
پاس ہوتی تو وہ صدر محترم کو یہ مشورہ دیتے کہ اس آڑے وقت امریکہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے پہلے اپنے مسلمہ دوست چین سے مشورہ کر لیا جائے کہ اگر چین ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور امریکہ کو بلاثبوت' بلاجواز جارحیت سے باز رہنے کو کہتا ہے تو امریکہ ادھر کا رخ کرنے کی کبھی جرأت نہ کرے گا اور اگر پاگل پن کے ہاتھوں مجبور کوئی قدم اٹھائے گا تو ساری زندگی زخم چاٹتا رہے گا۔

یہ چین کے اپنے مفاد کے خلاف ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی شہ پر بھی' کوئی کاروائی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ 1962ء میں چین کو چکھ چکا ہے۔ یہی کچھ روس اور روسی ریاستوں کو سمجھایا جا سکتا تھا کہ پاکستان اور افغانستان میں امریکی جارحیت اور قیام کا مطلب آپ کے سر پر سوار رہنا ہے' جو کوئی بھی خوددار ملک برداشت نہیں کر سکتا۔ ایران کی حکومت کو ماضی کے لگے زخموں کے حوالے سے سمجھا کر ہم نوا بنایا جا سکتا تھا مگر امریکہ کا نمک کھانے والی کیبنٹ صدر محترم کو ایسا مشورہ کیوں دیتی؟

اگر حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خالق حادثہ کے فوراً بعد اسرائیل کی مکر کی چالوں کو سمجھتے' اس وقوعہ کے حقیقی ذمہ داران کی طرف عالمی راہنماؤں کی سوچ کا رخ پھیر دیتے اور انہیں یہ حقیقت سمجھانے کی کوشش کرتے کہ ''موساد'' نے ......

الف) بش سے الگور کی ناکامی کا بدلہ لینے کے لئے' اقتصادی مار دینے کے لئے' کاروائی کی ہے۔ (ڈالر ڈوب گیا' بازار حصص بند ہو گئے)

ب) اسرائیل میں فلسطینیوں کے قتل عام سے لوگوں کا رخ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی طرف پھیر کر اپنے توسیع کے منصوبے پر عمل کرنا چاہا ہے۔

ج) انتہائی عیاری کے ساتھ اپنے ''مقبوضہ میڈیا'' کے ذریعے اسے ''آخری صلیبی

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

جنگ" بنانے کی کوشش کی ہے۔(بش نے بھی کروسیڈ کا لفظ استعمال کیا ہے)

تو آج پاکستان اس کشمکش میں مبتلا نہ ہوتا کہ ایک طرف امریکہ کی دھمکی ہے تو دوسری ضمیر کی کہ بن لادن ہو یا طالبان ہوں ان کا گناہ تو اسلام ہی ہے۔

وقت تیزی سے تباہی کو قریب سے، قریب تر کر رہا ہے اب بھی چین' روسی ریاستوں کے عمائدین اور عرب فرمانرواؤں کو حقائق سمجھا کر مضبوط بلاک بنانے کا وقت ہے کہ سیانے کہتے ہیں:

"When things are defferd to the last minute and nothing is done before hand, every step finds an impediment and you are pushed on erring through hasty judgements."

حکمت و بصیرت یہ نہیں کہ عالمی سطح پر بدنامی کی تاریخ رکھنے والے پر اعتماد کیا جائے' 1971ء میں اس کا متوقع بیڑہ پاکستان کا بیڑہ غرق کر چکا ہے۔ پاکستان کو اس نے ہمیشہ ٹیشو کی طرح استعمال کیا ہے۔ وقتاً فوقتاً ناروا پابندیاں لگائی ہیں۔ حکمت و بصیرت یہ ہے کہ چین کی آزمائی ہوئی دوستی پر اعتماد کر کے' اسے ناراض کرنے کے بجائے' اپنے ساتھ کھڑا کیا جائے اور چین اپنی زبان میں امریکہ کو سمجھائے کہ آگے بڑھتے آنے کے نتائج کیا ہوں گے۔ یوں پاکستان کی سالمیت اور تنصیبات پر کوئی آنچ نہ آئے گی۔ (انشاء اللہ)

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
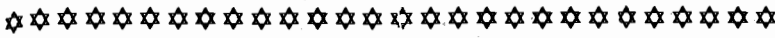
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(22-09-2001)

اس سادگی پر کون نہ مر جائے ......!

ہمارا ٹارگٹ اسلام اور مسلمان نہیں ہیں!!

مسلمہ عالمی دہشت گرد امریکہ نے بلا سوچے سمجھے عالمی برادری کو یہ کہہ کر کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون کی تباہی کا بدلہ لینے کے لئے کون ہمارے ساتھ ہے اور کون نہیں ہے، مخمصے میں ڈال دیا ہے۔ امریکہ میں دہشت گردی کی مذمت تو ہر کسی نے کی اور کی جانی چاہئے تھی مگر کسی ملک نے کھل کر امریکہ سے یہ نہیں پوچھا کہ دہشت گردوں کا تعین کرنے کے لئے عالمی سطح پر تسلیم کئے جانے والے ٹھوس شواہد سامنے آنے پر ہم ساتھ دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کریں گے۔

عالمی برادری میں سے کون نہیں جانتا کہ گذشتہ نصف صدی سے امریکہ خود مسلمہ دہشت گرد ہے کہ اس نے ہیروشیما و ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر جاپانیوں کی نسلیں تباہ کر دیں، اس نے ویتنام میں جارحیت کا بازار گرم رکھا، بلا کسی معقول جواز کی پانامہ پر حملہ کر کے اس کے صدر کو گرفتار کیا، ایران پر رات کی تاریکی میں حملہ کی روسیاہی اس کا مقدر بنی اور ایک دہائی سے عراقی عوام کے ساتھ روا رکھے ظلم سے کون ناآشنا ہے۔ اور اسرائیل کے حق میں ویٹو اس پر مستزاد۔
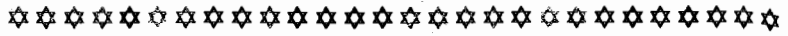
امریکہ اور برطانیہ کی چھتری تلے نصف صدی سے اسرائیلی دہشت گردی بھی عالمی سطح پر مسلمہ حقیقت ہے کہ فلسطینیوں کا تسلسل کے ساتھ قتل عام' عراق کی ایٹمی تنصیبات کی تباہی' بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر بار بار حملے کی کوشش کس سے ڈھکی چھپی ہے۔ کیا یہ عالمی دہشت گردی نہیں ہے؟

بھارت کی سات لاکھ کے قریب فوج کشمیر میں انسانیت کو تہہ تیغ کر رہی ہے' عصمتیں لٹ رہی ہیں' مساجد اور بستیاں راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کی جا رہی ہیں اور عالمی ضمیر' یو این او' اس کی سلامتی کونسل اس کھلی دہشت گردی پر منقار زیر پر ہے۔ بھارت کی شہ اور مدد پر سری لنکا میں مسلسل خانہ جنگی کی کیفیت ہے' یہ بھارت ہی تھا جس نے مکتی باہنی بنا کر ایک آزاد ملک کی سالمیت پر حملہ کیا تھا۔ کیا یہ عالمی دہشت گردی نہیں ہے؟

چیچن ریاست کے پرامن شہریوں پر بلاجواز روسی یلغار اور چیچن شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کرنے والے روس کی جارحیت جو آج بھی جاری ہے کسی کو نظر نہیں آتی' افغانستان میں 14 سالہ دہشت گردی کون فراموش کر سکتا ہے مگر عالمی برادری کی آنکھیں ہمیشہ بند رہیں۔ مصلحتوں کے مارے حکمران منافقانہ بیانات داغتے رہے۔

افغانستان ایک مسلمان ملک ہے اور گئے گذرے دور میں اسلامی اقدار کا پاسبان ہے۔ اسامہ بن لادن کو اس کے ہم وطنو نے جب اس کے یہ کہنے پر کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پورا کرو' اخرجو الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب' جلا وطن کیا کہ ان کا ''دوست و سرپرست'' امریکہ اس نعرے سے ناراض تھا' تو افغانستان نے اسے پناہ دی۔
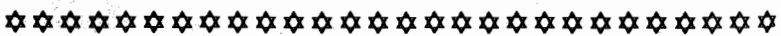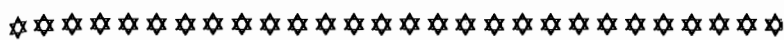
آج امریکہ بار بار یہ دہرا رہا ہے کہ ہماری جنگ اسلام اور مسلمانوں سے نہیں ہے مگر اس سے یہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے کہ جناب امریکی دہشت گردی میں گرفتار ہونے والے ہوں یا برطانیہ و فرانس میں زیرحراست' ان میں کتنے غیر مسلم ہیں۔ اب تک غیض و غضب کی برق گری ہے تو ''بیچارے مسلمانوں'' پر جن میں عرب اور عجم ہر تخصیص سے ماورا ہیں۔ ہندوستان کے دو مسلمان نوجوان گرفتار ہوئے۔ پوچھا جا سکتا ہے کہ اسرائیلی' مسیحی یا ہندو فرشتے ہیں کہ ادھر نظر نہیں اٹھتی؟

افغانستان کا مسلم ملک ہونا' اسامہ بن لادن کا مسلمان ہونا تسلیم نہیں کیا جا رہا اور بلاٹھوس ثبوت بس ایک ہی رٹ ہے کہ یہ دہشت گرد اور دہشت گردوں کو پناہ دینے والے ہیں۔ یو این او' اس کی سلامتی کونسل اور دونوں کے سرپرست حقیقی عالمی دہشت گرد کو نہ آئینے میں اپنا چہرہ نظر آتا ہے' نہ اسرائیل' بھارت اور روس کا' کہ ساون کے اندھے کو ہرا سوجھنے کی طرح رات دن سوتے جاگتے ایک ہی ڈراؤنا خواب نظر آتا ہے کہ اسامہ آ گیا۔

اسامہ بن لادن کا گناہ صرف یہ ہے کہ وہ خطہ عرب میں امریکہ و برطانیہ کی موجودگی پر معترض ہے اور سعودیہ میں اس آواز کے ہم نوا پیدا ہوتے جا رہے ہیں اور یہ امریکی طبع نازک پر ناگوار گذرا ہے اور افغانستان کا گناہ اسے پناہ دینا ہے۔

موجودہ صورت حال امریکہ نے اس لئے پیدا کی ہے کہ وہ افغانستان میں اپنا نیوٹران بم' کیمیکل اور بایالوجیکل ہتھیار ٹیسٹ کرنا چاہتا ہے' اس دہشت کی بناء پر خطہ عرب کی طرح لمبا عرصہ پاکستان اور افغانستان میں قیام کر کے اسلامی ریاست کا تشخص ختم کر
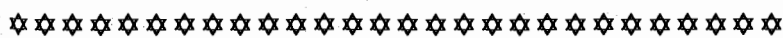
کے لادینی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے' پاکستان سے چین کو کاٹنا اور چین کے ساتھ ساتھ روسی مسلم ریاستوں کے سر پر سوار رہنا چاہتا ہے۔ اس کے باوجود وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے۔

☆......☆......☆
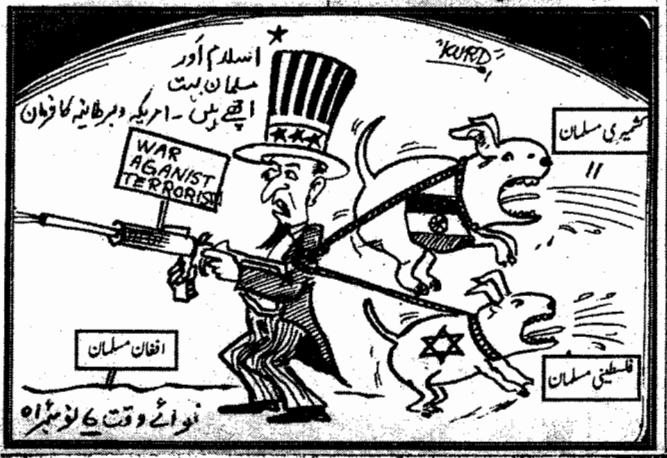
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(27-09-2001)

امریکہ کو اڈے فراہم کرنے کے عملی نقصانات

عالمی سطح پر مبینہ دہشت گردی کے خاتمے کی خاطر' یو این او اور اس کی سلامتی کونسل کی امریکی ایما پر بے بنیاد' بدنیتی پر مبنی قراردادوں کو بنیاد بناتے اسلامی جمہوریہ پاکستان اگر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو اپنے فضائی اڈے فراہم کرے تو اس سے مندرجہ ذیل سنگین منفی نتائج مرتب ہوں گے جن کا مداوا آئندہ نصف صدی میں بھی ممکن نہ ہو سکے گا کہ اڈے فراہم کرنے پر آمادگی' امریکی چالوں کو نہ سمجھ سکنے اور مومنانہ بصیرت کے عدم استعمال کا ثبوت ہوگی۔

1. مسلمہ دوست چین سے قطع تعلقی:

مستقبل کی عظیم قوت چین کے بڑھتے اثر و رسوخ سے امریکہ کی چودھراہٹ کو شدید خطرات لاحق ہیں اور وہ ہر قیمت پر اس کی سرکوبی کرنے' اس کے اثر و رسوخ کا راستہ روکنے کے لئے بے قرار ہے اور امریکہ کی پہلی خواہش اور عملی کوشش یہ ہے کہ اس کے مضبوط دوستوں سے اسے بدظن کر کے تنہا کر دے اور پھر ایک طرف تائیوان و جاپان کے ساحلوں پر موجود رہ کر اور دوسری طرف پاکستان اور افغانستان میں ڈیرے ڈال کر چین پر نہ صرف یہ کہ نظر رکھے بلکہ خلیج میں گوادر کے سبب کُل دخل سے اسے محروم کر دے کہ خلیجی

ریاستیں، جہاں اس کی افواج اور بحری بیڑے کھڑے ہیں، چین اور روس کے خلاف دوسری ڈیفنس لائن ہیں، جس کے قریب چین کی موجودگی ناپسندیدہ ہے، خطرناک ہے۔

چین کے متعلق امریکہ اور مغرب کو یہ بھی یقین ہے کہ پاکستان کی دفاعی صنعت کی ترویج و استحکام میں سب سے زیادہ حصہ چین کا ہے اور امریکہ و مغرب میں دفاعی ساز و سامان کی مارکیٹ سے پاکستان بے نیاز ہو گیا ہے اور یوں دفاعی پابندیوں سے وقتاً فوقتاً ڈالا جانے والا دباؤ دم توڑ گیا ہے۔ چین کی اس اہمیت کو ختم کرنا بھی امریکہ اور مغرب کیلئے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس پر موثر ضرب لگانے کے لئے دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ سے زیادہ موزوں اور کونسا لمحہ ہو سکتا ہے۔ چین کی پاکستان سے دوستی ختم ہونے کے سبب پاکستان پھر امریکہ و مغرب کا محتاج ہوگا۔

پاکستان کے فضائی اڈہ سے اگر ماضی کی طرح (بڈبیر کے ہوائی اڈے سے امریکی U-2 جاسوس طیارے، روس میں جاسوسی کے لئے جاتے تھے جس کے سبب پاکستان اور روس میں دشمنی پکی ہوئی اور بھارت نے فائدہ اٹھایا) امریکی جاسوس طیارے چین کے علاقہ میں اپنے مشن پر گئے تو چین پاکستان کے خلاف کاروائی پر مجبور ہوگا یوں تعلقات کی بربادی کے ساتھ ساتھ دوسری ہر طرح کی بربادی بھی اس کا مقدر بنے گی اور امریکہ کا دل ٹھنڈا ہوگا۔

2. افغانستان کی اسلامی ریاست کا خاتمہ:

افغانستان ہمارا برادر اسلامی ملک ہے جس پر ہماری سرزمین سے تباہ کن حملے ہماری اسلامی غیرت کے لئے چیلنج تو ہیں ہی، امریکہ اور اس کے اتحادی ہمیں اس سے الگ
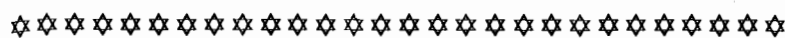
ہی نہیں کرنا چاہتے بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں' بندھے ہاتھوں مار کھانے کے بجائے اگر افغانستان جوابی حملہ کرے تو نقصان پاکستان کا ہو اور امریکہ کو کہیں ایک آدھ جہاز کی قربانی دینا پڑے تو یہ اس ''نفع بخش کاروبار'' کے مقابلے میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ مثلاً امریکی حملے کے جواب میں افغانستان اگر کامرہ' پشاور یا سرگودھا وغیرہ کے ہوائی اڈوں پر میزائل داغے تو میزائل بیچارہ ''اندھا'' ہونے کے ناتے امریکی جہازوں پر گرنے کے بجائے شہری آبادی یا پاکستان کی دفاعی تنصیبات پر بھی گر سکتا ہے' جس طرح افغانستان پر داغے گئے ''انتہائی سیانے'' امریکی میزائل راستہ بھول کر بلوچستان میں گر گئے تھے۔ یوں امریکہ دو اسلامی ممالک کے درمیان نفرت کی خلیج وسیع سے وسیع تر کرے گا۔

3. پاکستان میں قیام:

امریکہ اور اس کے اتحادی' یہود کی منصوبہ بندی کے مطابق پاکستان کی سرزمین پر' کویت اور سعودیہ کی طرز پر لمبے قیام کا پروگرام رکھتے ہیں تاکہ یہود کے توسیعی منصوبہ کی تکمیل میں معاونت کر سکیں کہ یہود کا دشمن نمبر 1 پاکستان ہی ان کے راستے کا بھاری پتھر ہے اور اس یہود سرپرست گروہ کی موجودگی میں پاکستان پَر نہ مار سکے گا۔

پاکستان کا ایٹمی قوت ہونا بھی انہیں کھٹکتا ہے اور یہ خدشہ بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ یہ ایٹمی صلاحیت عربوں کی حمایت میں اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے یا عرب بلاک کو ایٹمی قوت فراہم ہو سکتی ہے اور یوں اسلام امریکہ و مغرب کے خلاف موثر قوت کے طور پر مدمقابل رہ جانے کا غالب امکان ہے لہٰذا ان کے نزدیک اس امکان کو ختم کرنا ازحد ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
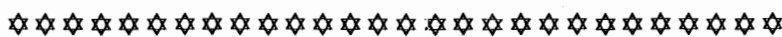
مذکورہ ہر طرح کے حالات میں امریکہ اور مغرب پر اعتماد کرنا حماقت کرنا ہوگا کہ گذشتہ نصف صدی میں ایک مرتبہ بھی امریکہ نے پر اعتماد دوست کا کردار نہیں نبھایا۔ 1965ء کی جنگ کے دوران فوجی اہمیت کے پرزے دینے سے انکار کر دیا' 1971ء میں جو کچھ کیا وہ ہر کسی کے سامنے ہے۔ امریکی ''انٹر پرائز'' مشرقی پاکستان کبھی نہ پہنچا۔ F-16 کا معاہدہ ہونے' رقم پیشگی وصول کر لینے کے باوجود وہ جہاز یا ان کی رقم پاکستان کو آج بھی نہ مل سکی۔ ''آسان قسطوں'' میں ادائیگی ہو رہی ہے اور اب یہودی منصوبے پر عمل کی خاطر ڈالروں کی پاکستان پر بارش اور قرض معاف کرنے' ری شیڈیول کئے جانے جیسی عنایات کا سلسلہ تھمتا نہیں ہے۔

بدنصیبی کی بات یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں لارڈ میکالے کی ذریت اور ورلڈ بنک' آئی ایم ایف کے پروردہ وزراء کی کھیپ' این جی او مافیا کے کارندے صدر محترم کا اس حد تک گھیراؤ کر چکے ہیں کہ صدر پاکستان یا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کسی ذمہ دار نے امریکی حکومت سے' پاکستان میں موجود امریکی سفیر یا یو این او کے سیکرٹری جنرل سے' یورپی یونین کے وفد سے' یہ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں کی' ضرورت ہی محسوس نہیں کی کہ آپ عالمی سطح پر یہ وضاحت فرمائیں کہ:

☆ 11 ستمبر کے حادثے سے قبل' موقعہ کی فوٹو گرافی کے لئے پیشگی تیاری کیسے ممکن ہوئی؟ وہ کون تھے جنہیں اس حادثے کا' جہاز کے رخ کا پہلے سے علم تھا کہ انہوں نے مناسب زاویہ سے تصاویر بنانے کا اہتمام کر رکھا تھا کیونکہ فوری طور پر ایسا کسی صورت ممکن نہ تھا۔

☆ وہ کون تھا جس نے 11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے یہودیوں کو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
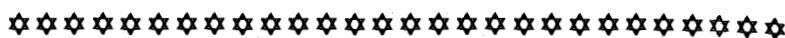
غیر حاضر رہنے کا حکم دیا یا حادثے کی پیشگی اطلاع دی جس کے سبب تمام یہودی ملازمین محفوظ رہے؟

☆ وہ کونسے عوامل تھے جن کے سبب امریکی:

الف) سیٹلائٹ کا Survelionce نظام عین وقت پر آنکھیں بند کر گیا؟

ب) ایئر ٹریفک کنٹرول ٹاور' ہوائی جہازوں سے رابطہ کٹنے پر خاموش رہا اور ہائی جیک کئے گئے جہاز گھنٹہ بھر فضا میں رہنے کے بعد اطمینان سے ٹارگٹ سے ٹکرائے؟

ج) سی آئی اے اور پنٹاگون جو دنیا کے کونے کونے سے باخبر ہیں' اپنے گھر سے کیوں بے خبر رہے؟

د) ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بنکوں کی شاخوں سے 11 ستمبر سے قبل سرمایہ اور سونا کن لوگوں نے نکلوایا اور کیوں نکلوایا (ہمیں یقین ہے کہ ملبہ ہٹانے کے بعد یہ اعلان ہوگا کہ منوں کے حساب سے بنکوں میں رکھا گیا سونا' ملبے سے برآمد نہیں ہوا)؟

ر) 19 ہائی جیکروں کی جاری کی جانے والی تصاویر آج کہاں سے آ گئیں کہ وہ تو جہازوں کے ساتھ ختم ہو گئے تھے۔ اگر پہلے موجود تھیں تو انہیں بروقت گرفتار کیوں نہ کر لیا گیا۔ اس مفروضوں کی جعلی کاروائی سے کون مطمئن ہوگا؟ کسی شخص کو گرفتار کر کے تعذیب دے کر آپ جو اقرار چاہیں کروالیں' اس کی حقیقت کیا ہے؟

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ فوری طور پر دہشت گردی کا رخ اسامہ اور طالبان کی طرف پھیرنے والا پہلا شخص کون تھا؟ کیونکہ اتنے بڑے حادثے سے تحمل حواس فوری طور پر ایسی باتیں نہیں سمجھاتے جب تک کہ پہلے سے طے نہ ہو!

مذکورہ طرز کے اور بہت سے سوالات پوچھے جا سکتے تھے جن کی روشنی میں اصل دہشت گردوں تک پہنچنا انتہائی آسان ہو جاتا اور بعد ازاں امریکی انتظامیہ کو یہ نہ کہنا پڑتا کہ ہم اسامہ بن لادن اور طالبان کے خلاف ''شواہد بنا رہے ہیں'' گویا یہ بھی مچھلی کے پکوڑے ہیں جو بنائے جا رہے ہیں۔ جب یہ ''عالمی سطح پر قابلِ قبول شواہد'' نہ بن سکے تو امریکی انتظامیہ نے یہ بیان پریس کو جاری کر دیا کہ اسامہ اور طالبان کے خلاف شواہد کو عوام کے سامنے لانے سے مسائل بڑھیں گے۔ کون ہوشمند ایسے بیانات سے مطمئن ہوگا؟ یہی سبب ہے کہ امریکہ اور اس کے عقل و شعور سے عاری مددگاروں نے پاکستان پر ڈالروں کی بارش کر کے اسے اندھا بہرہ بنا کر اپنے مقصد کی تکمیل پر تیار کیا ہے۔

ہم بصد احترم اپنے محترم حکمرانوں سے' سیاسی و مذہبی جماعتوں کے عمائدین سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ جس جس سطح پر ان کی پہنچ ہے وہ مذکورہ سوالات اٹھائیں' ان کا جواب مانگیں' دوسرے ممالک کے سفیروں پر' ان سوالات کا امریکہ سے جواب مانگنے کے لئے زور ڈالیں' یکم اکتوبر کو ہونے والے یو این او کے اجلاس کی کسی قرارداد سے پہلے عالمی سطح پر فضا ہموار کریں یقیناً امریکہ کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں کہ اس کا گلا تو یہود کے پنجہ میں ہے جنہوں نے یہ ساری کاروائی کر کے اس کا رخ عالم اسلام کی طرف پھیرا ہے۔

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے' حدیث پاک

نوائے وقت

پیر' 18/ شعبان' 1422ھ' 5/ نومبر 2001ء

مسلسل اشاعت کے 61 سال

پاکستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ ان خدشات کو تقویت امریکی وزیر دفاع رمز فیلڈ کے ایک مضمون سے بھی ملتی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "دہشت گردی کے خلاف ہم ایٹمی جنگ جیتیں گے مگر اس کے ساتھ ہمیں اگلی جنگ کی تیاری بھی کرنی چاہئے"۔ اب تک امریکہ نے جن تنظیموں کو دہشت گرد قرار دیا ہے ان کا تعلق فلسطین یا کشمیر سے ہے اور امریکی حکام کے علاوہ مختلف اداروں نے شکوک و شبہات کا اظہار پاکستان کے خلاف کیا ہے۔ اسلئے اہل پاکستان اور اہل اسلام یہ سوچنے میں حق بجانب ہیں کہ امریکہ کا اگلا ہدف ہم ہیں اور نئی جنگ کی تیاری ہمارے خلاف کی جا رہی ہے۔

حکومت کا کہنا تھا فضائی حدود دی جائے گی۔ زمینی اڈے نہیں دیئے جائیں گے۔ LOGISTIC SUP-PORT کے نام پر ہوائی اڈے دیئے گئے۔ امریکی فوجیوں کو پاکستان کی سرزمین پر اترنے دیا گیا۔ اب کیا یقین دہانی ہے کہ نیوکلیئر اثاثوں کو بنیاد پرستوں سے بچانے کے بے بنیاد پراپیگنڈے کی آڑ میں اسے امریکہ کے حفاظتی مشوروں کے تحت نہیں کر دیا جائے گا۔ دراصل ایک مستحکم ایٹمی اسلامی ریاست بھارت کے ساتھ ساتھ امریکہ کو بھی کھٹکتی ہے۔ چونکہ امریکہ کے مقاصد اس خطے میں چین کے مقابلے کیلئے اس خطہ میں ڈیرے جمانے کے ہیں اس لئے وہ اپنے لئے یہاں کی خطرناک ترین چیز ہمارے ایٹمی پروگرام پر بھی اپنی گرفت جمانا چاہتا ہے۔

پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں پر قبضے کی رپورٹ غلط ہے: امریکہ

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان اپنے ایٹمی آلات، مواد اور دیگر اشیا کو محفوظ بنانے سے آگاہ ہے اور ایسے اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں: سینئر امریکی افسر

لاہور (نیوز ڈیسک) امریکہ نے کہا ہے کہ نیویارک کے جریدے میں شائع ہونے والی اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ جنرل پرویز مشرف کی حکومت کے خاتمے کی صورت میں امریکی اور اسرائیلی کمانڈوز پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کرنے کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

صفحہ 9 بقیہ نمبر 41

ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں کام کرنیوالے 4 ہزار یہودی حادثے کے دن چھٹی پر تھے

یہودیوں کو اسرائیلی خفیہ ایجنسی شبک کے ذریعے دہشت گردی کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا امریکہ کو اطلاع کیوں نہ دی گئی امریکی ایجنسیوں کی تفتیش

اسرائیلی خفیہ ایجنسی نے اسرائیلی وزیراعظم کو نیویارک کے مشرقی ساحل پر 11 ستمبر کو ہونیوالے یہودیوں کے میلے میں شرکت سے منع کر دیا تھا

ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کے چار گھنٹے بعد 5 یہودی جائے حادثہ پر تصویریں بناتے پکڑے گئے وہ اس وقت خوشی سے ناچ رہے تھے: خلیجی اخبار الوطن المانارٹی وی

نیویارک (کے پی آئی' ریڈیو تہران' انٹرنیٹ نیوز) 11 ستمبر کو جب نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے دو طیارے ٹکرائے' اس روز ٹریڈ سنٹر میں کام کرنے والے چار ہزار اسرائیلی ملازمین اچانک اپنے دفتروں سے غائب تھے۔ المنار ٹی وی نے خلیج کے روزنامے الوطن کے حوالے سے شہ دیتے ہوئے عرب سفارتی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ جیسے ہی ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے دو طیارے ٹکرائے انٹرنیشنل میڈیا خاص طور پر اسرائیلی میڈیا نے صورتحال سے فائدہ

باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(06-10-2001)

شرم تم کو مگر نہیں آتی! امریکی تحقیقات کا مسخرہ پن!!

اسلام اور مسلمانوں کا عالمی سطح کا ''غمخوار'' امریکہ' 11 ستمبر کے ہولناک واقعات سے پہلے اور بعد' اپنے جس دشمن نمبر 1 کا تسلسل کے ساتھ ذکر کر رہا ہے وہ اسامہ بن لادن ہے اور اس کے حوالے سے افغانستان کی اسلامی حکومت ہے جس کو ہر قیمت پر وہ تہس نہس کرنے کے لئے زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے۔

طاقت کے نشے میں بدمست' متکبر اور فرعون صفت امریکی صدر اور اس کے حواری عقل و شعور اور دانشمندی کو زحمت دینے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں اور طاقت کی بدمستی میں ایک ہی رٹ لگا رہے ہیں کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون کی تباہی اسامہ اور اس کی مبینہ تنظیم القاعدہ کا کارنامہ ہے۔

جس نے بھی کہا تھا' سچ کہا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ ''آپ ساری دنیا کو چند لمحوں کے لئے بے وقوف بنا لیں یا چند لوگوں کو ساری زندگی کے لئے دھوکہ میں رکھ سکیں مگر یہ محال ہے کہ آپ ساری دنیا کو ہمیشہ کے لئے بے وقوف بنائے رکھیں''۔ یہی کچھ امریکہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ امریکہ دنیا کے ہر کونے میں ہونے والے حادثات میں اسامہ کو ملوث قرار دینے میں ماہر ہے۔ وقوعہ ہونے سے پہلے امریکی انتظامیہ کو نظر آ جاتا ہے کہ ''اس کا مجرم کون ہے'' ''اس میں ملوث کون کون سے افراد ہیں''۔
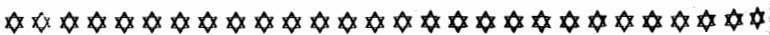
خود امریکہ کی جاری کردہ 10 مطلوب عالمی دہشت گردوں کی فہرست میں سے 6 امریکی شہری ہیں۔ جن کے سر کی قیمت لگا رکھی ہے اور جو زندہ یا مردہ ہر قیمت پر امریکہ کو مطلوب ہیں۔ دہشت گردی کی کسی واردات کے بعد امریکہ کا ذہن ان 6 امن دشمن بلکہ امریکہ دشمن، غیر مسلموں کی طرف جانے کے بجائے 4 اقلیتی خود ساختہ دہشت گردوں کی طرف ہی جاتا ہے اور ساتھ ساتھ، ہر سانس کے ساتھ، اسلام اور مسلمان امن پسند بھی قرار دیئے جاتے ہیں۔

11 ستمبر کو نیویارک اور واشنگٹن وغیرہ کی تباہی سے، بش اور اس کی انتظامیہ اسلام اور مسلمانوں کی محبت میں اس قدر ''سرشار'' ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اٹھتی چیخوں اور اٹھتے دھوئیں سے اسامہ بن لادن اور طالبان کے دہشت گردی کے ثبوت بھی ساتھ برآمد ہونے شروع ہو گئے اور لمحہ ضائع کئے بغیر انتقامی کاروائی کا اعلان کر دیا گیا، گویا اسامہ اور طالبان کا نہ اسلام سے کوئی تعلق ہے اور نہ یہ امریکی معیار پر مسلمان ہیں۔

عالمی برادری، دہشت گردی کے خلاف کاروائی کے لئے امریکہ سے ثبوت طلب کرتی ہے کہ عمومی اخلاق اور بین الاقوامی قوانین کی رو سے کسی کو دہشت گرد ثابت کرنے کی خاطر ٹھوس شواہد ناگزیر ہیں۔ جواباً امریکہ بہادر عالمی برادری کو مژدہ سناتا ہے کہ ''ثبوت بن رہے ہیں'' کبھی کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس ثبوت ہیں، حالانکہ عقل و شعور کی معمولی مقدار بھی یہ پہلو نمایاں کر دیتی ہے کہ ''شواہد بنائے نہیں جاتے'' یہ گرد و پیش بکھرے پڑے ہوتے ہیں جنہیں فوراً سمیٹ کر ہر کسی کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اور یہ بھی کہ انہیں کسی سے، دوست ہو یا دشمن، چھپانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عالمی برادری کے پرزور اصرار پر امریکی ایجنسیوں کے محنت شاقہ سے بنائے ثبوت سامنے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ مثلاً پہلا ''ٹھوس ثبوت'' ''فضائی حملوں میں ملوث مبینہ ملزموں کے نام'' ہے۔ اس فہرست میں 19 افراد کے نام ہیں اور امریکی تحقیقی اداروں کا ''خیال'' ہے کہ ان میں سے 18 پائلٹ تھے۔ اس ''خیالی فہرست'' پر کوئی عقل مند غور کرے تو مندرجہ ذیل سوالات ذہن میں آتے ہیں کہ:

☆ اگر یہ فہرست ایجنسیوں کے پاس پہلے سے تھی اور یہ مشکوک تھے تو حادثہ سے قبل ان پر ہاتھ کیوں نہ ڈالا گیا؟ ملزمان کے ایڈریس، ان کی عمریں بلکہ بعض کی تاریخ پیدائش تک کا علم اگر کسی امریکی ایجنسی کے پاس تھا اور سرگرمیاں مشکوک تھیں تو 11 ستمبر سے پہلے ان کو تفتیش کے لئے کیوں نہ بلایا گیا؟ اگر بلایا تھا تو یقیناً اطمینان کے بعد چھوڑا ہوگا اور نہیں بلایا تو کیوں؟

☆ اگر یہ فہرست وقوعہ 11 ستمبر کے بعد تیار کی تو جہازوں کے ساتھ مر مٹنے والے آپ کو کس کمپیوٹر میں اپنا بایو ڈیٹا سپرد کر گئے کہ آپ نے مکمل فہرست بنا ڈالی یا اس فہرست کے ماخذ کہاں ہیں؟

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں کہ ملکی اور بین الاقوامی میڈیا یہ امر سامنے لا چکا ہے کہ امریکی ایجنسیوں کو مطلوب 10 دہشت گردوں میں سے 6 امریکی ہیں مگر ان ملزمان کی فہرست میں کوئی امریکی غیر مسلم نہیں ہے۔ تمام 19 دہشت گرد مسلمان عرب ہیں اور امریکہ اسلام، مسلمانوں خصوصاً عربوں سے محبت کا دم بھرتا ہے۔ کویت سعودی عرب کو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عراق سے ''محفوظ'' رکھنے کے لئے کویت اور سعودی عرب میں ''مجبوراً'' مقیم ہے اور اسرائیل کے خلاف کسی ممکنہ جارحیت کے خلاف اس سے دفاعی معاہدہ بھی ہے۔

حکومت پاکستان کے کرتا دھرتا امریکہ کے فراہم کردہ ''شواہد'' کو اسامہ بن لادن کے خلاف ''ٹھوس'' تسلیم کر چکے ہیں۔ اگر اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو کیا یہی ثبوت اگر صدر محترم' محترم وزرا اور وزارت خارجہ کے زعما کے خلاف پیش کئے جائیں تو وہ ان کی بنیاد پر کٹہرے میں کھڑے ہونے کے لئے یا بش سے بوٹیاں نچوانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں گے؟ اگر مجرم کی جگہ ان کا نام ہو تو یہی ''ٹھوس شواہد'' انہیں ناگ کی طرح ڈسیں گے۔

عربی کی ایک ضرب المثل ہے کہ ''رشوت ایک دروازے سے داخل ہوتی ہے تو انصاف دوسرے دروازے سے نکل جاتا ہے'' اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام ہی نہیں پوری عالمی برادری آج اس ضرب المثل کو سچ ہوتا دیکھ رہی ہے کہ کل تک پابندی پر اصرار کرنے والے ''دشمن'' F-16 کی پیشگی وصولی کرنے کے بعد تباہ شدہ سویابین بدلے میں دینے والے اور ان کے حواری آج کس طرح پاکستان پر ہُن برسا رہے ہیں' 'واری صدقے' کا سماں ہے۔

عقل کا اندھا پن کہ کوئی' متکبر امریکہ سے یہ کہنے کو تیار نہیں ہے کہ شواہد بنا کر نہ پیش کریں' ساری دنیا عقل سے عاری نہیں ہے۔ وہ شواہد پیش کریں' جو اگر آپ پر مقدمہ چلانا ہو تو آپ انہیں شواہد تسلیم کر لیں۔ ایسے بے بنیاد الزامات تو خود بش' ٹونی شراک یا پوٹن کے خلاف سینکڑوں صفحات پر پھیلائے جا سکتے ہیں۔ محترم ریاض احمد خان' جو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پریس بریفنگ میں امریکہ کے اسامہ پر لگائے گئے من گھڑت الزامات کو اتنا مستحکم تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی بنیاد پر اسے چارج شیٹ کیا جا سکتا ہے' کیا خود انہی کی بنیاد پر چارج شیٹ ہونا گوارا کر لیں گے؟ لینے اور دینے کے دوہرے پیمانے کئی اقوام کو' جو اسلامی جمہوریہ پاکستان سے بظاہر زیادہ مضبوط و مستحکم تھیں' ڈبونے کا سبب بن چکے ہیں۔

خود ساختہ سپر پاور امریکہ' جو تکبر کی انتہاء کو چھو رہا ہے اس معروف انگریزی ضرب المثل کو فراموش کر چکا ہے جو ہر کسی کو سبق دیتی ہے کہ **Pride hath a fall** یعنی ''غرور کا سر نیچا'' اور یہ سر نیچا وہ ہستی کرتی ہے جو سب سے بڑھ کر تکبر کا استحقاق رکھتی ہے کہ وہی اس کائنات اور کائنات میں بش جیسوں کی خالق ہے اور مخلوق خالق کے مقابلے میں ''انا و لاغیری'' کا نعرہ بلند کرے یہ اسے پسند نہیں کہ فرعون اسی سبب غرق ہوا' عاد و ثمود و ابرہہ اسی سبب تباہ ہوئے تھے۔

امریکی دانشور اور امریکی ایجنسیوں کے ضمیر رکھنے والے افراد اگر امریکہ کے خلاف اندر یا باہر ہونے والے حوادث کی تحقیق کا حق ادا کریں اور یہود کے دباؤ میں نہ آئیں تو ان کی ہر شفاف تحقیق انہیں ''موساد'' کے دروازوں تک راہنمائی کرے گی۔ پس پردہ کئی ٹوتھی ملیں گے اور شاید کئی جگہ اسلام اور مسلمان حقیقی محسن کے روپ میں بھی سامنے آ جائیں۔ مگر بدنصیبی سے امریکی چشمہ' ساون کے اندھے کی طرح' چہار سو مسلم دہشت گرد ہی دکھاتا ہے کہ اس کے چہرے پر یہ چشمہ سجانے والے یہود ہیں' جنہوں نے یہ یقین دلا رکھا ہے کہ ہمارا تمہارا دشمن نمبر 1 اسلام اور مسلمان ہے۔

امریکہ اور اس کے حواری اگر اسلام دشمنی میں پکے نہ ہوتے تو بش کے اندر کا
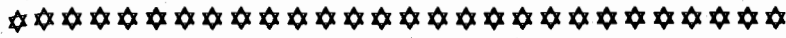
خبث Crusade کے لفظ کے ساتھ باہر نہ آتا؟ اگر ہماری بات محض الزام ہوتی' تو مسلمان اپنے دین کے تقاضوں کا برملا اظہار کرنے پر کیوں شرمندگی محسوس کرتے؟ جہاد مذہبی فریضہ ہے اور یہ کفر کے خلاف جارحیت نہیں بلکہ جارح کو دہشت سے باز رکھ کر امن و سلامتی کو بنی نوع انسان کا مقدر بنانے کا ذریعہ ہے۔ طالبان کا ''گناہ'' تو یہی ہے کہ انہوں نے افغانستان کے انتشار کو ختم کر کے وہاں 90 فیصد علاقے میں امن و آشتی کی فضاء عملاً پیدا کر کے دنیا کو اسلام کا حقیقی روپ دکھا دیا جو بہت سے لوگوں کو پسند نہیں آیا۔ جن میں سے ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سرکار ہے۔

آج طالبان نے صرف اپنے خالق' اپنے اللہ کو سپر پاور اور کلمہ طیبہ کو اپنا ہتھیار مانا ہے۔ حقیقی سپر پاور' کلمہ کے ہتھیار کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گی کہ وہ ذات اپنے دین کے معاملے میں انتہائی غیرت مند ہے۔

☆......☆......☆

اوروں کو نصیحت

امریکہ کو مطلوب 10 خطرناک ترین دہشت گرد آدمیوں میں سے 6 امریکی ہیں

10 لاکھ ڈالر سر کی قیمت والے جمیز بلگر نے 18 افراد کو قتل کیا' اسامہ کے لیے 3 کروڑ' دیگر 8 کے لیے 36 کروڑ ڈالر مختص

اسلام آباد (رپورٹ: سید اعزاز حسین شاہ) امریکہ کے سب سے بڑے تحقیقاتی ادارہ فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن کو مطلوب دنیا کے 10 خطرناک ترین آدمیوں میں سے 6 امریکی ہیں' جو دنیا بھر میں دہشت گردی' منشیات فروشی اور دیگر الزامات میں امریکی ایف بی آئی کو مطلوب باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 1

بقیہ نمبر 1 // خطرناک دہشت گرد

ہیں۔ امریکہ کو مطلوب 10 خطرناک ترین آدمیوں کی فہرست میں جہاں سعودی مسلمان اسامہ بن لادن پہلے نمبر

مزید تفصیل صفحہ آخر' حوالہ ادارہ روزنامہ
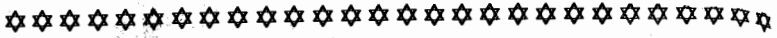
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(02-10-2001)

لیجئے ثبوت حاضر ہے!

امریکی دہشت گردی کے حقیقی مجرم صیہونی ہیں

11 ستمبر کے امریکی المیے نے عالمی امن و سکون کو غارت کر دیا اور دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر اس سے زیادہ شدید نوعیت کی دہشت گردی کے لئے دروازے کھول دیئے۔ اس دہشت گردی کے مرتکب کون لوگ ہیں' امریکہ نے یہ جاننے کی نہ ضرورت محسوس کی اور نہ ہی کوشش کی بلکہ صیہونی میڈیا کے اسلام دشمن واویلے کو لے کر اس نے بھی وہی شور مچانا شروع کر دیا۔ کسی بھلے امریکی نے اپنی حکومت کو عقل و دانش استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔

پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق اسامہ بن لادن اور طالبان کی اسلامی حکومت کو ٹارگٹ بنا کر اس پر چڑھ دوڑنے کے لئے امریکہ اور اس کے حواری انتہائی بے قرار ہیں۔ انہیں مجرم ثابت کرنے کے لئے امریکی خفیہ ادارے دن رات شواہد تلاش کرنے کے بجائے ''شواہد بنانے'' میں مصروف ہیں اور 3 ہفتے کی محنت سے جو کچھ سامنے لایا جا سکا وہ بے بنیاد رطب و یابس ہے جو جگ ہنسائی کا موجب بن رہا ہے۔ امریکہ کی اخلاقی ساکھ اس سے مجروح ہوئی ہے۔
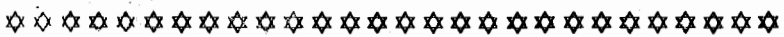
حقیقی شواہد سامنے آنے پر خود بولتے ہیں، یہ کسی محنت کے محتاج نہیں ہوتے اور مخاطب یا مشاہد کو انہیں سمجھنے میں دیر نہیں لگتی بلکہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ گویا یہ اسکے اپنے دل کی آواز تھی۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر، پنٹاگون وغیرہ پر منظم دہشت گردی کو جب اسامہ اور طالبان کے سر منڈھنے کی کوشش کی گئی تو امریکی دہشت و وحشت کے باوجود کسی بھلے شخص نے اسے آج تک تسلیم نہیں کیا کہ یہ مضحکہ خیز الزامات ہیں، عقل وشعور جس کی تائید نہیں کرتے۔

عالمی سطح پر باخبر لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہود ''گریٹر اسرائیل'' کے لئے ایک باقاعدہ منصوبہ رکھتے ہیں۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ان کی بے شمار ذیلی تنظیمیں پوری طرح سرگرم عمل ہیں اور یہ حقیقت بھی کسی کی نظر سے اوجھل نہیں ہے کہ صیہونیت کے کارندے زیر زمین کام کو ترجیح دیتے ہیں مثلاً ان کی فری میسن تحریک ہے۔ اسی طرح ان کے نامہ و پیام کے لئے مخصوص اشارے اور علامتی نشانات ہیں۔ انہی میں سے ایک ''قبالہ'' بھی ہے۔

قبالہ یہودیوں کا انتہائی پراسرار اور باطنی علم ہے جسے خفیہ رکھا جاتا ہے بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کے حقیقی اسرار و رموز سے یہود کے بڑے (فری میسنز کی 33 ویں ڈگری کے ارکان) ہی واقف ہیں کہ عالمی سطح پر یہودی مفادات کے لئے منصوبہ بندی انہی کی ذمہ داری ہے۔ قبالہ اعداد و علامتی نشانات اور اشاروں کا علم ہے جس کی جھلکیاں پہلی سے 33 ویں ڈگری کے لاجوں میں ہونے والی کاروائی کی رپورٹوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

کمپیوٹر کے جدید دور میں اپنا نامہ و پیام کے لئے یہود نے اپنے خاص اشاروں

(Codewords) پر مبنی ایک ٹائپ سٹائل وضع کیا۔ اس سٹائل کو Wingdings کا نام دیا گیا۔ ملاحظہ فرمایئے قبالہ ٹائپ سٹائل:

ALPHABETS ACCORDING TO "MASONIC QABALA" LANGUAGE.

WINGDINGS

A	B	C	D	E	F	G
H	I	J	K	L	M	N
O	P	Q	R	S	T	U
	V	W	X	Y	Z	

مذکورہ علامتی نشانات کا ایک ایک حرف بول رہا ہے کہ یہ صیہونیت کی پیغام رسانی کے لئے ''قبالہ'' کی زبان ہے اور دنیا کا کوئی عقلمند اسے اسامہ بن لادن یا طالبان یا کسی مسلمان کی ''ایجاد'' ثابت نہیں کرسکتا۔ مذاہب کے حوالے سے اس زبان نے صرف 3 مذاہب' یہودی (ڈیوڈ سٹار)' مسیحی (صلیب) اور اسلام (ہلال) کو اس کا حصہ بنایا۔ گرنیڈ' خون کا قطرہ اور موت کی علامت صیہونی دہشت گردی کے پسندیدہ اجزاء ہیں اور

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

تاریخ اس جارحیت پر گواہ ہے۔

مذکورہ زبان میں اب ہم نیویارک میں ہونے والی دہشت گردی میں ملوث تنظیم کا جواب تلاش کریں تو کمپیوٹر کو آپ جب نیویارک کا کوڈ NY فیڈ کر کے (قبالہ فونٹ) Wingdings میں جواب طلب کرتے ہیں تو کمپیوٹر سکرین' لمحہ ضائع کئے بغیر آپ کے سامنے یہ جواب رکھ دیتی ہے۔ یعنی NY=☠✡ نیو یارک میں موت کا کھیل یہود کے ذریعے۔ جس کو اطمینان قلب چاہئے اپنے کمپیوٹر پر تجربہ کر کے خود دیکھ لے۔

آگے بڑھنے سے قبل یہ حقیقت آپ کے سامنے رکھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آج روئے زمین کے کسی کونے میں ان علامتی نشانات میں نہ نامہ و پیام ہوتا ہے اور نہ ہی کاروباری لین دین میں یہ زبان استعمال ہوتی ہے' بجز صیہونیت کے نامہ پیغام کے کہ کوئی ملک ہشت کی اس زبان کو پسند نہیں کرتا۔ اگر یہ مخصوص ٹائپ سٹائل کمپیوٹر کمپوزنگ فونٹ بنا تو صرف اس لئے کہ عالمی یہودی تنظیم موساد وغیرہ کی لئے ای میل یا انٹرنیٹ پر بھیجے کوڈ ورڈ پیغامات کو ڈی کورڈ کرنا سہل ہو جائے۔

اپنے مذکورہ بیان' کہ "قبالہ" نیویارک میں موت کے رقص بذریعہ یہود کی نشاندہی کرتا ہے' کی تائید میں USA کو کمپیوٹر میں فیڈ کرنے کا سکرین پر رزلٹ دیکھتے ہیں: USA=✞💧✌ یعنی امریکہ مسیحی ملک ہے' خون بہائے گا' کامیاب ہونے کے لئے۔ ہم یہ دعویٰ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہمیں صیہونی "قبالہ" پر عبور ہے' ہم نے بڑی سادہ تشریح کے ساتھ ایک ثبوت اور اس کے لئے تائید آپ کے سامنے رکھی ہے۔

عالمی سطح کی دہشت گردی کو اگر محنت کر کے "قبالہ" کے ذریعے ڈی کوڈ کیا

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

جائے تو 90' 95 فیصد عالمی دہشت گردی کے ڈانڈے صیہونیت کی ذیلی تنظیموں سے ملیں گے اگرچہ بہت کچھ آج بھی ننگی آنکھ سے قبالہ کے بغیر نظر آ رہا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ دیکھنے والے آنکھیں بند کر لیں جیسے صدر بش' ان کی انتظامیہ یا ٹونی بلیئر کی آنکھیں بند ہیں۔ ویسے اسلامی ممالک کی آنکھیں اور کان بند تو نہیں ہیں مگر دیکھتے سنتے وہی کچھ ہیں جو "اَن داتا" امریکہ دکھاتا یا سناتا ہے۔ کسی کو امریکہ سے یہ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں کہ آپکو مطلوب 10 عالمی دہشت گردوں میں سے 6 امریکی ہیں' جنکے سر کی قیمت مقرر ہے۔

مسلم ممالک کو' وہاں کے شہریوں کو دہشت گرد قرار دینا امریکہ کا آج کا رویہ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے ماضی کی تاریخ ہے اور اس تاریخ کے پیچھے یہ حقیقت کہ یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ اسلام کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھا اور امریکہ ہو یا برطانیہ اس سوچ میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب کوئی امریکی صدر صیہونیت کی خفیہ تنظیم فری میسنز کا باقاعدہ رکن ہوا۔ آغاز سے آج تک امریکہ کے 17 صدور اس خفیہ تنظیم کے رکن رہے ہیں مثلاً ماضی قریب سے مسٹر جانسن' نکسن' فورڈ اور ریگن وغیرہ۔ برطانیہ کا شاہی خاندان صیہونیت کا سرپرست ہے۔

حکومت پاکستان کو OIC ممالک کو خوابِ غفلت سے جاگنا چاہئے' حاملین قرآن وسنت کو کفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کہنا چاہئے کہ جھوٹے ثبوت بنانے والو' تمہارا قبالہ علم تمہارے خلاف جو گواہی دے رہا ہے آؤ اس کو جھٹلاؤ۔ یہ تمہارا پروگرام ہے' تمہارے بنائے ٹائپ سٹائل (فونٹ) ہیں۔ مگر اس کا احتمال کم ہے کیوں کہ امریکہ کے سامنے سب کی ٹانگیں کانپ رہی ہیں کہ وہ غصے میں پاگل ہو کر غرا رہا ہے۔

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
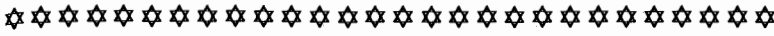
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(19-10-2001)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ...... اصل گیم!

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس سے پیدا صورت حال پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ اس المیہ کی تہہ میں چھپے طوفانوں پر شاید بہت ہی کم لوگوں کی نگاہ ہوگی۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی جذباتی کاروائی نہیں ہے بلکہ یہ لمبی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ اس منصوبہ بندی کی کڑیاں بہت دور تک جاتی ہیں۔ وثائق یہودیت (Protocols) پر گہری نظر رکھنے والوں کے لئے اس قضیے کو' اس کی تہہ میں چھپے طوفانوں کو سمجھنا سہل ہے۔

عنوان پر دلائل آپ کے سامنے رکھنے سے پہلے ہم آپ کو مداری کے ایک بکری' بندر کا قصہ سنا دیں جس سے بات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ کہتے ہیں کہ کسی مداری کے پاس تماشہ دکھانے کے لئے ایک بندر اور ایک بکرا تھا۔ مداری کی غیر حاضری میں بندر نے معمول بنا لیا کہ وہ مداری کا رکھا دودھ خود پی کر تھوڑی سی بالائی بکرے کے منہ پر لگا دیا کرتا۔ مداری واپسی پر دودھ کا برتن خالی اور بکرے کے منہ پر بالائی دیکھ کر' بکرے پر غضبناک ہو کر اس کی دھنائی کر دیا کرتا اور بکرا معصومیت سے مار کھایا کرتا۔

یہود کا آغاز سے وطیرہ ہے کہ یہ اپنی کاروائیوں کے لئے ایک مداری اور ایک بکرا تلاش کر لیتے ہیں۔ یہود کے منصوبہ میں سرفہرست عالمی سطح پر اقتدار اعلیٰ کی منزل ہے
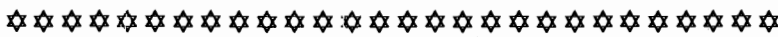
جس کا پایہ تخت القدس ہوگا اور جو گریٹر اسرائیلی مملکت کا بھی صدر مقام ہوگا۔ جس اسرائیل حکومت کے قیام میں وہ 1948ء میں برطانیہ کی سرپرستی سے کامیاب ہو گئے تھے۔ نصف صدی کے بعد اب انہوں نے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا۔ مجوزہ گریٹر اسرائیل میں ارض فلسطین کے علاوہ ترکی، شام، عراق، اردن، کویت، بحرین، عرب امارات، سعودیہ کا بیشتر حصہ بشمول مدینہ منورہ، سوڈان، مصر وغیرہ شامل کرنے کی آرزو اور عملی کوشش ہے۔

اس آرزو کی تکمیل اکیلے اسرائیل کے بس میں نہیں ہے لہذا اس نے مداری کا رول امریکہ و برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے اور امریکہ و یورپ پر اپنے سونے کے زور پر حادی ہونے کے بعد اور انہیں یہ یقین دلا کر کہ ہمارا تمہارا دشمن نمبر 1 اسلام اور مسلمان ہیں اپنا ہم نوا بنا لیا ہے۔ یہودی مسلمان ممالک کو کمزور کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خود پس پردہ رہ کر وقتاً فوقتاً اپنی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے خود یہود کی زبانی:

> ☆ ''وہ کون ہے اور کیا ہے؟ جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟ بالیقین یہی ہماری قوت ہے۔ صیہونیت کے کارندے ہمارے لئے پردہ کا کام دیتے ہیں جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ منصوبہ عمل ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔'' ☆
>
> (Protocols 4:2)

منصوبہ عمل، ایران عراق جنگ کا ہو، عراق کویت قضیہ کا ہو، عراق پر امریکہ اور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کے اتحادیوں کی یلغار کا ہو' یا افغانستان پر امریکی دہشت گردی کا ہو اس کے حقیقی منصوبہ ساز مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہود ہیں اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کی منصوبہ بندی کے خالق بھی وہی ہیں۔ مذکورہ اور موجودہ جنگوں کے منصوبہ کو ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمایئے:

> ☆ ''جہاں تک ممکن ہو ہمیں غیر یہود کو ایسی جنگوں میں الجھانا ہے جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب نہ ہو بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں تباہی سے دوچار ہو کر بدحال ہوں ......'' ☆
>
> **(Protocols 2:1)**

اس مختصر اقتباس میں ایران عراق جنگ' روس چیچنیا جنگ' عراق کویت جنگ اور اب آخر میں امریکہ افغانستان جنگ کا جائزہ لے کر یہود کی منصوبہ بندی کی صداقت کو پرکھ لیجئے۔ بات سمجھنے میں کچھ بھی تو مشکل نہیں ہے۔ اسرائیل کو مذہبی ایران اور مضبوط ایٹمی قوت کے قریب عراق سے خطرہ تھا۔ ایٹمی پلانٹ خود تباہ کر دیا اور پھر ایران عراق کے سینگ پھنسا دیئے' کہ ان کا اسلحہ' ان کی وسائل' ان کی افرادی قوت جو اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے' بھسم ہو جائے اور عرب عجم کا تعصب ہوا پکڑے۔ اسرائیل اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہوا اور مسلمان کی بصیرت بازی ہار گئی جس پر مذکورہ ہر محاذ گواہی دے رہا ہے۔

جب طویل جنگ کے باوجود عربوں کی مالی مدد کے سبب عراق کو مضبوط دیکھا' تو اسے کمزور بلکہ برباد کرنے اور گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ایک قدم آگے بڑھانے کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خاطر پہلے عراق کو کویت پر حملے کے لئے اکسایا اور پھر کویت کے ساتھ سعودی عرب پر بھی عراقی وحشت کے سائے دکھا کر سعودی عرب کی سرزمین پر باقاعدہ چھاؤنی بنا کر مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

کویت اور سعودیہ کے ''محسن'' نے عربوں سے اپنا برسوں کا بجٹ وصول کیا' پرانا اسلحہ منہ مانگے داموں عراق پر گرایا' نیا اسلحہ عربوں کے خرچ پر انہی کی سرزمین پر ٹیسٹ کر لیا اور جنگ کے نام پر ہنگامے میں عربوں کے خرچ پر جدید اسلحہ اسرائیل پہنچایا۔ عربوں کے سیال سونے پر قبضہ جمانے کے ساتھ گریٹر اسرائیل کی تکمیل کے لئے مدینہ سے قریب تر پہنچ گئے۔

گریٹر اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام اور اس کی فوج ہے کہ یہ عربوں سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ ہیں لہٰذا پاکستان کو کمزور کرنا' اس کو بے بس بنانا اسرائیل کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ کام بھارت سے ہو سکتا ہے یا امریکہ کے ذریعے مگر انتہائی ''قرینے'' سے۔ پاکستان دشمنی دیکھئے:

☆ ''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقاء کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے' اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
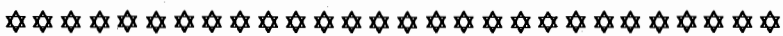
خطرناک ہے۔ لہذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کاروائی کرنی چاہئے۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ہے' جس کی ہندو آبادی پاکستان کے مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہئے۔ یوں ہمیں پاکستان پر کاری ضرب لگا کر اپنے خفیہ منصوبوں کی تکمیل کرنا ہے تاکہ صیہونیت اور یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں۔'' ☆ (تقریر اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان' بحوالہ ''جیوش کرانیکل'' 9 اگست 1967)

☆ ''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو اٹوٹ بناتا ہے۔ یہی محبت' وسعت طلب عالمی صیہونی تحریک اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید ترین خطرہ ہے۔ لہذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت' ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دیں۔'' ☆ (امریکی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرٹز کی رپورٹ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
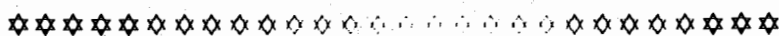
سعودیہ اور کویت میں قدم جما لینے کے لئے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بے بس کرنا ضرورت تھا اور یہ بے بسی مکمل صرف اس صورت میں ممکن تھی کہ اس کے شمال میں اسلامی ریاست افغانستان کو بے بس کر دیا جائے اور وہاں لا دینی حکومت قائم ہو جو امریکہ اور بھارت یا باالفاظ دیگر یہود کے اشارۂ ابرو پر کام کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سینڈوچ بنا رہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مشکل لمحات کے دوست چین کو پاکستان سے بدظن کر کے پیچھے ہٹا کر پاکستان کو تنہا کر دیا جائے۔

یہ بہت بڑا کام تھا اور اس کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی بڑا کام کیا جائے جو امریکی وقار کی علامت سمجھا جاتا ہو یوں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون جو امریکی عظمت اور عالمی غنڈہ گردی کی علامت ہے' پر' کاری ضرب لگا کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا رخ پاکستان اور افغانستان کی طرف پھیرنا ضروری سمجھا گیا۔

> ☆ ''ہماری شناخت ''قوت اور اعتماد بناؤ'' میں ہے۔ سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے سیاستدانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت اور صلاحیت کے پردہ میں چھپا کر استعمال کیا گیا ہو۔ تشدد راہنما اصول ہونا چاہئے اور ان حکمرانوں کے لئے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ نہ دینا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے یہ مکر میں لپٹا ہوا ''اعتماد بناؤ'' کا اصول ہے۔ یہ برائی ہی ہمیں ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔'' ☆
>
> **(Protocols 1:23)**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المناک ''تشدد'' کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر مذکورہ اقتباس پڑھیئے بلکہ ان الفاظ پر ذرا رکیئے ''.... ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے'' اور سوچیئے کہ ٹریڈ سنٹر کی تباہی والی برائی گریٹر اسرائیل کی منزل تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ تک رسائی کے لئے ان کا موثر ہتھیار میڈیا ہے۔

اب آیئے اقتباس میں ''قوت اور اعتماد بناؤ'' پر توجہ دیں۔ امریکہ میں یہود کی قوت اور یہود پر اعتماد کس کی نظر سے اوجھل ہے۔ امریکہ کے آج تک 17 صدور یہود کی خفیہ تنظیم فری میسنز کے باضابطہ رکن رہے۔ آج صدارتی الیکشن یہود کی مدد کے بغیر جیتنا ناممکن، کوئی بش کی طرح جیت لے تو صدر رہنا مشکل۔ بش جن حالات سے دوچار ہے ہر کسی کے سامنے ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون کے المیے سے ''خیر'' نکالنے کا کام میڈیا کے ذمہ تھا جو اس نے بڑی خوبی سے نبھایا کہ امریکی حکومت کی طرح مغربی میڈیا بھی یہود کا زرخرید غلام ہے۔ ادھر اغوا شدہ جہاز ''قوت اور اعتماد بناؤ'' کے فارمولے پر عمل کرتے' امریکی ایجنسیوں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتے' پنٹاگون اور ٹریڈ سنٹر ٹاور سے ٹکرائے' ادھر میڈیا نے اس کا رشتہ اسامہ اور طالبان سے جوڑنا شروع کر دیا۔ یوں گوبلز کی اولاد غصے میں پاگل بش اور اس کی حکومت کو اتنا آگے دھکیلنے میں کامیاب ہوگئی کہ بش آخری صلیبی جنگ لڑنے نکل کھڑے ہوئے۔ پریس (میڈیا) کے ضمن میں یہود کا نقطہ نظر ملاحظہ فرمایئے:

☆ ''...... چند مستثنیات کو چھوڑ کر پہلے ہی عالمی سطح پر پریس

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

ہمارے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔" ☆ (Protocols 7:5)

☆ "...... پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ہماری ناگزیر ترجیحات کو موثر انداز میں پھیلائے' عوامی شکایات کو اجاگر کر کے عوام میں بے چینی پھیلائے ......" ☆ (Protocls 2:5)

ان اقتباسات کی روشنی میں آپ 11 ستمبر اور اس کے بعد سے آج تک امریکہ کے اندر اور باہر پریس کا کردار دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ میڈیا کس طرح یہود کی "ناگزیر ترجیحات" کی تکمیل کے لئے موثر کردار ادا کر رہا ہے۔ معمولی غور و فکر سے یہ اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ پاکستانی میڈیا بھی یہود کے عالمی میڈیا کی سُر سے سُر ملا کر حق نمک ادا کر رہا ہے۔ (الا ماشاء اللہ)

مذکورہ تفصیل سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے یہود کی منصوبہ بندی ایک تدریج کے ساتھ بڑے موثر انداز میں آگے بڑھ رہی ہے کہ روس کے سپر پاور ہونے کے خناس کو افغانستان میں پھنسا کر رسوا کیا۔ اب دنیا میں امریکہ سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے۔ اسے بڑے سلیقے سے افغانستان لا کر عسکری اور معاشی میدان میں بانجھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ اندرونی طور پر اسے کمزور کر کے عالمی اقتدار کے راستے کا یہ روڑہ ہٹا دیا جائے۔ برطانیہ ہو یا فرانس اور یورپ کے دیگر ممالک پہلے ہی یہود کے باجگزار ہیں۔

امریکہ' روس اور دیگر یورپی ممالک کے بعد لے دے کے اسلام یہود کے مدمقابل رہ جاتا ہے۔ اسلامی بلاک کو امریکہ اور یورپی بلاک کے ذریعے نیست و نابود کر

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دیا جائے تو یہود کے لئے میدان خالی ہوگا۔ اسلامی بلاک میں صرف پاکستان ہے جو ایٹمی قوت بھی ہے۔ لہذا اس کو دوست بن کر ڈالروں کا زہر پلا کر ختم کیا جائے۔ دوستی کی انتہا یہ کہ (روزنامہ نوائے وقت' 17 اکتوبر کی اشاعت) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کرتا دھرتا امریکی مہمانوں کو اپنے ایٹمی مقامات تک لے گئے' بقول اخبار انہیں ایٹمی اسلحہ کا سٹور بھی دکھایا جس پر وفد نے سٹوریج کے لئے تجاویز دینے کا وعدہ کیا کہ موجودہ سیکیورٹی نظام ان کے نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

خالق اپنی مخلوق کی خوبیوں خامیوں سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی مخلوق کو حکم دے' نصیحت کرے کہ فلاں سے دوستی کرو اور فلاں سے بچتے رہو' فلاں دوست ہے اور فلاں دشمن ہے تو حقیقی نصیحت یہی ہے۔ مسلمان کے خالق نے اپنی کتاب میں بار بار تاکید فرمائی کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ مگر ہم ہیں کہ بش کو عقل کل سمجھ کر اس کی دوستی پر نازاں ہیں' اور اس بے یقین کی بات پر یقین کر کے اپنی فضا' اپنے اڈے اس کے سپرد کر دیئے۔ جو دس روز کا کہہ کر خیمے میں اونٹ کی طرح داخل ہوا اور اب 10 سالہ قیام کی ''نوید مسرت'' سنا رہا ہے۔

افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن نے گذرے کل افغانستان کے خلاف' پاکستان کے تحفظ کی جنگ لڑی تھی کہ بھارت کا یار اور پاکستان کا' (امریکی U-2 جاسوس پروازوں کے سبب) دشمن روس افغانستان کے راستے بلوچستان کو تاراج کرتا خلیج کے گرم پانیوں میں ڈیرہ ڈالنے پر مصر تھا تاکہ روس بھارت کے درمیان پاکستان کا وجود ہر لحہ خطرہ میں رہے۔ پاکستان لحہ لحہ روس اور بھارت سے آزادی کی بھیک مانگتا پھرے۔ ہماری بدنصیبی کہ ہم نے افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن کی قربانیوں کو فراموش ہی نہیں کیا نمک

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حرامی پر اتر آئے۔

گذرے کل کی طرح آج پھر وہی افغان اور وہی اسامہ بن لادن کفر کے دوسرے روپ' عالمی دہشت گرد کے خلاف بے یارو مددگار' بے سازوسامان' محض اپنے رب کی رحمت کے سہارے سینہ سپر ہیں۔ جس دہشت گرد کی ایک ٹیلی فون کال پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تین جنگیں لڑنے کے دعویدار فوجی صدر کا پِتہ پانی ہو گیا اس کے مقابل اللہ کے سپاہی ملا محمد عمر مجاہد اور اسامہ بن لادن ڈٹ گئے۔ فرق صرف ایک سجدہ کا ہے جو شاید صدر مشرف بھی کرتے ہوں گے۔ ملا محمد عمر' طالبان اور اسامہ بھی کرتے ہیں۔ یہ سجدہ بقول شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ ''ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات دلاتا ہے''

کاش ملا محمد عمر' اسامہ بن لادن اور طالبان کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت نے بھی ویسا ہی ایک سجدہ کر لیا ہوتا اور مسلمہ عالمی دہشت گرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے کہ مسلمان جسد واحد ہیں۔ افغانستان کی طرف اٹھنے والی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ میدانِ حرب میں آمنے سامنے تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کافر دشمن نے حضرت علیؓ کے مقابلے میں مدد و تعاون کی پیشکش کی تو حضرت امیر معاویہؓ کا جواب تھا کہ ہمارا معاملہ دو بھائیوں کا ہے۔ اگر تم نے ایسی جرأت کی تو علیؓ کی طرف سے تمہارے خلاف لڑنے والا پہلا شخص معاویہؓ ہوگا۔ آج یہ بات مشرف صاحب کے کہنے کی تھی' شمالی اتحاد کے کہنے کی تھی' ایران و عرب کے کہنے کی تھی مگر

بت صنم خانے میں کہتے ہیں مسلمان گئے

☆☆

ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزل دہر سے اونٹوں کے حدی خوان گئے
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

افغانستان کو برباد کر کے اپنی پسند کی حکومت بنوانے والے اور ان کے دوسرے ہمنوا حکمران بصیرت سے عاری یہ بھول گئے کہ یہود و نصاریٰ کا ٹارگٹ اسلام اور مسلمان ہیں جنہیں وہ عقلمند جاٹ کی طرح الگ الگ تسلی دے کر ماریں گے۔ کہتے ہیں تین آدمیوں نے جاٹ کے کھیت سے گنے توڑے تو جاٹ نے پکڑ لیا مگر وہ اکیلا تھا اور تینوں پر حاوی نہ ہو سکتا تھا لہذا عقلمندی سے اس نے ان سے تعارف پوچھا تو ایک نے کہا سید ہوں' دوسرے نے کہا زمیندار ہوں' تیسرے نے کچھ اور کہا۔ تو جاٹ کہنے لگا کہ خیر سید تو ہمارے سردار ہیں' زمیندار میرا بھائی ہے مگر یہ تیسرا تو مجرم ہے لہذا اس کی خوب دھنائی کی' سید اور زمیندار خاموشی سے دیکھتے رہے۔ اسے ادھ موا کر کے دونوں طرف مخاطب ہوا کہ شاہ جی آپ تو سید بادشاہ ہیں مگر اس نے نقصان کیوں کیا؟ پھر اس پر پل پڑا اور پہلے مجرم جیسا حشر کر کے شاہ صاحب کو آ لیا اور دھنائی کر دی۔

یہود و نصاریٰ مسلم حکمرانوں سے زیادہ چالاک' عیار و مکار اور جاٹ سے زیادہ عقلمند ہیں۔ جسے آج وہ عالمی دہشت گردی کہہ کر ان سے معاونت لے رہے ہیں' وہ اسلام کا فلسفہ جہاد ہے جسے مٹانے کا عزم لے کر بش امریکہ سے نکلا ہے۔ بش کا ٹارگٹ اسامہ یا ملا محمد عمر نہیں ہے۔ اس کا ہدف اسلام' مسلمان اور مسلمان کا جہاد ہے جس پر کاری ضرب لگا کر وہ گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے اور کس قدر بدنصیبی کی بات ہے کہ اس "نیک مقصد" میں مسلمان کہلوانے والے حکمران اس کے معاون و مددگار ہیں۔

☆☆

بمشیت اللہ تعالیٰ افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن سرخرو ہوں گے' فتح و نصرت ان کا مقدر ہوگی کہ ان کی سپر پاور جبار و قہار و عزیز بھی ہے سریع الحساب بھی ہے اور ان کے ہتھیار' کلمہ طیبہ کے مقابلے میں' آج تک کسی فیکٹری میں بہتر ہتھیار نہیں بنا۔ دنیا میں ان کا انعام سکینت ہے جو کسی مسلمان حکمران کا مقدر نہیں اور محشر میں دیدار باری تعالیٰ انہیں نصیب ہوگا۔ دنیا میں کفر کے ساتھی محشر میں بھی ان کے ساتھ ہوں گے' اگر توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

☆......☆......☆

یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے' یورپ سے نہیں ہے!

☆......☆......☆

نوائے وقت لاہور (10) 5 نومبر 2001ء

امریکی پروفیسر نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملک قرار دیدیا

واشنگٹن (ریڈیو مانیٹرنگ) امریکی پروفیسر نے امریکہ کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیدیا۔ بوسٹن سے تعلق رکھنے والے لسانیات کے پروفیسر نوم چومسکی نے سی این این نیوز کی ویمن کے خصوصی انٹرویو میں کہا کہ

صفحہ 9 بقیہ نمبر 48

امریکہ دنیا کا سرفہرست دہشت گرد ملک ہے اور دنیا کو [illegible] ملک سے یہی توقع ہو سکتی ہے۔ [illegible] نامور پروفیسر چومسکی کو دنیا کا [illegible] دے چکا ہے۔ جو سی این این پر کبھی نظر [illegible] وی کے مطابق پروفیسر چومسکی امریکی پالیسی [illegible] برسوں میں بہت سے [illegible] نے بلیک [illegible] کر رکھا ہے۔ [illegible] آجکل [illegible] بھارت کا دورہ کر رہے ہیں [illegible] افغانستان کیخلاف جنگ پر لیکچر دیں گے۔
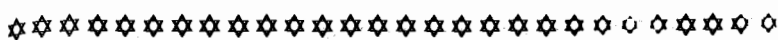
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(19-10-2001)

اسلام اور مسلمان بہت اچھے ہیں، مگر!

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ''مربی و محسن'' بش بار بار اس ''حقیقت'' کو دہرا رہے ہیں کہ اسلام اچھا مذہب ہے اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والے مسلمان بھی بہت اچھے ہیں اسی لئے ہماری ان دونوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہماری ازلی اور ابدی دشمنی صرف اور صرف دہشت گردوں یا ان کے سرپرستوں سے ہے۔

سینہ دھرتی پر بسنے والے مسلمان حکمران، بش کے اس فرمان پر فوراً ایمان لے آئے اور اس کی قیادت میں دہشت گردوں کے شکار میں معاون و مددگار بننے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کی خاطر دوڑ لگ گئی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان نے اپنی زمین، اپنی فضا اور جاسوسی کی خدمات پیش کر دیں تو متحدہ عرب امارات نے ''دہشت گردوں'' سے سفارتی تعلقات توڑ لئے۔ کسی نے صرف اڈے دیئے اور کوئی پریشان ہے کہ ہم امریکہ کی خدمت میں پیچھے رہ گئے۔

یہ دہشت گرد کون ہے؟ یہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کون ہیں؟؟ آپ نے بھی سوچا ہوگا اور میں نے بھی سوچا ہے۔ امریکی حکومت کی طرف سے جاری کردہ دہشت گردوں کی فہرست میں جتنے نام ہیں ماسوائے 6 افراد کے، ان کے نام مسلمانوں جیسے ہیں۔ وہ مسلم ممالک کے رہنے والے ہیں اور دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں فی الحال

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اکلوتا نام ہے امارتِ اسلامی افغانستان کا۔ فہرست کے مطابق یہ مسلمانوں سے ''ملتے جلتے'' لوگ ہیں۔

دہشت گردوں میں سرفہرست اسامہ بن لادن ہے تو پناہ دینے والے طالبان اور امریکی برطانوی لغت میں یہ دونوں ہی مسلمان نہیں ہیں اور ہر مسلمان ملک کے حکمران نے اس امریکی فتویٰ کو مان لیا ہے کہ امریکہ ان کا مربی و محسن ہے۔ ڈالروں کی بارش بھی برساتا ہے اور سرخ آنکھ بھی ''محبت و شفقت سے'' دکھاتا ہے۔

طالبان کے طرز زندگی سے اختلاف ممکن ہے مگر بلا خوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کا جو شعور' اسلام پر عمل کے لئے جذبہ و تڑپ کا جو معیار' ان کے پاس ہے' آج کسی دوسرے کا مقدر نہیں ہے۔ آج جب سارے مسلمان حکمران امریکہ کے سپر پاور ہونے پر ایمان لا چکے ہیں یہ صرف طالبان ہیں جن کی سپر پاور اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ آج جب سارے مسلمان امریکی ہتھیاروں سے خائف' اس کی ہاں میں ہاں ملانے پر خود کو مجبور پاتے ہیں یہ صرف طالبان ہیں جن کو کلمہ طیبہ کے ہتھیار پر یقین ہے اور قلب مطمئن ہے' چہرے پر سکینت ہے۔ (عالمی پریس آج دورانِ جنگ اس طمانیت کی تصدیق کر رہا ہے)

مسلمان حکمران اسلامی شعور و ادراک سے اس قدر عاری ہوں گے کہ جہاد کو دہشت گردی اور اسلامی روایات کو دہشت گردی کی سرپرستی کا نام دینے والوں کے سامنے سچ نہ کہہ سکیں' کبھی تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اسامہ بن لادن اسلام کا مجاہد ہے' ملا محمد عمر اسلام کا پشتیبان ہے' دونوں اسلاف کے طرزِ زندگی کے نمونے ہیں' دونوں انسان ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

فرشتہ نہیں مگر آج کون ہے جو ان سے اچھے اسلام کا دعویٰ کر سکے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران اس بات پر ملا عمر سے نالاں ہیں کہ انہوں نے امریکی خوشنودی کے لئے اسامہ کو امریکہ کے سپرد کرنے کو کہا تو ملا عمر مجاہد نے اسے اسلامی حمیت و غیرت کے منافی کہہ کر ٹھکرا دیا۔ بات تو بڑی سادگی سے سمجھ آ سکتی ہے اگر کوئی سمجھنا چاہے۔ مثلاً اگر خود پرویز مشرف صاحب' شوکت عزیز یا عبدالستار وغیرہ طالبان کی پناہ میں ہوں' ملا عمر کے مہمان ہوں اور ان کا دشمن امریکی بش کی طرح یہی مطالبہ کرے کہ مشرف زندہ یا مردہ درکار ہے' میرے حوالے کر دو تو کیا بلاثبوت بلکہ ثبوت ہو بھی تو کیا مشرف صاحب کو دشمن کے حوالے کر دینا چاہئے؟ کہ وہ اس کی بوٹیاں نوچ ڈالے' ہڈیاں چچوڑے۔

مسلمان حکمرانوں کو اگر آج اسامہ اور طالبان مسلمان نظر نہیں آتے تو وہ وقت دور نہیں جب امریکہ افغانستان سے فارغ ہو کر یہی الفاظ دہراتا کہ ''اسلام اور مسلمان تو بہت اچھے ہیں۔ میں تو دہشت گردوں کا دشمن ہوں'' پاکستان پر پل پڑے گا' پھر عرب ریاستوں کی باری آئے گی اور یوں امریکہ کو صلیبی بنا کر یہود اپنے گریٹر اسرائیل کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا دیکھیں گے۔ اس وقت بے بصیرت مسلمان حکمرانوں کے لئے پچھتاوے کی مہلت بھی نہ ہوگی۔

☆......☆......☆

حیاتِ تازہ لائی اپنے ساتھ لذتیں کیا کیا
رقابت' خود فروشی' ناشکیبائی' ہوسناکی

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆......☆......☆

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے
کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصرِ نو رات ہے دھندلا سا ستارہ تو ہے

امریکہ نے رمضان میں بمباری روکنے سے انکار کر دیا
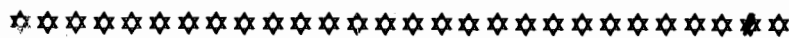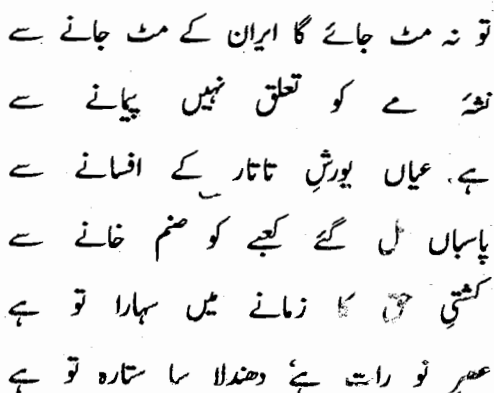
[illegible] اور ہدف حاصل ہونے تک جاری رہیں گے

پاکستان کے تعاون کی قدر کرتے ہیں۔ شہری آبادی کو نشانہ نہیں بنا رہے۔ رمزفیلڈ

[illegible] سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر/ایجنسیاں) امریکہ نے صدر جنرل پرویز مشرف کا یہ مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ امریکہ رمضان المبارک میں افغانستان پر بمباری بند کر دے، جنرل مشرف کے ساتھ دو گھنٹے طویل ملاقات کے بعد وزیر خارجہ عبدالستار کے ساتھ پریس کانفرنس (نوائے وقت صفحہ 7 بقیہ نمبر 33 6 نومبر 2001ء)

نوائے وقت: 20 مارچ 2002ء

دل کی بات زباں پر آ ہی گئی!

امریکہ کی سیاسی پالیسی کے ترجمان [illegible] نیشنل ریویو کے ایک مضمون [illegible] امریکی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر [illegible] پر ایٹمی حملہ کیا جائے تو یہ مسلمانوں کے لئے ایک قوی اشارہ ہوگا۔ ایٹمی حملوں کا اولین نشانہ بغداد اور تہران کو بنایا جائے۔ [illegible] فطری طور پر سرکش اور انتہا پسند ہے۔ مکہ مکرمہ پر حملے سے مسلمانوں کو امریکہ مخالف خیالات ذہن سے نکال لینے کا اشارہ ملے گا [illegible]

نوائے وقت لاہور (4) 5/نومبر 2001

ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری جنگ اسلام کے خلاف نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
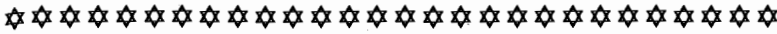
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(22-10-2001)

ربِ ذوالجلال

رب ذوالجلال! اپنی تخلیق کے ناتے تیری ذات اس کائنات کے اندر ہر کھلی اور چھپی چیز سے واقف ہے۔ فضاؤں میں تیرتے ذرات ہوں یا مختلف کروں بشمول کرۂ ارض' جس پر ہم بستے ہیں' کی تہوں میں دفن' ہر شے تیرے علم میں ہے۔

علیم وخبیر وبصیر رب! تیری ذات اپنی مخلوق کے ظاہری اعمال و افعال ہی سے باخبر نہیں ہے۔ تو دل کی اتھاہ گہرائی میں موجود نیت اور ارادے سے بھی باخبر ہے۔ یہ صرف تیرا ہی حق ہے کہ تو خالق ہے' جسم و جان اور داعیات کا مالک ہے۔

سمیع وبصیر رب! موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کو فرعون کے مقابلے میں روانہ کرتے وقت تو نے فرمایا تھا کہ بے خوف وخطر جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں' میں سنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی ہوں۔ آج تیرا اسامہ' تیرا ملا عمر اور طالبان' ایک نہیں' سینہ دھرتی پر تمام فرعونوں کے سامنے ہیں' تو دیکھ اور سن رہا ہے اور بالیقین تو ان کے ساتھ بھی ہے۔

رب ذوالجلال! یعلم ما فی الصدور تیری ذات کو زیبا ہے۔ تو باخبر ہے کہ تیرا اسامہ' تیرا ملا عمر اور تیرے طالبان جس ''گناہ'' کی شامت میں مبتلا ہیں وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ تجھے ہی سپر پاور مانتے ہیں' تیرے کلمہ پر' بہترین ہتھیار ہونے کے ناتے' ایمان رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
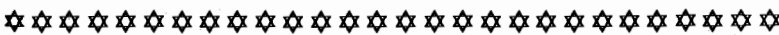
قادرِ مطلق رب! جس طرح مدینہ کی چھوٹی سی بستی کے بے سروسامان اور پیٹ پر پتھر باندھنے والوں پر خطہ عرب کے کفار و مشرکین منافقین کی ملی بھگت سے چڑھ دوڑے تھے' آج کرہ ارض کے سبھی کفار و مشرک منافق حکمرانوں کی ملی بھگت سے بے سروسامان طالبان پر چڑھ آئے ہیں۔

خالق و مالک رب! تیرے علم میں ہے کہ مسلمان کہلوانے والے حکمران اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر کفر کی اٹھی آندھی کے سامنے کمزور درخت کی طرح جھک چکے ہیں۔ ظالم و جابر کفر کی خوشنودی کی خاطر اپنے عوام کی حمیت و غیرت و حریت کو دبانے کے لئے جبر کا ڈنڈا چلا رہے ہیں۔ تو عوام کی حمیت و غیرت و حریت فکر کی لاج رکھ لے۔

جبار و قہار رب! افغانستان کے بے بس' بے سہارا اور بے سروسامان فاقوں کے مارے طالبان اپنی سپر پاور کی مدد و استعانت کے لئے' سپر پاور سے اپنے تعلق کا ثبوت عملاً پیش کر چکے ہیں کہ دھرتی کی مغرور سپر پاور کے سامنے جھکنے سے انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ ان کی نصرت فرما اور سپر پاور کہلوانے والوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا دے۔

سریع الحساب رب! اس مشکل گھڑی میں' دوسرے میدان کربلا میں' آج تیرے یہ مٹھی بھر نام لیوا مٹ گئے تو کفر کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ آخری صلیبی جنگ میں ہم نے اسلام سے بدلہ لے لیا۔ سینۂ دھرتی پر تیرے اسلام کے عملی نفاذ کی منزل بہت دور ہو جائے گی۔ تو ظالم کا ہاتھ توڑنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ توڑ دے۔ اسے نشان عبرت بنا دے۔

علیم و خبیر رب! تو جانتا ہے کہ یہ اقتدار بچانے کی جنگ نہیں ہے۔ یہ کفر اور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام کی جنگ ہے۔ یہ للہ الملک اور للہ الامر کی جنگ ہے۔ تو نے ہمیشہ ایسی خالص اور صاف ستھری جنگ میں اپنے نام کی سربلندی کے لئے لڑنے والوں کی نصرت فرمائی ہے۔ یہی نصرت آج درکار ہے۔

میرے جبار و قہار اور سریع الحساب رب! میں دل کی اتھاہ گہرائی سے تیری بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ تو جو اپنے دین کی غیرت میں عاد و ثمود کو' فرعون و ابرہہ کو' آنے والوں کے لئے نمونہ عبرت بنا چکا ہے' آج اپنی قدرت کاملہ سے امریکہ' اس کے حواریوں اور مسلمان معاونین کو بھی ایسی تباہی سے دوچار فرما کہ یہ کرہ ارض پر نشان عبرت ہوں۔ یہ تیری ذات تھی جس نے غزوہ احزاب میں آندھی سے کفار و مشرکین کا شیرازہ بکھیر کر' ہمیشہ کے لئے ان کی قوت توڑ کر حوصلے پست کر کے اسلام کی سربلندی کی راہیں کھول دی تھیں۔ میرے رب آج پھر وہی دہرانے سے تیرا دین سربلند ہوسکتا ہے اور اسی کے لئے تیرا یہ عاجز بندہ تمام تر کمزوریوں کے باوجود اپنی فریاد کی قبولیت کے لئے پر یقین ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

☆......☆......☆

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا
غافلوں کے لئے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے' یہ سامان ہے دل آزاری کا
امتحاں ہے تیرے ایثار کا خوداری کا
کیوں ہراساں ہے صہیلِ فرسِ اعدا سے
نورِ حق بجھ نہ سکے گا نفسِ اعدا سے

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(01-11-2001)

دیدہ' نادیدہ عالمی دہشت گرد کون ہیں' کہاں ہیں؟

سینہ دھرتی پر چہار سو ایک ہی غلغلہ ہے اور وہ ہے عالمی سطح پر دہشت گردی کا۔ مسئلہ کی گھمبیرتا کے پیش نظر دوست دشمن یکجا ہو چکے ہیں نہ امریکہ کو روس دشمن نظر آتا ہے اور نہ روس کو افغانستان میں شہ مات دینے والا امریکہ دشمن محسوس ہوتا ہے اور لطف کی بات یہ کہ حاملین قرآن کو بھی یہود و نصاریٰ کے اتحاد میں شرکت سے اپنی بقاء کی ضمانت ملتی ہے۔ کل کے ''الکفر ملتہ واحدہ'' سے قدم بڑھا کر اب ''الکافر والمسلم ملتہ واحد'' بن کر عالمی امن کی ضمانت پر ایمان لایا جا رہا ہے۔

دہشت گردی کی تعریف بھی' یہ عالمی اتحاد جب چاہتا ہے بدل لیتا ہے، کہ انگریزی' عربی ڈکشنری بنانے والے بھی اس میں شامل ہیں۔ امریکہ' جاپان پر ایٹم بم گرا کر نسلیں تباہ کر دے' دو شہروں کو کھنڈر بنا دے' ویتنام کی اینٹ سے اینٹ بجا دے' پانامہ پر حملہ کر کے صدر کو گرفتار کر لے' ایران پر شب خون مارے' عراق کو دس بارہ سال تک مسلسل روندتا رہے' افغانستان پر خود ساختہ بہانے کی بنیاد پر ایک ماہ تک لگاتار آگ برساتا رہے اور غیر معینہ مدت تک برسائے رکھنے کا عندیہ دے تو بھی یہ دہشت گردی نہیں ہے۔ امریکہ کا چہیتا یا درست الفاظ میں حقیقی آقا گذشتہ 54' 55 سال سے ارض فلسطین میں حقیقی وارثوں کا خون بہائے' یو این او اور اس کی سلامتی کونسل کا منہ چڑائے تو یہ خودسر

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
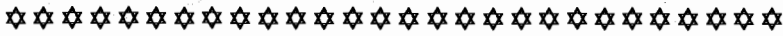
بھی قطعاً دہشت گرد نہیں ہے بلکہ امریکہ برطانیہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

روس افغانستان میں دس پندرہ سال خون کی ہولی کھیلے اور لاکھوں کا قتل ہو یا چیچنیا پر بلاجواز چڑھائی کر کے شہروں کو کھنڈرات میں بدل دے' گروزنی کی گلیاں خون آلود ہو کر گواہی دیں تو بھی روس دہشت گرد نہیں ہے اور ادھر روس کا چہیتا بھارت 1948ء سے آج تک آزادی کی کشمیر میں تحریک کو اور آسام میں میزو قبائل کو کچلنے کا ہر بدترین حربہ استعمال کرے تو وہ بھی دہشت گرد نہیں ہے۔ مشرقی پاکستان اور سری لنکا میں اپنے آدمی اور اسلحہ بھیج کر آزاد حکومتوں میں بغاوت پیدا کرے تو بھی وہ دہشت گردی کے طعنے سے محفوظ ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ دہشت گردی کی تعریف کا تعین کرنے والے ان کے اپنے ہیں۔

دہشت گردی کی جدید تعریف کے مطابق پنجہ استبداد میں دبے مظلوم اگر آزادی کے لئے جدوجہد کریں تو وہ دنیا کے دہشت گرد اور اگر مذکورہ طرز کے عالمی سطح کے ''معصومین'' امریکہ و روس یا اسرائیل پر دہشت گردی کا ''الزام'' لگائیں تو سب سے بڑے دہشت گرد اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ یہ ہے تصویر آج کے دور میں دہشت گردوں کی۔ اس پس منظر اور پیش منظر میں کرہ ارض پر مسلمان حریت پسند ناقابل معافی دہشت گرد ہیں تو امریکہ و یورپ اور روس' مسلمان حکمرانوں کی ہمنوائی کے ساتھ' دہشت گردوں کا قلع قمع کرنے والے انسانیت کے سکھ اور سکون کے ''ضامن'' ہیں' محسن ہیں۔

ان تمہیدی جملوں کے بعد ہم اپنے اصل موضوع پر بات کرتے ہیں۔ دیدہ دہشت گرد اور دہشت گردی تو ہر کسی کو نظر آ جاتی ہے مگر نادیدہ دہشت گردی اور دہشت

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

گردی کو دیکھنا ہر کسی کے بس میں نہیں ہے اور اصلی لغت میں دہشت گردی اسی کا نام ہے۔ ہم آپ کو انہی نادیدہ دہشت گردوں کا چہرہ دکھانا چاہتے ہیں' جو دیدہ دہشت گردوں اور دہشت گردی کو جنم دیتے ہیں۔ ان کا حقیقی چہرہ پہچان لیں تو آج کی گلوبل گیم سمجھنا سہل ہو جاتا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ فرعونِ مصر کے خلاف' اہرام کی تعمیر کے وقت پہلی ہڑتال اور بغاوت کروانے والے بنی اسرائیل کے معمار تھے جو ''آزاد معمار'' (Free massons) کہلواتے تھے۔ انہوں نے مزدوروں کو ہڑتال پر اکسایا کہ جب تک روٹی کے ساتھ پیاز نہ ملے گا کام نہیں کریں گے (پیاز صحرائی لُو سے تحفظ دیتا ہے)۔ یہ شر کا پہلا بیج تھا جو فری میسن نے کاشت کیا تھا۔

بنی اسرائیل (یہود) کی تسلسل کے ساتھ ریشہ دوانیوں پر قرآن میں مفصل چارج شیٹ کا اگر ہم یہاں ذکر کریں گے تو نہ صرف فنڈا مینٹلسٹ کہلوائیں گے بلکہ ممکن ہے ہمیں بھی طالبان کے ساتھ دہشت گرد قرار دے کر اسی لائن میں کھڑا کر دیا جائے۔ ہم آپ کے سامنے یہود کے اپنے دعوے رکھتے ہیں۔ یہ آپ کا کام ہے کہ آپ ان دعووں کی روشنی میں انہیں سچا سمجھتے ہیں یا جھوٹا۔ وہ اپنے آپ کو بہرحال سچا سمجھتے ہیں اور تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یہ دعوے کبھی کھوکھلے نہ تھے۔

☆ ''وہ کون ہے اور کیا ہے جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟
بالیقین یہی ہماری حقیقی قوت ہے۔ صیہونیت کے کارندے ہمارے
لئے پردہ کا کام دیتے ہیں جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

کرتے ہیں۔ منصوبہ عمل ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں۔" ☆

(Protocols 4:2)

☆ "جہاں تک ممکن ہو ہمیں غیر یہود کو (نصاریٰ ہنود ہوں یا مسلمان) ایسی جنگوں میں الجھانا ہے جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب نہ ہو بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں معاشی تباہی سے دوچار ہو کر بدحال ہوں اور پھر پہلے سے تاک میں لگے ہمارے مالیاتی ادارے امداد فراہم کریں جس امداد کے ذریعے بے شمار نگران آنکھیں (یہود کے جاسوس) ان پر مسلط ہو کر ہماری ناگزیر ضروریات کی تکمیل کریں گی خواہ ان کے اپنے اقدامات کچھ بھی کیوں نہ ہوں......" ☆ (Protocols 2:1)

☆ "بین الاقوامی صیہونی کھیل کے عام یہودی مہرے بھی حقیقتِ حال سے بےخبر رہتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ W.R.M. (عالمی صیہونی قوت) پس پردہ رہ کر کس طرح صیہونی سیاسی مقاصد کی تکمیل کرتی ہے۔" ☆

(Pawns in the Game, Willam Guy Carr, page-82)

مذکورہ اقتباسات کو ایک بار پھر توجہ سے پڑھیئے اور مندرجہ ذیل حقائق پر غور کیجئے:

☆ روسی انقلاب کی منصوبہ بندی یہود کی اعلیٰ قیادت نے کی۔ (Pawns in

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
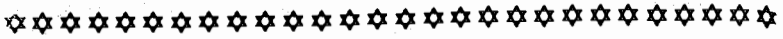
(the game - 81

☆ پہلی جنگ عظیم کے حقیقی خالق یہود تھے۔ (برطانیہ یہود کے زیر اثر تھا تو امریکی صدور' ولیم ایچ ٹافٹ 1909 اور وارن جی ہارڈنگ 1921ء دونوں ریپلکن اور یہودی فری میسن کے باضابطہ ارکان تھے۔ (فری میسنری' صفحہ 316)

☆ دوسری جنگ عظیم کی منصوبہ بندی یہود نے کی اور جنگ کے فریقین' ان کی فتح و شکست اور بعد ازاں اپنے مقاصد کی تکمیل کی جزیات تک طے کی گئیں۔ مثلاً یہ کہ فلاں فلاں کو جنگ میں دھکیل کر شکست ... ائی جائے گی' یو این او اور اس کے ذیلی ادارے بنائے جائیں گے' برطانوی سرپرستی میں اسرائیلی پودہ کاشت کیا جائے گا)

☆ جاپان پر امریکہ ایٹم بم گرا کر جاپانی معیشت کی کمر توڑے گا۔ (1945ء میں امریکی صدر ٹرومین بھی فری میسن تھا)

یہود کی پسِ پردہ ریشہ دوانیوں اور دہشت گردی سے کبھی کوئی خوش نہیں رہا اور ہر باشعور نے ان سے بچنے کی کوشش کی ہے مگر انتہائی زیرک یا اپنے آپ کو چالاک اور عیار سمجھنے والے بھی اکثر ان کے پھندے سے نکلنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

☆ "1912ء میں عالمی انقلابی راہنما اور فری میسنز کے چوٹی کے عہدیدار سوئٹزر لینڈ میں مل بیٹھے۔ انہوں نے بالاتفاق آرچ ڈیوک فرانسس فرڈینینڈ کے قتل کا منصوبہ بنایا تاکہ جنگ عظیم اول کے لئے راہ ہموار کی جا سکے۔ قتل کی حتمی تاریخ طے نہ کی گئی کہ سنگدل منصوبہ ساز وقت آنے پر اسے عملی جامہ پہنانا چاہتے تھے تاکہ سیاسی سطح پر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
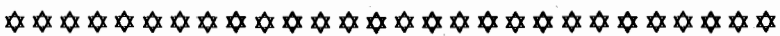
انتہائی ردعمل سامنے آئے۔

15 ستمبر 1912 کے "Revue internationale des societes secretes" کے صفحہ 787-788 پر ایم جوئن کے یہ الفاظ چھپے کہ ''شاید وہ دن آئے گا جب آج کی بولے گئے الفاظ پر کوئی روشنی ڈالے گا جو سویٹزر لینڈ کے فری میسن کے ایک بڑے عہدیدار نے اس وقت کہے تھے جب وہ آسٹریا کے وارث تخت کے حوالے سے بات کر رہے تھے کہ آرچ ڈیوک بہت قدآور شخصیت ہیں مگر افسوس کہ انہیں رد کر دیا گیا ہے اور وہ اپنی سلطنت کی دہلیز پر جان دے دیں گے۔

پھر جون 18 '1914ء کو وہ اور ملکہ قتل ہو گئے۔'' ☆

(Pawns in the game. page 77)

☆ ''زیرک ترک حکمران سلطان عبدالحمید نے (پرنس آغا خان کی سفارش پر بھی) جب زمین کا ایک انچ بھی یہودیوں کو (ارض فلسطین میں) دینے سے انکار کر دیا تو 1905ء میں انہوں نے عالمی جنگ کا منصوبہ بنایا جو باقاعدہ شائع بھی ہوا۔'' (آخری صلیبی جنگ' صفحہ 132)

ترک خلافت کے خاتمے کے لئے ترکی کے گرد ممالک میں فری میسن لاج بڑی شدومد کے ساتھ متحرک ہوئے اور ترک فوج سے نوجوان افسران کو ان کے ذریعے اپنے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈھب پر لایا گیا اور ''ینگ ترکس'' کی بنیاد رکھ کر خلافت کے خاتمے کے لئے یہود سرگرم ہو گئے۔ جب سلطان کو معزول کیا گیا تو معزولی کا پیغام لے جانے والے وفد کا ایک رکن وہ یہودی بھی تھا جو ارض فلسطین میں یہود کی آبادکاری کے لئے زمین کی خریداری (بہ سفارش سلطان آغا خان) کے لئے جانے والے وفد میں شامل تھا' جسے سلطان عبدالحمید نے دھتکار دیا تھا۔

پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے سازشی منصوبہ سازوں کی مستقبل کے حوالے سے منصوبہ بندی پر ''کھیل کے مہرے'' سے مندرجہ ذیل طویل اقتباس روشنی ڈالنے کے لئے چشم کشا ہے:-

☆ ''اس وقت ہمارے سامنے انتہائی اہم کام سست رو امریکی عوام میں فوجی جنون کو بھڑکانا ہے۔ عالمی فوجی ٹریننگ ایکٹ کی ناکامی ہمارے منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ بنی مگر الیکشن کے بعد ہمیں یقین ہے کہ 1952ء میں کانگرس کی مدد سے فوری طور پر مناسب راہ نکل آئے گی۔

...... پانچ سال کے اندر اندر ہمارا تیسری جنگ عظیم کا پروگرام برگ و بار لے آئے گا جس کی تباہی ماضی ہر تباہی کو ڈھانپ لے گی۔ اسرائیل اس جنگ میں بہرحال غیر جانبدار رہے گا اور تباہ حال فریقین جب تھک جائیں گے تو ہم مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنے کے لئے آگے آئیں گے۔ اپنی مرکزی قیادت کو تباہ حال

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملکوں میں بھیجیں گے اور وہ وقت ہوگا جب غیر یہود کے خلاف یہود
کی جنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی (یعنی یہود کا عالمی اقتدار کا
خواب شرمندہ تعبیر ہوگا۔ ارشد) صیہونیت کے عالمی اقتدار کی منزل
پانے کے لئے چند ہزار یہود کی قربانی مہنگا سودا نہیں ہے۔" ☆

(Pawn in the game, page 108)

☆ "آپ کو قائل کرنے کی خاطر میں یہ کہوں گا کہ ہم نے اپنے
عالمی اقتدار کی منزل پانے کے لئے بطور ہتھیار گوروں کی تمام
ایجادات کا رخ کالوں کی طرف پھیر دیا ہے۔ ان کے پرنٹنگ
پریس، ان کے ریڈیو (ذرائع ابلاغ) ہمارے منصوبوں کی تکمیل میں
لگے ہوئے ہیں۔ ان کی اسلحہ ساز فیکٹریاں افریقہ و ایشیا کو انہی کے
خلاف مسلح کر رہی ہیں۔ فارمولا نمبر 4 کے تحت، واشنگٹن کے ذریعے
ہم ترقی پذیر ممالک میں اس لئے صنعتوں کی ترغیب دیتے ہیں کہ
جب ایٹمی حملوں سے برطانیہ اور امریکہ نیست و نابود ہو جائیں گے
تو افریقہ و ایشیاء کی یہی (محفوظ) فیکٹریاں ہمارے لئے بچ رہیں گی
کیونکہ امریکہ و برطانیہ ان ممالک کو کنٹرول کرنے کے قابل نہ رہیں
گے۔" ☆ (کھیل کے مہرے، صفحہ 108)

مذکورہ طرز کی منصوبہ بندی جس کردار اور رویے کی طلبگار ہے اس کا تصور بھی
کسی بھلے شخص کے لئے محال ہے مگر یہود اخلاق و کردار سے ہمیشہ عاری رہے اور اس پر
انہیں کوئی شرم یا جھجک مانع نہیں رہی بلکہ انہوں نے جابجا اس کا برملا اظہار کیا ہے۔ مثلاً

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
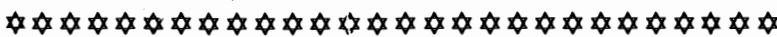
اقتدارِ اعلیٰ کے لئے یہود کی منصوبہ بندی (Protocols) میں پندرویں (15) پروٹوکول کے پیرہ 18 سے 24 تک کا عنوان ہے ''ہم سنگدل ہیں''۔ مندرجہ ذیل اقتباس سنگدلی کے اقرار پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

> ☆ ''ہم بھیڑیے ہیں۔ غیر یہود بھیڑوں کا گلہ ہیں اور ہم ان کے لئے بھیڑیے ہیں اور کیا آپ جانتے ہیں کہ اس وقت کیا ہوتا ہے جب بھیڑیے بھیڑوں کو گھیر کر ان پر حاوی ہو جاتے ہیں؟'' ☆
>
> (Protocols 11:4)

سنگدل بھیڑیے ہونے کا ثبوت اوپر ایک اقتباس بسلسلہ منصوبہ قتل آسٹروی ڈیوک سامنے آ چکا ہے۔ جنگوں کی منصوبہ بندی بھی رحمدل ذی شعور نہیں کرتے جس کا تذکرہ آپ پڑھ چکے ہیں اور عقلِ سلیم رکھنے والے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ خفیہ منصوبہ سازی میں خیر کم اور شر کے زیادہ پائے جانے کے امکانات ہوتے ہیں بلکہ شاید خفیہ منصوبوں میں ہوتی ہی شر ہے۔

سنگدل اور بھیڑیا صفت یہود کا وطیرہ ہی یہ ہے کہ اپنے مقصد کے حصول کی خاطر بڑے سے بڑا نقصان کر گذرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل 'کارنامہ' اس رویے پر روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کے ذہن میں اس لمحے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ بھی آ سکتا ہے:

> ☆ ''(دوسری جنگ عظیم کے دوران اسلحہ کی تیاری کے لئے) فیکٹری کا کام زور و شور سے جاری تھا اور معینہ وقت میں اس کو چلایا جانا تھا۔ برطانوی جنگی ساز و سامان کی تیاری کے لئے مصروف یہود

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
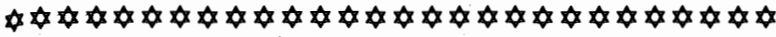
کو مبارکباد کے پھول پیش کئے جا رہے تھے۔ مگر جونہی سلور ٹاؤن
فیکٹری نے کام شروع کیا یہ چالیس جانوں کا خراج لے کر بھک
سے اڑ گئی۔ کم و بیش آٹھ سو عمارتیں اور گھر مٹی کے ڈھیر میں تبدیل
ہو گئے۔ اس فیکٹری کا نگران تاجِ برطانیہ کی طرف سے سر الفریڈ مونڈ
تھا جو بعد ازاں یہودی فلسطین میں' یہودی ایجنسی کا سربراہ بنا۔" ☆

(Pawn in the game, page 88)

مذکورہ اقتباس پڑھ کر اسے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے اور مرحوم ضیاء الحق کے C-130 میں دو امریکی ذمہ داران کی قربانی پر منطبق بھی کیا جا سکتا ہے اور صیہونیت سے کسی اور بڑی تباہی کی توقع بھی کی جا سکتی ہے۔ بش غالباً اسی لئے آج امریکی ایٹمی تنصیبات کے تحفظ کے لئے راتوں کی نیند حرام کئے ہوئے ہیں۔ خواب میں کبھی 'انتھراکس' ڈراتا ہے تو کبھی 'چیچک' کا خوف دباتا ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھیے:۔

☆ "ہمارے سامنے لوئس مارشل کا نظریہ ہے کہ "صیہونیت کے منصوبے کی تکمیل کے لئے ایک 'وقوعہ' مطلوب ہوتا ہے۔ یہ (وقوعہ) انتہائی موثر ہتھیار لٹکانے والا کھونٹا ہے۔" ☆

(Pawn in the game, page 88)

آخر میں بینجمن فرینکلن کی پیشین گوئی سے ایک اقتباس بھی ملاحظہ فرمالیجئے:۔

☆ "میں جنرل واشنگٹن کی اس رائے سے بالکل اتفاق کرتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
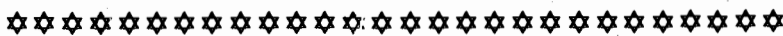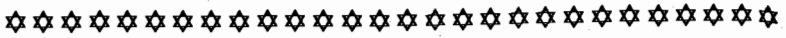
کہ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو زیر زمین سازشی سرگرمیوں میں ملوث یہود کے اثراتِ بد سے بچانا ہے جن کا دوسرا نام مہذب دھمکی یا ہیبت ہے۔ جس ملک میں بھی یہود معقول تعداد میں آباد ہو گئے ہیں وہاں انہوں نے ہمیشہ اخلاقی اقدار پر کاری ضرب لگائی ہے۔ مالیاتی وحدت کو کمزور کیا ہے' اپنے آپ کو معاشرے سے الگ تھلگ رکھا ہے اور اس میں گھلنے ملنے کے بجائے اسے حقارت سے دیکھا ہے۔ ہر مذہب کو کمتر درجہ دیا ہے اور ہمیشہ ریاست کے اندر ریاست بنائی ہے اور جب کبھی کسی ملک نے رکاوٹ بننا چاہا تو اس کی معیشت پر بھرپور وار کر کے اس کی کمر توڑ دی۔'' ☆

("Antizion" William Gramstad, Noontied Press USA, page 54)

دہشت گردی کو جنم دینے والے نادیدہ ہاتھ اور نادیدہ قوت کئی زاویوں سے ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور اس نادیدہ قوت کے کارنامے بھی بطور شہادت سامنے لائے ہیں۔ بڑے سے بڑے اور برے سے برے وقوعے کے لئے ان کی سنگدلی اور ان کا بھیڑیا صفت ہونے کا اقرار بھی آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ کیا اس کے باوجود دہشت گردوں اور دہشت گردی کا حقیقی چہرہ پہچاننے میں کسی کو دقت پیش آتی ہے۔

یہ یہود ہیں جنہوں نے عالمی سطح پر دہشت گردی کو جنم دیا ہے کہ یہ ان کے پروٹوکولز کے مطابق ان کا جزو ایمان ہے۔ اس کے بغیر ان کی عالمی اقتدار پر قبضہ کی منزل قریب نہیں آتی اور ان کے بعد مسلمہ طور پر دہشت کو مذہب کا جز بنانے والے ہندو ہیں جن کا کالی دیوی کے مندر کے در و دیوار' دیوی کے چرنوں میں دی جانے والی (خون کی)

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
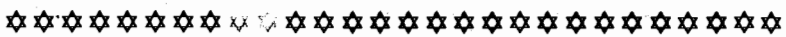
بھینٹ گواہ ہیں۔ اسلام ہو یا مسیحیت یا بدھ مت اس میں دہشت کبھی بھی مذہب کا جزو نہیں رہی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی محبت و اخوت کا دین بنی اسرائیل (یہود) کے سامنے پیش کیا تھا مگر یہ انہیں راس نہ آسکا۔

پس پردہ رہتے ہوئے یہود، ہنود و نصاریٰ کو اپنے مہرے بنائے ہوئے ہیں اور کمال عیاری سے انہیں اپنے بڑے دشمن اسلام کے خلاف صف آراء کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی خواہش اور کوشش ہے کہ اسلام اور مسیحیت باہم جنگ میں نڈھال ہو جائیں تو پھر گریٹر اسرائیل کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے صیہونی خفیہ ایجنسی 'موساد' نے امریکی سی آئی اے، پنٹاگون اور دیگر ایجنسیوں میں موجود صیہونیوں کی مدد سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا ''وقوعہ'' بنا کر مسیحی بش کو آخری صلیبی جنگ کے لئے اسلام کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ اسامہ بن لادن ہو یا طالبان یہ تو محض بہانا ہے جس سے یہ بظاہر قربانی کے بکرے بنے مگر شاید اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حکیمانہ فیصلہ یہ تھا کہ اسامہ اور طالبان کے معیارِ اسلام اور استقامت پر دوسرے مسلمان حکمران پورے نہ اترتے تھے لہذا اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے دوسرا کربلا افغانستان کو چنا۔ پہلے کربلا میں بظاہر ظالم کامیاب ہوا تھا مگر اس کربلا میں بمشیت اللہ تعالیٰ ظالم نشانِ عبرت بنے گا اور ہر منصوبہ ہر سازش کو کامیاب دیکھنے والے یہود خائب و خاسر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسلمہ دہشت گرد جن کا ہم نے آغاز میں ذکر کیا ہے، عام مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اسلام اور مسلمان کی ''تعریف'' کرتے نہیں تھکتے کہ اسلام بہترین مذہب ہے اور مسلمان بہت اچھے ہیں۔ ہم دونوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم نے تو جہاد اور حریت فکر سے جدوجہد آزادی کے لئے ''دہشت گردی کرنے''

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

والوں کے خلاف عالمی اتحاد بنایا ہے تا کہ کرہ ارض پر امن وسکون کی بہار آئے اور ''اچھے مسلمان حکمران'' اس ''مقدس مشن'' میں ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمارے مسلمان حکمران اس سرٹیفکیٹ پر پھولے نہیں سماتے کہ کافر انہیں اچھا کہتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

☆......☆......☆

سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیئے!
جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیئے!

☆......☆......☆

انتھراکس حملوں میں امریکی انتہا پسندوں کا ہاتھ ہے ایف بی آئی اور سی آئی اے کا اعتراف

لیبارٹری تحقیقات سے بھی ایسے شواہد نہیں مل سکے جن سے کسی دوسرے ملک پر شک کیا جاسکے۔ اسامہ اور القاعدہ کو بھی الزام نہیں دیا جاسکتا

واشنگٹن (کے پی آئی) امریکی ایف بی آئی اور سی آئی اے نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ میں جراثیمی بیماری انتھراکس کے حملوں میں امریکہ میں موجود انتہا پسند لوگوں کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ فی الحال کسی دوسرے ملک یا اسامہ بن لادن اور ان کی تنظیم القاعدہ کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کے حساس ادارے ایف بی آئی اے نے کہا ہے کہ انتھراکس حملوں کے سلسلے میں کسی دوسرے ملک یا اسامہ اور ان کی تنظیم پر شک نہیں کیا جا سکتا خدشہ ہے کہ امریکہ میں موجود انتہا پسند لوگ انتھراکس حملوں میں ملوث ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان حملوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں جو قدامت پسند عناصر کے ساتھ ہمدردیاں رکھتے ہیں لیبارٹری کے مطابق بھی ایسے ٹھوس شواہد نہیں مل سکے کہ جس سے کسی دوسرے ملک پر شک کیا جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
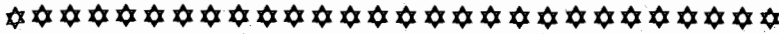
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(02-11-2001)

ایٹم بم کے خالقو! تمہاری عظمت کو سلام!

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باوقار تحفظ کے لئے ایٹم بم بنانے والو! تمہاری گرفتاری پر ہر باشعور شرمسار ہے کہ تم نے ہمیں کیا دیا اور ہمارے حکمرانوں نے تمہیں کیا دیا۔ یہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے۔

ایٹم بم کے خالقو! تم نے ایٹم بم اہل وطن میں، وطن کے محافظوں میں خوداعتمادی پیدا کرنے کے لئے بنایا تھا۔ حکمران خوداعتمادی سے یکسر محروم رہے کہ امریکہ کی ایک گیدڑ بھبکی پر ٹانگیں کپکپا گئیں، دل ڈوبنا شروع ہو گیا۔

محب وطن سائنسدانو! امریکہ و برطانیہ ہم سے ایٹم بم ''امانتاً حفاظت کے لئے'' مانگتے تھے کہ تم ''شدت پسندوں'' سے اسے بچا نہ سکو گے۔ ہم ان کی حفاظت کریں گے۔ حکمرانوں نے ایٹم سے پہلے تمہیں ان کے سامنے پیش کر کے ان کے ''دل جیت'' لئے۔

سلطان بشیر الدین محمود! ڈاکٹر عبدالمجید!! تمہاری اور تمہارے دیگر ساتھیوں کی حب الوطنی اور اسلام دوستی پر زمانہ گواہ ہے اور تمہیں گرفتار کرنے والوں کے کردار کی گراوٹ پر دشمن خوش ہیں کہ انہوں نے اچھے غلام ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

قوم کے محسنو! ہمارے بے بصیرت حکمران اگر واقعی محب وطن ہوتے تو سوچتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
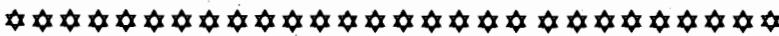
کہ آپ لوگوں کی گرفتاری سے ایٹمی پراجیکٹ پر کام کرنے والے تمام انجینئر عدم تحفظ کا شکار ہوں گے کہ نہ جانے کل امریکہ کے سپرد کرنے کے لئے کس کی باری ہوگی۔

سلطان بشیر الدین محمود' ڈاکٹر عبدالمجید اور اس قافلے میں شامل ساتھیو! مجھے اس گرفتاری پر' اس ناعاقبت اندیش فیصلے پر' ملت سے حکمرانوں کی نمک حرامی پر' آپ کے جذبات' آپ کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ کا مکمل ادراک ہے۔ کاش قوم کی نیا کے کھیون ہار اسلام دشمنوں کے سامنے یوں جھکنے والے نہ ہوتے۔ ان میں دینی اور ملی غیرت وحمیت ہوتی۔

اگر غیرت وحمیت بازار میں ملنے والی جنس ہوتی تو میں اپنا سب کچھ فروخت کر کے اسے اپنے حکمرانوں کے لئے ہر قیمت ادا کر کے خرید لیتا مگر یہ بازار میں دستیاب نہیں ہے۔ اس کا منبع ومرکز کسی اور جگہ ہے جہاں حکمران جانا نہیں چاہتے یا جانے کی توفیق ان کا مقدر نہیں ہے حالانکہ وہاں جانا بہت آسان اور استقبال خود خالق فرماتا ہے۔

قوم کے محسنو! زندہ قومیں اپنے نابغہ عصر حضرات کے لئے دیدۂ فرش راہ ہوتی ہیں اور بلاشبہ آپ کی قوم بھی آپ کے لئے یہی جذبات رکھتی ہے۔ آپ کے دکھ پر دکھی ہے۔ بدنصیبی سے امریکہ و یہود کے رزق پر پلنے والے مٹھی بھر بے بصیرت و بے حمیت ہیں جو آپ سے ناروا سلوک کے مرتکب ہوئے ہیں' جو دشمن کے ایجنڈا پر کام کرتے ہیں۔

مجھے یقین ہے' میرا ایمان ہے کہ یہ ابتلا اس بات کی دلیل ہے کہ بارگاہ رب العزت میں آپ کا نام اچھی جگہ لکھا ہے۔ اللہ رب العزت اپنے خاص بندوں کو آزمائش کی بھٹی سے گذار کر کم ہمتوں کے لئے مثال بناتے ہیں۔ رب العزت کی دوستی کوئی معمولی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعزاز نہیں ہے اور نہ یہ دنیوی اعزاز کی طرح ہے کہ اعزاز اور ایذا دونوں ساتھ ہیں۔ میں پُر یقین ہوں کہ آپ کا حوصلہ اور آپ کا صبر اس آزمائش میں ظالم کے ظلم کی ہر انتہا پر حاوی ہوگا۔ انشاء اللہ

☆......☆......☆

☆......☆......☆

میرے خاک و خون سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلہ شہید کیا ہے؟ تب و تابِ جاودانہ!
تیری بندہ پروری سے میرے دن گذر رہے ہیں
نہ گلہ دوستوں کا' نہ شکایتِ زمانہ

☆......☆......☆

☆

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے جزید نہ مرے منہ سے نکل جائے
تقدیر تو مبرم نظر آتی ہے ولیکن
پیران کلیسا کی دعا سے یہ ٹل جائے
ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے

اقبالؒ (ضرب کلیم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(05-11-2001)

ضمیر کی تلاش! ضمیر تو کہاں ہے؟

ضمیر میرے بچے کا نام نہیں ہے جس کی تلاش نے مجھے یہ سطور لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ ضمیر میرے بچوں سے بھی قیمتی سرمایہ ہے جسے ڈھونڈنے نکلا تو میں نے بے شمار گھروں کے دروازے کھٹکھٹائے مگر ہر دروازے پر ناکامی ہوئی اور پھر مجھے ضمیر وہاں ملا جہاں بظاہر ملنے کا امکان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ ضمیر صرف گم ہوا تھا' مرا نہیں تھا اور پھر مل گیا۔

ضمیر کی تلاش میں' میں نے پہلی دستک یو این او کے دروازہ پر دی تو دروازے پر ایک نیم سیاہ فام ادھیڑ عمر کا شخص نمودار ہوا۔ شکل و شباہت سے کسی بڑے آقا کا غلام محسوس ہوتا تھا۔ میں نے علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ آپ کا تعارف کیا ہے۔ جواب ملا کہ اس بڑے گھر کا محافظ و امین ہوں جہاں پوری دنیا سے مہمان آتے ہیں۔ اس نے مجھ سے میرے دستک دینے کا سبب پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ مجھے ضمیر کی تلاش ہے' سوچا یہیں نہ ہو' کہنے لگا جاؤ کہیں اور تلاش کرو' یہاں اس کا کیا کام! یہ کہہ کر اس نے گیٹ بند کر دیا اور میں لمحہ بھر اس بے لحاظ کی بے مروتی پر سوچتا کھڑا رہا' پھر بوجھل قدموں سے ایک طرف چل پڑا۔

چلتے چلتے سامنے نہایت خوبصورت سفید عمارت آئی تو دل میں خیال آیا کہ ہو نہ
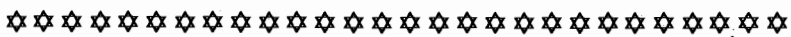
ہو ضمیر اس خوبصورت عمارت میں چلا نہ آیا ہو۔ پر امید اس خوبصورت عمارت کے صدر دروازے پر جا کھڑا ہوا۔ گھنٹی بجانے کی ضرورت نہ تھی کہ دربان کھڑا تھا۔ میں نے اس سے اندر جانے کی اجازت چاہی تو اس نے متاع گم گشتہ کی بازیابی کے لئے صاحب خانہ سے ملنے کی اجازت دے دی۔ میں عمارت کے حسن کے رعب و دبدبہ تلے دبا اندر تک پہنچ گیا تو یہاں سرخ و سفید درمیانی عمر کے آدمی سے ملاقات ہوئی اس نے میرے پوچھنے پر بتایا کہ وہ نیا نیا اس سفید عمارت میں آیا ہے۔ چہرے سے پریشان لگتا تھا مگر آنکھوں سے عیاری و مکاری جھلک رہی تھی۔ اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا کہ ضمیر کی تلاش ہے۔ سوچا تھا کہ آپ کے ہاں ہوگا اس لئے چلا آیا؟

مالک مکان نے بے تکا قہقہہ لگایا اور کہنے لگا کہ تمہیں کس نے کہا کہ ضمیر یہاں ہوگا۔ یہاں اس کا کیا کام! میں اس نام کے کسی فرد کو نہیں جانتا بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ میں تو اپنے ضمیر کو نہیں جانتا اور آج کے دور میں اسے جاننے کی ضرورت بھی کیا ہے؟ یہ فرسودہ باتیں آج اپنی قدر و قیمت کھو چکی ہیں۔ جاؤ بھاگو یہاں سے۔ آئندہ ادھر کا رخ نہ کرنا ورنہ تمہارا حشر نشر کر دوں گا۔ میں شرمندہ سا ہو کر واپس پلٹا کہ اس متکبر نے مجھے نہ بیٹھنے کو کہا اور نہ ہی پانی کا پوچھا۔ اور ہاں اس کا نام یاد رہ گیا اس نے بش ہی تو بتایا تھا۔

واپس ہوتے ہوئے راستے میں ایک خوبرو سے لندن میں ملاقات ہوگئی۔ ہوا یوں کہ ڈاؤننگ سٹریٹ پر ضمیر کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا' مکان نمبر 10 کی دہلیز پر یہ نوجوان کھڑا تھا' دیکھنے میں خوبصورت نظر آتا تھا۔ میں اسکے پاس رک گیا۔ مطلب کی بات کرنے سے پہلے میں نے نوجوان سے نام پوچھا تو اس نے ٹونی بلیئر بتایا۔ اس نے مجھ سے سوال کیا کہ تمہیں کس کی تلاش ہے؟ کیونکہ تمہارا تھکا تھکا جسم بتا رہا ہے کہ تم ایک مدت سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حالت سفر میں ہو' تھکاوٹ تمہارے چہرے سے عیاں ہے۔ میں نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو میں مسافر ہوں اور مجھے ضمیر کی تلاش ہے۔ ٹونی بلیئر نے لگی لپٹی رکھے بغیر کھرا جواب دیا کہ تم غلط جگہ ڈھونڈنے آئے ہو۔ یہاں اسکا کیا کام؟ یہ اقتدار کے ایوانوں میں شاذو نادر ہی ملتا ہے۔ اقتدار کو ہمیشہ ہی اس سے چڑ رہی ہے مگر مجھے ٹونی کی بات میں شبہ ہی رہا۔

ضمیر کی تلاش میں' میں نے جرمنی' روس' جاپان کے علاوہ مسلم ممالک کے اونچے ایوانوں کے دروازے بھی کھٹکھٹائے کہ ضمیر کہیں ملے' تھک ہار کر جب گھر لوٹا تو اپنے ہاں کے ایوانوں میں بھی کوشش کر دیکھی' جب ضمیر نام کی کوئی چیز نہ مل سکی تو مجھے ٹونی کی بات مانتے ہی بنی کی ضمیر کا ایوانوں میں کیا کام؟ اسکے باوجود دل یہ ماننے کو تیار نہ تھا۔ نیم دلی سے میں نے مہاتیر محمد وائی ملائیشیا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہاں دروازہ کھولنے والا ہی ضمیر تھا جو میرے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھ سے چھوٹا بھائی شام کے حکمران بشیر الاسد کے ساتھ زندگی گذار رہا ہے۔ مجھے ضمیر کی بازیابی پر خوشی ہوئی کہ چلو کہیں تو ملا۔

ضمیر نے مجھے بتایا کہ اگرچہ اونچے ایوانوں کے دروازے مجھ پر بند ہیں اور مجھے بھی ان سے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن میں متوسط طبقے کے عام لوگوں کے ساتھ خوش رہتا ہوں۔ وہ اپنے انتہائی قیمتی اثاثوں کی طرح میری حفاظت کرتے ہیں۔ مجھے افغانستان میں طالبان کے ہاں ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ اگر میں وہاں نہ ہوتا تو اسامہ کب کا بش کے حوالے کیا جا چکا ہوتا جس طرح میرے بغیر پاکستان رمزی اور کانسی کو امریکہ کے حوالے کر چکا ہے اور جس طرح ملک و ملت کے حقیقی محسنوں' میرا مطلب ایٹمی سائنسدانوں سے ہے' کو گرفتار کر کے امریکہ و یورپ کا دل ٹھنڈا کیا جا رہا ہے۔ مگر میں بھی شرارت کرتا رہتا ہوں۔ کبھی کبھار ایوانوں میں گھس کر حکمرانوں کو کچوکے لگاتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
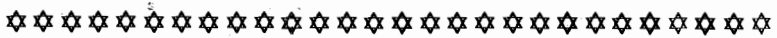
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(06-11-2001)

عیار بُش اور مکار بلیئر

عنوان بظاہر سخت الفاظ کا مجموعہ ہے مگر اس میں صرف سچ کی کڑواہٹ ہے۔ ان کی عیاری اور مکاری کے شواہد ارضِ فلسطین میں' خطہ عراق و ایران اور سعودیہ میں بکھرے پڑے ہیں جن پر گلوبل فیملی کے ذی شعور اور ان کے اپنے بھی گواہ ہیں۔ عیاری و مکاری کا درس دینے والے ان کے محسن یہود ہیں کہ برسوں سے انہوں نے ان کو ہپناٹائز کر رکھا ہے۔

اسلام یہود و نصاریٰ کے گلے کی پھانس ہے اور اسلام کے حوالے سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ساتھ اماراتِ اسلامی افغانستان میں نفاذِ اسلام کی سبب امن وسکون کا ماحول انہیں بے سکون کئے ہوئے تھا کہ عالمی سطح پر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور آزادی کی تحریکیں یہی سے جلا پاتی تھیں۔ پاکستان اور افغانستان پر عائد کردہ پابندیاں بھی دونوں ممالک کا ''دماغ درست کرنے'' میں ناکام رہیں۔

یہود کسی بھی 'وقوعہ' سے پہلے 'جواز' پیدا کرنے میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ ارضِ فلسطین ایسے بے شمار جواز جھولی میں لئے لہولہو ہے۔ صیہونیت کو اپنے دشمنوں' پاکستان اور افغانستان پر کاری ضرب لگانے کے مجوزہ ''وقوعہ'' کے لئے 'جواز' کی ضرورت تھی اور کسی دوسرے کے کندھے کی بھی' کیونکہ یہود اپنا کندھا صرف اسرائیل کے اندر ہی استعمال

کرتے ہیں۔ چنانچہ جس قدر بڑا ''وقوعہ'' کرنا تھا اسی قدر بڑے 'جواز' کے لئے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹا گون پر جہاز ٹکرائے گئے اور اس چیخ و پکار ہی کے دوران پہلے سے طے شدہ ''ہدف'' افغانستان کی طرف رخ پھیر دیا گیا۔ نیویارک اور واشنگٹن سے آغاز' امریکی کندھے کو بلاتامل استعمال کرنے کے لئے تھا جس پر بش انتظامیہ بلاسوچے سمجھے تیار ہو گئی۔

ایک ماہ تک افغانستان کے خلاف میڈیا وار کے دوران بش اور ٹونی نے جذباتی فضا پیدا کر کے ماضی کے صلیبیوں کی طرز پر کل کے دشمنوں روس وغیرہ کو بھی ساتھ کھڑا کر لیا بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے کہ مسلمان حکمرانوں کو دھمکیوں کے بل بوتے پر اپنے ساتھ کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا' اسلامی جمہوریہ پاکستان جس کی ایک مثال ہے اور ہر طرف سے مطمئن ہو کر 7 اکتوبر رات کو افغانستان پر میزائلوں کی بوچھاڑ کر دی۔ پھر ہوائی حملے اور میزائل داغے جانے کا شغل شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ ایٹمی اسلحہ کے علاوہ ہر مہلک سے مہلک ترین بموں' میزائلوں اور راکٹوں کی بارش ہو رہی ہے۔

دو ہفتے کی شدید ترین بمباری کے بعد یہ فرض کرتے ہوئے کہ طالبان کا وجود ختم ہو چکا ہوگا' تجربہ کے لئے کچھ کمانڈو زمین پر اتارے گئے مگر امریکہ کی بدنصیبی کہ طالبان گھات میں بیٹھے اسی گھڑی کے منتظر تھے کہ امریکی ''قدم رنجہ فرمائیں'' تو ہم ان کی ''گوشمالی'' کریں۔ چنانچہ طالبان نے بھرپور کاروائی کر کے کچھ مارے' کچھ پکڑے اور کچھ اطلاع یابی کے لئے واپس جانے دیئے کہ اپنوں کی اطلاع ہمیشہ ''مصدقہ'' ہوتی ہے۔

طالبان کے متعلق روس کو عملی تجربہ تھا اور گوربا چوف نے نصیحت بھی کی تھی مگر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غصہ میں بپھرے بش اور ان کے ہمہ وقت حمایتی بلیئر خود تجربہ کرنے پر مصر تھے جو ہو گیا۔ صرف دو امریکی لاشیں ہی واپس گئیں تو دونوں کی آنکھ کھل گئی۔ مزید کمانڈوز کو اتارنے سے توبہ کر لی گئی اور متبادل یہ طے کیا گیا کہ آسمان سے آگ ہم برسائیں گے' شمالی اتحاد کو مشیر بھی ہم دیں گے مگر طالبان کے سامنے صرف شمالی اتحاد رہے گا۔

عیاری اور مکاری کی کہانی یہیں سے شروع ہوتی ہے کہ اپنے امریکی کمانڈوز کا حشر دیکھنے کے بعد امریکی قوم کے ردعمل سے بچنے کی خاطر UNO سے رجوع کیا کہ UNO افغانستان میں ملٹی نیشنل امن فوج یا سبق سکھانے والی جارح فوج بھیجے جس میں یورپی ممالک کے ساتھ ساتھ افریقی ایشیائی ممالک کے فوجی بھی ہوں گے تاکہ اموات کی جو شرح اکیلے امریکہ کا مقدر بننی چاہئے اس میں دیگر ممالک کا حصہ بھی شامل ہو جائے۔ بش اور بلیئر کی چالاکی اور عیاری' کہ ان کی جنگ دوسری اقوامِ عالم لڑیں' صرف اس لئے کہ UNO کا سرٹیفکیٹ ملے گا۔

بین الاقوامی ضابطہ اخلاق اور UN چارٹر کی رو سے' اگر افغانستان پر حملہ ناگزیر تھا تو بھی یہ اکیلے ایک دو ممالک کو خودسری کرتے اس کا حق نہ تھا۔ یہ بھی ضابطہ اخلاق اور UNO کی موجودگی میں بین الاقوامی قانون کا حصہ ہے کہ مبینہ متاثرہ ملک کو ہی بدلہ لینے کا حق دیتے ہر طرح کی جارحیت کے لئے کھلی چھٹی نہ دے دی جائے جس طرح افغانستان کے خلاف امریکہ و برطانیہ کو کھلی چھٹی مل چکی ہے۔

عالمی برادری کو بش اور بلیئر کی اس مکاری و عیاری کا نوٹس لینا چاہئے تھا مگر یہاں تو لوگوں کی ''مت ماری گئی'' ہے کہ ترکی کی لادین حکومت بھی اپنے ملک کے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسلمانوں کے شدید ردعمل کے باوجود اپنے فوجی طالبان کے خلاف لڑنے کے لئے بھیج رہی ہے اور کئی دوسرے ممالک نے بھی عندیہ دیا ہے۔ بش اور بلیئر خوش ہیں کہ لاشیں امریکہ اور برطانیہ جانے کے بجائے ترکی اور دیگر ممالک میں جائیں گی۔ جیت گئے تو ہماری واہ واہ ہوگی' ہار گئے تو اندرون ملک ردعمل سے کم از کم محفوظ رہیں گے۔ یہی ہے وہ عیاری اور مکاری جس سے ہم نے بات شروع کی تھی۔

☆......☆......☆

میرے کہستان تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے اَبّ و جدّ کی خاک!
روزِ ازل سے ہے تو منزلِ شاہیں و چرغ
لالہ و گل سے تہی' نغمۂ بلبل سے پاک!
تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تیری عنبریں! آب ترا تابناک!
باز نہ ہوگا کبھی بندۂ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لئے کردوں روح کو ہلاک!
اے مرے فقرِ غیور فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرہن چاک چاک!

اقبالؒ (ضرب کلیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(08-11-2001)

دہشت گردی کے ”خاتمے“ کیلئے دہشت گردی

دہشت گردی نے پہلی بار 11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹا گون سے ہی جنم نہیں لیا اور نہ ہی بعض امریکی مفادات پر حملوں سے اس کی پیدائش ہوئی ہے۔ اس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی پرانی تاریخ سینۂ دھرتی پر انسان کی پیدائش کی ہے۔ دہشت گردی بھی دوسرے جبلی تقاضوں کی طرح ایک جبلت ہے اور اس جبلت پر کنٹرول اور عدم کنٹرول حضرت انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔

تاریخ کے اوراق میں انفرادی اور اجتماعی دہشت گردی کے بے شمار واقعات محفوظ ہیں۔ حکمران دہشت گردی میں ملوث پائے گئے' فرعون اسی قبیل سے تھا۔ دہشت گردی سے انسانیت کو تحفظ دینے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کم و بیش سوا لاکھ نفوسِ قدسیہ یعنی انبیاء و رسل مبعوث ہوئے اور بعض کو کتب کے ذریعے شریعت (Code of Life) دے کر بھیجا' کہ معاشرہ سکھ اور سکون کے ساتھ مقصدِ حیات کی تکمیل کر سکے۔

تاریخ اس بات پر بھی شاہد ہے کہ آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل' (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل) چہار سو ہر طرح کی دہشت گردی کا راج تھا۔ دہشت گردی نے انسانوں کو' حکمرانوں کو درندہ صفت بنا رکھا تھا مگر اسلام نے 23 سال

کے دورِ نبوت میں اور کم و بیش 30' 40 سالہ دورِ خلافت بشمول دورِ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اسلامی مملکت سے ہر طرح کی دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مسیحی حکمرانوں کی مسیحی رعایا نے بھی مسلمانوں کی حکمرانی میں دہشت گردی سے نجات محسوس کی تھی۔

20 ویں اور 21 ویں صدی کے آغاز تک دہشت گردی میں سرفہرست اسرائیل' روس اور بھارت کے مسلمہ دہشت گرد ہونے پر زمانہ گواہ ہے۔ ارضِ فلسطین ہو یا کشمیر' افغانستان ہو یا چیچنیا' آباد قبرستان دہشت گردی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مگر زمانے نے عقل کا یہ اندھا پن بھی دیکھا کہ مشرقی تیمور میں عیسائی تو ''آزادی کی جنگ'' لڑیں مگر کشمیر' فلسطین یا چیچنیا یا کسوو ہو تو مسلمان دہشت گرد کہ انہیں آزادی راس نہیں ہے۔ یہ عالمی طاقتوں اور UNO کے دوغلے پن کا ثبوت ہے۔

روس نے افغانستان پر جارحیت کی اور روس کے مقابلے میں افغانوں نے آزادی کی جنگ لڑی تو امریکہ کے نزدیک یہ مجاہدین تھے۔ روس کو نکال کر افغان باہم خانہ جنگی میں الجھے۔ اس الجھاؤ کو طالبان کے بطریق احسن سلجھا کر ملک کے 90% علاقہ سے ہر طرح کی دہشت گردی کا خاتمہ کر کے اقوام عالم کے سامنے عملی مثال رکھ دی کہ اسلام کا نظامِ عدل اور ہر شعبہ زندگی میں قرآن و سنت کی ہدایت سکھ اور سکون کی ضامن ہے۔ عالمی پابندیوں کے باوجود ملک میں خوشحالی ہے۔

کفر اور کفر نواز مسلمان حکمرانوں کو یہ طرزِ حیات پسند نہ آیا کہ اگر افغانستان میں اسلام کی برکات ہمارے ہاں کے عوام نے دیکھ لیں تو تخت و تاج کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ لوگ ایسا ہی اسلام دیکھنے کی ضد کریں گے۔ سادہ زندگی کی مجبوری ہوگی۔ کفر کو

خدشہ لاحق تھا کہ یہ خالص اسلام ہماری عالمی دہشت گردی کے مدمقابل جب بھی اور جہاں بھی کھڑا ہوگا' ہمارے پاؤں اکھاڑ دے گا بلکہ ہمارے عوام ماضی کی طرح اسلام کے دامنِ رحمت کو ترجیح دیں گے۔ اس کا سب سے زیادہ خطرہ صیہونیت کو ہے۔

افغانستان کفر اور کفر نواز مسلمان حکمرانوں کی آنکھوں میں کھٹکتا تھا۔ یہ کانٹا نکالنے کے لئے کئی ایک بے چین تھے مگر کانٹا نکالنے کے لئے کوئی معقول بہانہ درکار تھا۔ بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا کے مصداق کسی جگہ کوئی 'وقوعہ' ہوگیا تو کوئی نہ کوئی مسلمان مجرم تلاش کرلیا گیا۔ گلی محلے میں دو خواتین جھگڑیں تو اسامہ بن لادن کا نام لے دیا۔ ٹموتھی نے امریکہ سے اپنے کسی دکھ کا بدلہ لیا تو اسامہ' یوسف رمزی اور نابینا عمر دہشت گرد قرار پائے۔ ان کو ہر وقوعہ کے ذمہ دار بنانے پر امریکہ دل ٹھنڈا کرتا رہا۔

پھر افغانستان سے حقیقی اسلام کے نفاذ کا بدلہ لینے کے لئے امریکہ نے اسامہ کو ''جواز'' بنایا اور چونکہ اسلام کے پودے کو جڑ سے اکھاڑنے کا منصوبہ تھا اور عالمی سطح پر ردِعمل کا خوف بھی تھا اس لئے اپنی ایجنسیوں اور اسرائیلیوں سے اپنے ملک میں دہشت گردی خود کروا کر افغانستان میں تاریخ کی بدترین دہشت گردی کا ''جواز'' پیدا کرلیا۔ ادھر ورلڈ ٹریڈ سنٹر زمین بوس ہوا' ادھر اسامہ اور طالبان دہشت گرد بن گئے اور ایک حد تک میڈیا کے ذریعے انتہائی جذباتی واویلا مچا کر اپنے گرد کفر کی ہر طاقت کو اور مسلمانوں کو جمع کرلیا۔ مسلمان حکمران تو صرف دھمکی کے سبب ساتھ آ ملے۔ یوں امریکہ اور اس کے اتحادی ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہونے والی دہشت گردی کے مقابلے میں آج کے دور کی بدترین دہشت گردی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں' بڑھ کر ہاتھ روکنے والا نہیں کہ چہار سو جنگل کا قانون ہے۔ اگر اقوامِ عالم کے اتحاد کا یہی رویہ رہے گا تو دنیا کے ہر

خطے میں اسامہ اور طالبان پیدا ہوتے رہیں گے۔ آپ کس کس ملک کو تباہ کرتے رہیں گے۔

عالمی سطح پر عقلِ کل ہونے کے دعویدار یہ سوچنے پر آمادہ ہی نہیں ہیں کہ جس چیز کو ہم نے دہشت گردی قرار دیا ہے وہ فی الواقعہ ہے کیا؟ کفر کو تو اس کا علم ہے اور وہ پورے شعور کے ساتھ اس دہشت گردی کو' اسلام کے جذبۂ حریت و جہاد کو' کچلنے آیا ہے مگر مسلمان کہلوانے والے مکمل بے شعوری کے ساتھ کفر کے اتحاد میں شامل ہو کر اس کے خلاف ''اصولی موقف'' پر ڈٹے ہوئے ہیں اور سب مل کر حقیقی دہشت گردی کو جنم دے رہے ہیں جس کے ردِ عمل میں ہر کاروائی ''دہشت گردی'' نظر آتی ہے' یوں یہ دہشت گردی کبھی ختم نہ ہونے والی بن جاتی ہے۔

سوال کیا جا سکتا ہے کہ جن امور کو آپ دہشت گردی کہتے ہیں' وہ کس نے پیدا کئے' کیا وہ خود بخود پیدا ہو گئے تھے؟ ہر عمل کا ایک ردِ عمل ہے۔ ہر ناانصافی ردِ عمل کو جنم دیتی ہے اور یہی ردِ عمل دہشت گردی بن جاتا ہے۔ امریکہ میں امریکی شہری ٹموتھی نے بم دھماکہ کیوں کیا تھا؟ ''مسلمان دہشت گردوں'' کو چھوڑیئے کہ وہ آپ کے نزدیک غیر مہذب' اُجڈ اور بنیاد پرست ہیں۔ امریکہ کی شائع کردہ فہرست میں جو 6 ''مہذب امریکی شہری'' دہشت گردی کے جرم میں مطلوب ہیں جن کی گرفتاری پر لاکھوں ڈالر کا انعام مقرر ہے' انہیں دہشت گرد کس نے بنایا ہے؟ کیا وہ اسامہ بن لادن یا طالبان کے ملا محمد عمر مجاہد کی کسی ایسی یونیورسٹی میں دہشت گردی کی ٹریننگ لیتے رہے جو عالمی سطح پر دہشت گرد تیار کرتی ہے؟ یا امریکی ناانصافیوں نے انہیں دہشت گرد بننے پر مجبور کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آئرلینڈ میں کتھولک اور پروٹسٹینٹ ایک عرصے سے ایک دوسرے کے خلاف دہشت گرد کاروائیوں میں مصروف ہیں۔ آئی آر اے نے برطانیہ کو زچ کر رکھا ہے۔ ایسے ہی معاملات اٹلی اور سپین کا مقدر رہے ہیں۔ کیا اس دہشت گردی میں ملوث مسلمان ہیں۔ بھارت کی 'را' اور اسرائیل کی 'موساد' پاکستان میں مشترکہ منصوبہ بندی سے جو کچھ کر رہی ہیں' اس پر کسی کی نظر نہیں ہے۔

آج عالمی سطح پر ہونے والی دہشت گردی کے سامنے میں صرف مسلم ممالک ہیں' مسلمان ہیں جو دہشت گردی کا شکار تو ہوئے' مگر دہشت گرد نہ تھے' نہ ہیں۔ امارات اسلامی افغانستان میں طالبان کے تسلط کے بعد دہشت گردی کے کسی ایک واقعہ کی بھی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔ آج کے مبینہ ''مہذب معاشرے'' میں ان ''غیر مہذب بنیاد پرستوں'' نے امن و سکون کا جو معیار دنیا کے سامنے رکھا' اس پر رشک کرتے اسے اپنے ہاں کے عوام کے لئے ذریعہ رحمت بنانے کی بجائے جھلاہٹ میں اس شیشے کو چکنا چور کرنے کے درپہ آزاد ہو گئے۔

افغانستان کے 90 فیصد علاقہ پر قابض طالبان کی حکومت ناجائز ٹھہری اور 10 فیصد رقبہ پر غیر ملکی گماشتے افغانستان کے لئے مستقبل کے حکمران بنانے کے لئے لاکھوں ٹن بارود کی بارش ہوئی جو دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر کی جا رہی ہے اور جو مسلمہ عالمی اصولوں کے تحت بذات خود دہشت گردی ہے۔ ایک پُرامن حکومت کے خلاف ننگی جارحیت ہے' جس پر اقوامِ عالم کا ضمیر خاموش ہے بلکہ مردہ ہے۔

حکمران طبقے کی بات چھوڑیئے کہ اقتدار کے استحکام کے لئے یہ مصلحتوں کا مارا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوا طبقہ ہے اور ضمیر مال کے عوض گروی رکھنے میں اسے کوئی باک نہیں ہے۔عوام الناس میں ایسے بے شمار حساس پیدا ہوتے ہیں جو ظلم پر خاموش نہیں بیٹھ سکتے اور جب ایسے لوگ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو اس عملی اظہار کو حریت فکر کا نام دینے کے بجائے دہشت گردی کا نام دیا جاتا ہے۔

مشرقی تیمور میں مسیحی برادری نے اپنی ''آزادی'' کی وہ 'جنگ' نہیں لڑی جو نصف صدی سے کشمیری اور فلسطینی لڑ رہے ہیں۔مشرقی تیمور کے ''حریت پسندوں'' کو وقت ضائع کئے بغیر UNO نے آزاد ریاست دلوا دی مگر UNO ہی کی واضح قرار دادوں کے باوجود وہ آزاد ریاست کشمیری اور فلسطینی مسلمانوں کا مقدر نہ بن سکی بلکہ الٹا وہ وقتاً فوقتاً دہشت گرد گردانے گئے۔منڈے ناؤ کے مسلمان ہوں یا چیچنیا کے' بوسنیا ہو یا کسوو آزادی کے لئے سعی و جہد کرنے والے امریکہ' برطانیہ و روس وغیرہ کو ساون کے اندھے کی طرح دہشت گرد نظر آتے ہیں۔ UNO اور اس کے با اثر ممبران کا دوہرا معیار ہے جو عالمی سطح پر ''دہشت گردی'' کو جنم دینے کا سبب ہے۔اگر وہ اسباب ختم کر دیئے جائیں جیسے مشرقی تیمور میں ختم ہو گئے تو کشمیر' فلسطین' منڈے ناؤ میں بھی امن ہو گا۔

عالمی ضمیر کو دہشت گردی کی تعریف متعین کرتے وقت اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔مسلمان ملت کے عقائد کا علم ہونا چاہئے اور پھر اس کی روشنی میں کسی کے دہشت گرد ہونے یا نہ ہونے کا فتویٰ صادر کرنا چاہئے' بصورت دیگر لاعلمی (جو عملاً نہیں ہے) میں دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے کئے گئے تمام اقدامات کا ردِعمل بدترین دہشت گردی کہلاتا رہے گا اور گلوبل ویلج میں بے شمار اسامہ بن لادن اور ٹموتھی پیدا ہوتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کی خدمت میں بصد احترام یہ عرض کر دینے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی کہ امریکہ تو افغانستان میں اس کا اسلامی تشخص اور اس کے جذبۂ حریت و جہاد کو کچلنے آیا ہے' آپ کا 'اصولی مؤقف' اسے کیوں کچلنا چاہتا ہے؟ کیا یہ مصطفیٰ کمال اتاترک کو ماڈل قرار دینے کے سبب تو نہیں ہے۔ اتاترک کے نقوشِ پا پر چلنا آپ کے پاؤں چھلنی کر دے گا۔ ابھی راستہ بدل لیجئے' وقت کی مہلت سے فائدہ اٹھا لیجئے۔

☆......☆......☆

تیری متاعِ حیات' علم و ہنر کا سرور
میری متاعِ حیات' ایک دلِ ناصبور!
اک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تو ہے ابھی ہوش میں' میرے جنوں کا قصور

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(14-11-2001)

جیت کس کی، ہار کس کی!

جیت ہو یا ہار کی بات، پہلی چیز جو ذہن میں آتی ہے وہ فریقین ہیں۔ افغانستان کی حالیہ "جنگ" کے حوالے سے بھی یہی چیز سامنے آتی ہے۔ افغانستان کی جنگ کا ایک فریق اسامہ بن لادن اور طالبان تھے بلکہ صرف طالبان تھے کہ اسامہ بن لادن یا اس کے ساتھی عرب تو محض مہمان تھے۔ دوسرا فریق کفر اور کفر کے ہمنوا مسلمان کہلوانے والے حکمران تھے۔ دوسرے فریق کا سرخیل امریکہ، جس کا دستِ راست برطانیہ ہے، اور مسلم ممالک کے سربراہان ہیں جن کا سرخیل اسلامی جمہوریہ پاکستان کا صدر ہے۔ ایک فریق نہتا اور عددی طور پر کمزور جبکہ دوسرا فریق ہر ہتھیار سے مسلح ہے۔

جیت اور ہار کے پیمانے بھی ہر کسی کے اپنے ہیں کہ کوئی جیت کر بھی ہارتا ہے جبکہ بظاہر ہارنے والا بھی جیتتا ہے۔ افغانستان کی جنگ میں کون جیتا اور کون ہارا اس کا فیصلہ کیسے ہو؟ امریکہ اور اسکے حواری دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم جیتے کیونکہ ہم نے کابل فتح کر کے شہری آبادی سے بدلہ چکا لیا ہے۔ امریکی بمباری سے بچ جانیوالے ہماری گولیوں سے نہیں بچ سکے۔ جس پر چہار سو بے گوروکفن بکھری لاشیں گواہ ہیں۔ خواتین کے سروں سے برقع کھینچ کر، مردوں کی داڑھیاں منڈوا کر ہم نے انہیں طالبان کے ظلم سے آزاد کرا لیا ہے۔ جیت کی خوشی میں موسیقی بحال ہوگئی اور خواتین کو گھروں سے نکال لیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہارنے والا فریق کہتا ہے کہ ہار اور جیت اصولوں کی ہوتی ہے۔ میدانِ جنگ سے جنگی حکمتِ عملی کے تحت آگے پیچھے ہونے کا نام ہار نہیں ہے۔ ہمارا اصولی موقف مسلمان حکمرانوں جیسا ''اصولی موقف'' نہیں ہے۔ ہمارا اصولی موقف قرآن و سنت کے مطابق تھا' ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ رہے گا۔ اس اصولی موقف کی تشریح طالبان یوں کرتے ہیں کہ گھر آئے مہمان یا گھر میں پناہ لینے والے کو دشمن کے حوالے کرنا نہ اخلاقاً درست ہے نہ قانوناً' نہ ہی یہ بات اسلامی غیرت وحمیت سے میل رکھتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک مسلمہ شواہد نہ ہوں ایسے شخص یا اشخاص کو' مبینہ ملزم یا ملزمان کو کسی تیسرے فریق کے سپرد بھی نہیں کیا جا سکتا۔

طالبان کے موقف میں وزن کو کسی بھی طور مسترد نہیں کیا جا سکتا کہ اسے تسلیم کرنے کے لئے عقل وشعور کی زیادہ مقدار کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر طالبان کے مذکورہ موقف کو غلط کہا جائے تو یزیدی افواج کے مدمقابل حضرت امام حسینؓ کی عزیمت وشہادت کی بھی نفی کرنی پڑے گی اور (معاذ اللہ) حضرت امام حسینؓ ہارنے والوں کی صف میں کھڑے نظر آئیں گے جو عملاً نہیں ہے بلکہ وہ جیتنے والوں کی صف میں نمایاں جگہ نظر آتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ اور طالبان کا اصولی موقف یہی تھا اور ہے کہ ''سر داد نہ داد دست در دستِ یزید''۔ یزید اس دور کا ہو یا آج کے دور کا بصورت بش' بلیئر یا پرویز مشرف وغیرہ۔

مگر ٹھہریئے! لمحہ بھر کے لئے سوچیئے اور فیصلہ کیجئے کہ طالبان اور بش ''اینڈ کمپنی'' کے مابین یہ واقعی جنگ تھی۔ عقل سلیم سے پوچھئے تو سیدھا سا جواب ملتا ہے کہ یہ جنگ نہیں تھی بلکہ نہتے خود ساختہ ''دشمن'' کے خلاف ننگی جارحیت اور تاریخ کی بدترین دہشت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

گردی ہے۔ تاریخ کی بدترین اس لئے کہ ایک جانب 90 فیصد ملک پر قابض پرامن حکومت اور مدمقابل مسلمہ عالمی دہشت گردوں (بش اور بلیئر) کے ساتھ تمام غیر مسلم اور مسلم حکمران ہیں۔ اور نہتے کمزور ملک کا گناہ یہ ہے کہ وہ بدمعاش سے دلیل کے ساتھ بات کرنے کو کہتا ہے جبکہ بدمعاش کی لغت میں دلیل ہے نہیں۔

دہشت گرد اگر کسی غریب پر پل پڑے اور ہر طرح کے ضابطہ اخلاق اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے پر بضد ہو اور کمزور حکمت عملی کے تحت اس کے سامنے سے ہٹ جائے تو یہ نہ دہشت گرد کی جیت کہلاتی ہے اور نہ ہی غریب کی ہار بلکہ ضمیر زندہ ہو تو دیکھنے والے ایسے متکبر پر' اس کی حواریوں پر' لعن طعن کرتے نظر آتے ہیں کہ اس نے ظلم کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آج قوموں کی برادری میں ظالم کو ظلم کے رویے سے روکنے والا کوئی نہیں الٹا اس کے ہمنوا بننے پر سبھی خوش ہو رہے ہیں' آگے بڑھ بڑھ کر متکبر کو اپنی حمایت کا یقین دلا رہے ہیں' اس کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔

کوئی کچھ کہے' کوئی کچھ سمجھے' امر واقعہ یہ ہے کہ امریکی دہشت گرد اور اس کے سبھی حواری برے طریقے سے ہار گئے ہیں کہ ان کے مخالفین مبینہ ''دہشت گردوں'' نے افغانستان کے 90 فیصد علاقہ کو جو امن وسکون اور نظام عدل دیا تھا وہ سارے کا سارا ''جیتنے والوں'' نے غارت کر دیا ہے۔ آج ہر وہ جگہ' جہاں ''جیتنے والوں'' کے قدم جاتے ہیں وحشت و بربریت کا ثبوت فراہم کر رہی ہے جس پر خود ''جیتنے والوں'' کا میڈیا بھی گواہی فراہم کر رہا ہے۔ اسامہ و ملا محمد عمر مجاہد جیت گئے اور بمشیت اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی جیتیں گے۔

☆......☆......☆
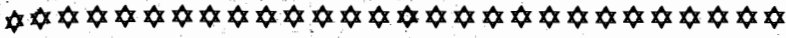
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(18-11-2001)

میڈیا اور افغانستان

میڈیا کا محاذ' کسی بھی جنگ کو جیتنے یا جیتی ہوئی جنگ کو ہارنے میں' بلکہ جنگ شروع کرانے میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تازہ مثال ہمارے سامنے ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر 11 ستمبر کے حملے کا رخ اسامہ اور طالبان کی طرف عالمی یہودی میڈیا نے بڑی عیاری سے پھیر کر امریکہ سے افغانستان پر حملہ کروا دیا۔ امر واقع یہ ہے کہ پنٹاگون یا ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کے لئے جہازوں کے اغوا میں اسامہ یا طالبان کسی طرح بھی ملوث نہ تھے۔ یہ امریکی سی آئی اے اور یہودی موساد کا مشترکہ منصوبہ تھا اور اس پر بہت سے شواہد سامنے آ چکے ہیں۔

امریکی قوم کو دہشت زدہ اور امریکی صدر کو وحشت زدہ کر کے' قومی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد کر کے صف آراء کرنے میں مذکورہ دونوں ایجنسیوں کے ساتھ میڈیا کی معیاری کارگذاری شامل رہی ہے۔ ہر باشعور جانتا ہے کہ میڈیا امریکی ہو یا یورپی پنجۂ یہود میں ہے۔ 11 ستمبر سے 7 اکتوبر تک جنگ کا آتش فشاں گرمایا گیا اور 7 اکتوبر کو افغانستان پر امریکی حملوں کی شکل میں' یہ لاوا گرانا شروع کر دیا گیا اور اس عرصہ میں میڈیا نے اپنے ''فرضِ منصبی'' سے ذرہ بھر انحراف نہیں کیا۔ خوبی کی بات یہ کہ عالمی میڈیا کی سُر میں سُر ملانے کے لئے پاکستانی میڈیا کسی طرح بھی اس سے پیچھے نہ رہا' برابر قدم سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سکھا دیں گے۔ ایٹمی ہتھیار غلیل میں رکھ کر چلانے والی چیز نہیں کہ جب چاہا جیب سے نکال کر غلیل میں رکھ کر چلا دیا۔ ایٹمی ہتھیار' بم ہو یا میزائل ان کی حفاظت' ان کی دیکھ بھال اور پھر انہیں چلانے کے لئے خصوصی مہارت اور انتظام چاہئے جو نہ اسامہ کے پاس ہے اور نہ ہی طالبان اس کی قدرت رکھتے ہیں مگر ہمارا میڈیا مُصر رہا کہ اس ڈیٹرنٹ سے امریکہ کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اس طرح کے بیانات چھاپنے سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی وحشت میں اضافہ ہوتا گیا۔

پرنٹ میڈیا میں انگریزی اخبارات کے کالم نگاروں کی اکثریت عالمی صیہونی میڈیا کی ہمنوا ہے جسے اسلام اور پاکستان کے اسلامی تشخص سے بے زاری ہے۔ اردو اخبارات میں ''لفافہ مارکہ صحافی'' خال خال ہیں مگر ہیں ضرور۔ الیکٹرانک میڈیا میں ایسے عنصر کی بھرمار ہے۔ صیہونی مقاصد کی تکمیل کے لئے تجزیہ نگار لائے جاتے رہے اور کبھی کبھار عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بعض شرفاء کو دعوت دی گئی تو انہیں بولنے کی مہلت کم ہی ملی' کبھی بات کاٹ دی تو کبھی وقت کی کمی کا رونا رویا گیا۔

بعض جگادری اپنی گردن اونچی کرنے کے لئے اسامہ اور طالبان سے تیز و تند بیان منسوب کرتے رہے۔ خیالی انٹرویو بالکل 'اصل بنا کر' عوام کا ''مورال'' بلند کرتے رہے اور یوں اسامہ یا طالبان کیلئے' اپنی حکومت کے لئے' مسائل پیدا کرتے رہے۔ صحافت کی اقدار سر پیٹتی رہیں اور ناموری یا نقد آوری کے دلدادہ اپنی دُھن میں مصروف رہے۔ ایک کی خبر دوسرے کے لئے تردید کا ذریعہ بنتی رہی اور عوام ہر لحہ یہی فیصلہ نہ کر پائے کہ سچ کیا ہے' جھوٹ کیا ہے۔ یہ صورتِ حال ایسے دور میں سامنے آئی جب ابلاغیات کا سورج نصف النہار پر سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہے بھی سچ اور پھر بے چارے سورج

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قدم ملتے رہے۔ الحمد للہ گنتی کے باشعور بچے جنہوں نے اس گنگا میں ہاتھ نہ دھوئے۔

عالمی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا صیہونیت کی جنگ جیتنے کے لئے اپنے محاذ پر ڈٹا ہوا تھا اور پاکستان کا میڈیا' بجائے پاکستان اور بش کی صلیبی جنگ میں اسلام کا دفاع کرنے کے' طالبان کے لتے لینے میں لگا رہا۔ حکومت کی ''الہامی پالیسیوں'' کو شرعی جواز فراہم کرنے اور امارات اسلامی افغانستان میں طالبان کی سرگرمیوں کو غیر اسلامی ثابت کرنے میں اپنے میڈیا کا کردار خوبصورت نہیں رہا خصوصاً الیکٹرانک میڈیا کا۔ میڈیا سے متعلق تجزیہ نگار بالعموم ٹی وی پر' اسلام اور طالبان کے حوالے سے شرمندہ دیکھے گئے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ چن چن کر حکومت نوازوں کو نوازنے میں الیکٹرانک میڈیا پیش پیش رہا۔

شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار بعض چیزوں کو اس انداز میں پیش کرتے رہے کہ نزلہ برعضوِ ضعیف والی بات سامنے آئی۔ بھارتی وزیر خارجہ اور امریکی ملٹری انٹیلی جنس تو کہیں کہ یہ سی آئی اے اور موساد تھے جنہوں نے پنٹاگون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو نشانہ بنایا جبکہ ہمارا میڈیا اسے اسامہ بن لادن کے کھاتے میں ڈالنے پر بضد رہا مثلاً یوں کہ ''اسامہ نے کہا ''ہم آئندہ بھی یہ کریں گے'' حالانکہ اسامہ ہی نہیں ہر باشعور یہ کہتا ہے کہ اگر امریکی رویہ نہ بدلا تو ''آئندہ بھی ایسے کام ہو سکتے ہیں''۔ ''ہو سکتے ہیں'' اور ''کریں گے'' میں بڑا فرق ہے۔

میڈیا نے امریکی وحشت میں اضافہ کرنے کی خاطر ایک شوشا یہ چھوڑا کہ اسامہ بن لادن نے انٹرویو میں یہ کہا کہ میرے پاس بھی ایٹمی ہتھیار ہیں اور ہم امریکہ کو سبق

کا کیا قصور؟ قصوروار تو وہ ہیں جو اپنے اپنے مفاد کی گرد اس قدر ابھارتے ہیں کہ نیچے کھڑے عوام سورج کو واضح نہیں دیکھ سکتے۔

☆......☆......☆

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے' حدیث مبارک

نوائے وقت

ہفتہ' 4/ ذیقعد 1422ھ' 19/ جنوری' 2002ء

مسلسل اشاعت کے 61 سال

امریکی موجودگی کا مستقل بندوبست

بی بی سی نے خبر دی ہے کہ امریکہ پاکستان افغانستان میں لمبے عرصے تک رہے گا۔ اس نے دونوں ملکوں میں اڈے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ افغانستان میں فوجی کارروائی کے ختم ہونے کے آثار نہیں ہیں بلکہ وہ علاقے میں مزید جنگی طیارے بھی بھیج رہا ہے۔

افغانستان میں ایک کامیاب حکومت کے خاتمے اور وہاں جملہ قومی اثاثے برباد کرنے کے باوجود بھی امریکہ نہ صرف افغانستان سے پیچھا ہٹنے کا نام لے رہا ہے بلکہ پاکستان میں بھی وہ اپنے قدم مضبوط کر رہا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ ہم جو ایک اسلامی برادر ملک کو نیست و نابود کرنے کے گناہ میں امریکہ کے ساتھ شریک کار رہے اب مزید کتنا عرصہ اس جرم کا ارتکاب کرتے رہیں گے اور امریکی اثر و نفوذ کو اپنے ملک سمیت افغانستان کی سرزمین پر برداشت کریں گے۔ امریکہ ٹریڈ سنٹر پر حملے کو آڑ بنا کر اپنے دیرینہ عزائم کی تکمیل کے لئے اس خطے میں آن پہنچا ہے اور ہمارے حکمرانوں سمیت دنیا بھر کی قیادتیں اچھی طرح جانتی ہیں کہ اس کے اصل اہداف کیا ہیں؟ جہاں تک پاکستان پر امریکی موجودگی کے اثرات پڑنے کا تعلق ہے' ان کے مطابق ہماری خود انحصاری کا معاملہ دھرے کا دھرا رہ گیا ہے۔ جس طرح خطے کے دوسرے ملکوں نے ان حالات میں اپنے حدود و قیود متعین کر رکھے ہیں۔ ہمیں بھی اب کہیں کھڑا ہو جانا چاہئے۔ تاکہ پچاس برس سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد وطن عزیز خود انحصاری کی منزل پر فائز ہو سکے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری قیادت سر اٹھا کر امریکہ سے واپسی کے لئے کہے' اگر آج اس سلسلے کو نہ روکا گیا تو یہ اور آگے بڑھے گا اور سعودی عرب کی طرح ہمارا مخصوص کلچر بھی جب زد میں آئے گا تو حکومت اٹھے نہ اٹھے لوگ یہ مطالبہ ضرور کریں گے کہ امریکی موجودگی انہیں کسی طرح بھی گوارا نہیں۔

افغانستان میں مستقل امریکی اڈے بنانے کا کام شروع ہے' مزید جنگی ساز و سامان پہنچنے لگا ہے۔ ظاہر ہے کہ افغانستان میں پاکستان مخالف حکومت اور اس پر وہاں امریکی فورسز کی موجودگی پاکستان کے لئے براہ راست خطرے کی گھنٹی بنی رہے گی۔ امریکہ جو اس وقت پاکستان اور بھارت دونوں کے ساتھ ایک جیسی دوستی کا دعویدار ہے مستقبل میں صرف بھارت ہی کے ساتھ رہ جائے گا۔ اس لحاظ سے امریکہ سے ہماری موجودہ دوستی کی پینگ کسی بھی بلندی پر ٹوٹ سکتی ہے۔ جس کے اثرات بد کا مداوا پیشگی کیا جانا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(20-11-2001)

بصیرت کو طلاق دینے کے نقصانات!

خالق نے اپنی ہر طرح کی مخلوق میں بصیرت کو ان کی زندگی کے عملی پہلوؤں کی مناسبت سے تقسیم کرنے میں کسی طرح بھی بخل سے کام نہیں لیا۔ جن و انس کو چونکہ اعمال کے لئے آزادی دی اس لئے بصیرت سے استفادہ کرنے یا نہ کرنے کا بھی اسے کُلّی اختیار دیا گیا جبکہ دوسری مخلوق میں بصیرت کی ہر جہت طے کر دی گئی۔ اسے ہم روزمرہ زندگی میں عملاً دیکھتے ہیں۔ یہ مخلوق حیوانات ہوں' چرند پرند یا حشرات الارض ہوں۔

سینۂ دھرتی پر صرف انسان ہے جو اشرف المخلوقات قرار پایا اور جس کو ودیعت کردہ بصیرت کو پالش کئے رکھنے کے لئے خود خالقِ کائنات نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل اور الہامی کتب سے نوازا۔ انسان پر خالق کا یہ سب سے بڑا احسان ہے۔ جب کرہ ارض پر انسان نے پھیل کر عملاً اسے گلوبل ویلج بنا ڈالا تو خالق نے اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت محمد ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر پوری نوع انسانی کے لئے آخری ہادی و راہنما بنایا۔ سرور دو عالم ﷺ کو آخری مکمل و اکمل اور مدلل کتاب عطا فرمائی۔

نبی آخر الزماں ﷺ اور قرآن حکیم نے ہر انسان کو ودیعت کردہ بصیرت کے سامنے اپنا پیغام رکھا۔ بصیرت سے اپیل کی کہ وہ کھرا کھوٹا پہچان لے اور یوں بے شمار امن و سلامتی کی راہوں کو قبول کر کے مسلمان کہلوائے۔ پھر اتباعِ رسالت اور حکمتِ قرآن میں

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

غوطہ زن بہت سے مسلمان بصیرت کو بطور سرمایہ سمیٹتے رہے اور بے شمار مسلمان کہلوانے والے اس سے غافل رہے یا انہوں نے بصیرت کو طلاق دیئے رکھی۔

بصیرت سے غیر مسلموں نے بھی استفادہ کیا اور خوب کیا۔ فرق صرف یہ رہا کہ بصیرت انہیں ابدی زندگی کے سکھ کی طرف نہ لاسکی اور چونکہ خالقِ کائنات عادل بھی ہے لہذا اس نے رسالت اور توحید یا کسی ایک کا انکار کرنے والوں کو بصیرت کے فوائد کا اخروی حصہ بھی دنیا میں دے دیا' یہ یہود و ہنود کو بھی ملا اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں یا بالکل نہ ماننے والوں کو بھی ملا۔ ہر کسی نے حسب توفیق اس سے استفادہ بھی کیا۔

یہود نے بصیرت کو ہمیشہ تخریب اور سازش کے لئے استعمال کیا اگرچہ اس پر قرآن حکیم سے خالق کائنات کی گواہی سے بڑھ کر اور کوئی ٹھوس شہادت ہو نہیں سکتی مگر اس دنیا میں بے شمار ہیں جنہیں خالق سے زیادہ اس کے بندوں کی گواہی پسند ہے۔ یہود کی تاریخ کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ انہوں نے عالمی نظام کو اپنی مٹھی میں رکھنے کے لئے بے شمار محاذ کھولے جو سطح زمین پر اگر ہر کسی نے دیکھے تو سطح کے نیچے (خفیہ تگ و دو کاروائی پر بھی بہت سے گواہ ہیں۔

یہ یہود ہی تھے جنہوں نے مسیحیت میں عقیدہ تثلیث متعارف کرایا' مسیحی برادری کو الٹے سیدھے عقائد بنا کر دیئے' بعثتِ نبوی ﷺ کے بعد امتِ مسلمہ سے دشمنی کی بنیاد رکھی تو اس میں رخنہ اندازی کے لئے یمنی یہودی عبداللہ بن سبا نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پہلے حضرت عثمانؓ کی شہادت پر لوگوں کو ابھارا' پھر اسی بدبخت نے قصاصِ عثمانؓ کو بنیاد بنا کر حضرت علیؓ کیلئے قدم قدم مشکلات پیدا کیں۔ جنگِ جمل اور جنگ صفین میں بے شمار

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جید صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی سازشوں سے شہید کرایا۔ یہ سازشیں ہر دور میں جاری رہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم یہود نے سلگائی اور بھڑکائی۔ موجودہ افغان امریکہ آمنا سامنا یہود کی بصیرت کے منفی رخ کی بدترین مثال ہے کہ خود پسِ پردہ رہ کر اسلام کے بالمقابل مسیحیت کو آخری صلیبی جنگ یا تیسری عالمگیر جنگ کیلئے مشتعل و مجبور کر دیا گیا۔

مسیحیت' امریکی ہو یا یورپی' اس نے بھی حسب توفیق اپنی بصیرت کو زحمت دی اور اسلام کو راستے سے ہٹانے کے لئے نہ صرف یہ کہ پوری عیسائی دنیا کو ایک نقطے پر اکٹھا کر لیا بلکہ تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنا ہم نوا اور معاون بنا لیا تا کہ باری باری سب کی خبر لے سکے۔ اس سے چند قدم اور آگے ہنود اور کیمونسٹوں کو بھی اسلام کے خاتمے کی مہم میں عملاً ساتھ شامل کر لیا۔ مسیحی اتحاد اور مسلم حکمرانوں کی عملی معاونت' بصیرت کے بغیر قطعاً ممکن نہ تھی۔

بصیرت جو مومن کی میراث ہے ہر مسلمان ملک میں منہ چھپاتی پھر رہی ہے۔ بصیرت نے ایک ایک مسلمان حکمران کا دروازہ کھٹکھٹایا' ہر کسی سے چند منٹ ملاقات کا وقت مانگا مگر ہر جگہ ہر کسی کو اس کی بات سننے کی فرصت ہی نہ تھی۔ مسلمان حکمرانوں کے سرخیل اور ایٹمی قوت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قصرِ صدارت پر حاضر ہوئی تو اسے بھگا دیا گیا کہ ہم بُش کو طالبان کے خلاف بھاری فوائد کے حصول کی یقین دہانی پر' مدد و تعاون کی پیشکش کر چکے ہیں کہ مومنانہ بصیرت کا یہی تقاضا تھا۔ بصیرت کے نام پر تم کون ہو جو گھسنے کی کوشش کر رہی ہو۔ ہم نے عالمی سطح پر پاکستان کے تشخص کو ابھارنے کے لئے' مالی استحکام کے لئے' بھارت جیسے دشمن پر سبقت لے جانے کے لئے بش کا ساتھ دیا ہے۔ کل تک پاکستان کو کوئی پوچھتا نہ تھا' آج ہر کوئی چلا آ رہا ہے' یہی تو ہمارے بصیرت افروز

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فیصلوں کی عملی شہادت ہے۔ اربوں ڈالر کے فوائد کے علاوہ اسلام کا نام لینے والے "سڑیل طالبان" سے مستقل نجات مل جائے گی۔

بصیرت سر پیٹتی رہ گئی کہ میرے نام پر تمہیں شیطان نے دھوکہ دیا ہے تم سراسر خسارے میں رہو گے۔ جونہی بش بلیئر کا مطلب پورا ہوگیا وہ تمہارے منہ پر تھوکنے کے بھی روادار نہ ہوں گے اور امداد کے وعدے سراب ہیں یہ تمہیں قرض کے پھندے میں پھنسانے کی چالیں ہیں مگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اقتدار اپنی ضد پر اڑا رہا۔

وہ دن جلد آ گیا جب بصیرت کو دھتکارنے والے حکمرانوں نے اپنی اڑھائی ہزار کلومیٹر محفوظ سرحد پر دشمن لا بٹھایا' جب روز روز آنے والے مہمانوں نے اس کے ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے اور اس پر حملہ کرنیکی دھمکیاں دینی شروع کر دیں' دوسری طویل سرحد پر بیٹھے دشمن سے طویل المدت معاہدہ کرنے کی نوید سنائی۔ ڈالروں کی بارش نہ برسی' کفر کی بصیرت جیت گئی اور مسلمان کی بصیرت' مسلمان کی بے بصیرتی کے سبب مات کھا گئی۔

مومن کی میراث بصیرت کو طالبان نے مکمل شعور و ادراک سے گلے لگایا کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں دہشت گردی کو بہانہ بنا کر بش اور اس کے اتحادی صرف اسلام پر حملہ آور ہوئے ہیں اور جب کفر کی آندھی اسلام کے مقابل آئے تو راہ فرار کی نہیں استقامت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا کی اس عارضی زندگی کو بہر حال ختم ہونا ہے اور موت سے فرار مسلمان کی شان نہیں کہ وہ شہادت پا کر ابدی زندگی کی طرف لوٹتا ہے اور میدان جہاد میں اللہ کی نصرت کو بہت قریب سے دیکھتا ہے۔ طالبان کی استقامت پر آج دشمن بھی گواہ ہے۔ اگر پاکستان پر اس قدر شدید حملہ ہوا ہوتا تو پہلے ہی روز یہ ایٹمی قوت مار کہ

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

حکمران، بش اور بلیئر کی گود میں پناہ کے لئے برطانیہ اور امریکہ فرار ہو چکے ہوتے۔ اسلام ابد تک کا دین ہے جس کا اللہ محافظ ہے۔ طالبان کی بصیرت نے استقامت کی راہ چن کر اللہ سے اچھا سودا کیا ہے۔

7 اکتوبر سے آج تک لگاتار شدید ترین امریکی بمباری کے باوجود طالبان کے حوصلہ میں، ان کی صفوں میں کوئی دراڑ دیکھنے کو امریکہ اور اس کے اتحادی ترس گئے ہیں۔ اسامہ اور طالبان کو زیر کرنے کا ان کا خواب نہ تو شرمندۂ تعبیر ہوا اور نہ ہی ہونے کے امکانات دور دور تک نظر آ رہے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام اپنی حکومت کی بے بصیرتی پر گواہ ہیں کہ اب پاکستانی قیادت، امریکی برطانوی قیادت کے سامنے عاجزانہ تجاویز پیش کرتی ہے، مشورے اور مطالبے سامنے لاتی ہے اور وہ جو صدر پرویز مشرف کے ''جرأت مندانہ کردار'' کو سراہتے تھکتے نہیں تھے، آج اس آواز پر کان دھرنے کو تیار نہیں ہیں۔

کاش اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت کا مقدر بصیرت ہوتی اور نصف صدی میں استحکامِ وطن کی منزل کا سفر طے کرتے دوسرے بہت سے ممالک کی طرح ہم بھی باوقار آزادی سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے۔

بصیرت کو طلاق دینے کا نقصان یہ ہے کہ کافر بش کی ایک دھمکی پر بلاسوچے سمجھے، بلا قوم کو اعتماد میں لئے، بلا دوست ممالک سے مشورہ لئے، سچے کھرے قابل اعتماد مسلمان بھائی کے خلاف مدد و تعاون کا یقین دلا کر روسیاہی خریدی۔

☆......☆......☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(26-11-2001)

انوکھی جنگ

جنگوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو دو قوموں کے درمیان' دو ممالک کے مابین دو مذاہب کے مابین یا دو تہذیبوں کے ٹکراؤ کی کہانی سامنے آئے گی۔ جنگیں قصیر المدت یا طویل المدت بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں مگر شاید ہی تاریخ ایسی کسی جنگ کی گواہی پیش کر سکے جس میں ایک تہی دست مختصر فوج کے مقابلے میں سینۂ دھرتی پر بسنے والے کفار و مشرکین کے ساتھ مسلمان کہلوانے والے بھی کندھا ملائے کھڑے ہوں۔ یعنی ''سارا جہان'' مقابلے پہ ڈٹ چکا ہو' ایک مفلس قوم کے حقیقی عقیدہ کو مٹانے کی خاطر۔

یہ انوکھی جنگ افغانستان میں 7 اکتوبر سے عملاً لڑی جا رہی ہے۔ ایک طرف صرف اللہ رب العزت کو سپر پاور ماننے والے مٹھی بھر طالبان ہیں جن کے پاس ڈھب کے ہتھیار بھی نہیں ہیں۔ دوسری طرف دنیا کی خودساختہ فرعون صفت متکبر و وحشی سپر پاور امریکہ ہے' جس کے اتحادیوں میں ہر مسیحی حکومت کے علاوہ جاپان' روس و بھارت بھی شامل ہیں اور جس کے دائیں بائیں مسلمان حکمران پورے طمطراق سے کھڑے ہیں بلکہ وہ بھی مسلمان حکمران ہی ہے جس نے امریکہ کو اڈے اور طالبان کی جاسوسی مہیا کی ہے۔

یہ جنگ اس لئے انوکھی ہے کہ 51 دن تک انتہائی وحشیانہ بمباری کے باوجود ''کفر و اسلام کا اتحاد'' ان مٹھی بھر مجاہدین کو اپنے دعووں کے مطابق تہس نہس نہیں کر سکا۔

نہ اسامہ بن لادن زندہ یا مردہ ہاتھ آ سکا' نہ ملا محمد عمر مجاہد کا بال بیکا ہوا اور نہ کوئی بڑے سے بڑا ''اتحادی لالچ'' طالبان میں پھوٹ ڈال سکا۔ اگر امریکہ نے اسامہ کی گرفتاری پر اڑھائی کروڑ ڈالر کا انعام مقرر کیا تو طالبان نے بش کے سر کی قیمت پانچ کروڑ مقرر کی۔ کوئی طالب اس جنگ میں خریدا نہیں جا سکا۔ جس طرح ''سستا'' پاکستان خرید لیا گیا تھا۔

یہ جنگ اس لئے بھی انوکھی ہے کہ خلافتِ راشدہ کے دور کی جنگوں میں مسلمانوں کی سرفروشی کی جو داستانیں گذشتہ ساڑھے چودہ سو سالوں میں اڑی گرد سے دبی دبی دکھائی دیتی تھیں وہ دھلی نکھری آج پھر اقوامِ عالم کے سامنے آ چکی ہیں۔ میدان کربلا میں حضرت امام حسینؓ اور ان کے رفقاء نے جو مثال ملت مسلمہ کے سامنے رکھی تھی کہ ''مسلمان زندہ کس طرح رہتا ہے اور مسلمان مرتا کس طرح ہے'' امارات اسلامی افغانستان کے طالبان اور ان کے ہم نواؤں نے وہ داستان عملاً دہرا دی ہے۔

اس انوکھی جنگ کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ 51 دن میں لاکھوں ٹن بارود' نیپام اور ڈیزی کٹر (نیپام) بموں کی بارش' ہر طرح کے مہلک ترین میزائلوں کا چھڑکاؤ ہونے کے باوجود کسی افغان شہری نے ہاتھ کھڑے نہیں کئے' کسی کے چہرے پر بش اور اتحادیوں کے چہروں کی طرح خوف و ہراس و دہشت نہیں دیکھی جا سکی۔ ہر افغان کا چہرہ سکینت کی مثال ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمن نے فرانس پر آگ لگانے والے چھوٹے چھوٹے بم گرائے تھے تو ''40 سال تک بڑی فوج کا مقابلہ کرنے'' کی دعویدار قوم 72 گھنٹے میں گھٹنے ٹیک گئی تھی۔ 11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگون پر نازل تباہی اس کا عشرِ عشیر بھی نہ تھی مگر امریکی قوم کی حالت دیدنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

افغانستان پر گرنے والے بموں' میزائلوں کی یہی بارش امریکہ' برطانیہ یا کسی یورپی' روسی علاقے پر ہوتی تو وہاں کے عوام اور حکومت بلا مبالغہ چند گھنٹے میں شکست تسلیم کر لیتے اور جارح کے تمام جائز' نا جائز مطالبات کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے مگر اس انوکھی جنگ نے طالبان کے جذبوں کو' ان کی فدائیت کو' مہمیز لگائی اور وہ لحہ بہ لحہ آزمائش کی بھٹی سے گذرتے کندن بن کر نکلتے رہے۔ عزیمت کی ایسی داستانوں پر آج دشمن بھی حیران ہے۔

ہم نے ہائی سکول میں ایک سبق "Charge of the light bregade" پڑھا تھا کہ ہلکے ہتھیاروں سے مسلح 600 جنگجوؤں نے کس طرح بھاری توپخانے پر ہلہ بولا تھا یا 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں 42 جانبازوں نے ہلی کے معرکہ میں بریگیڈ کو روکا تھا۔

Canon to left of them, Cannon to right of them and Cannon in front of them, but rode the 600 hundred.

اس انوکھی جنگ میں طالبان کے دائیں بائیں اور سامنے ہی نہیں آسمان سے بھی آگ برستی رہی اور وہ مردانِ حُر میدان میں ڈٹے رہے۔ محاذ قندوز کا ہو یا قندھار کا' ان کا بے جگری سے لڑنا تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہے گا۔

آج کی جنگ کا اہم ترین اسلحہ میڈیا بھی ہے اور یہ سادہ لوح مجاہدین اس محاذ پر بھی تہی دست تھے کہ قلم کی عصمت فروخت کرنے والے' یہود کے پاس اسے گروی رکھنے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
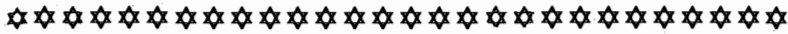
والے' بے شمار بے ضمیر مسلمان کہلوانے والے بھی اس جنگ میں ''اتحادیوں'' کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آئے۔ تاریخ لکھنے والے اور مستقبل میں تاریخ پڑھنے والے اس انوکھی جنگ سے کبھی صرفِ نظر نہیں کر سکیں گے۔

☆......☆......☆

امریکی صدر 11 ستمبر کے حملوں کے ذمہ دار ہیں بش اور انکے رفقا کیخلاف 7 بلین ڈالر کا دعویٰ

سینیٹر باب ڈول کے سابق مشیر ہلٹن نے رمز فیلڈ، ڈک چینی کو بھی فریق بنایا ہے

دعویٰ میں کہا گیا ہے کہ پیشگی وارننگ کے باوجود بش نے سیاسی فائدوں کیلئے حملوں کی اجازت دی

[illegible]

لاہور (نیوز ڈیسک) سینیٹر باب ڈول کے سابق مشیر اور سان فرانسسکو کے اٹارنی سٹینلے ہلٹن نے گزشتہ دنوں ایک امریکی ضلعی عدالت میں صدر جارج بش، نائب صدر ڈک چینی، وزیر دفاع رمز فیلڈ کے علاوہ کونڈولیزا رائس اور نارمن منیٹا سمیت 10 افراد کے خلاف 7 بلین ڈالر کا قانونی دعویٰ دائر کیا ہے۔ اس دعویٰ میں ہلٹن نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ صدر بش اور ان کی انتظامیہ نے 11 ستمبر کو ہونے والی تباہی کے سیاسی فائدے حاصل کرنے کیلئے ان حملوں کی اجازت دی۔ انہوں نے موقف اختیار کیا ہے کہ اسامہ بن لادن کو اس سلسلے میں قربانی کا بکرا بنایا گیا ہے کیونکہ انتظامیہ نے حملوں کے بارے میں پیشگی وارننگ کو نظر انداز کیا اور اس کے پیچھے چھپے مشتبہ دہشت گردوں کو گرفتار نہیں کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ان تمام

نوائے وقت صفحہ 7، بقیہ نمبر 34 **2 جولائی 02**

[illegible] کے پیچھے کارفرما مقاصد اس وقت حاصل کر لیے گئے جب امریکی فوجوں نے طالبان حکومت ختم کر کے وہاں امریکہ کی دوست حکومت لائی گئی۔ ان علاقے میں اس کے تیل [illegible] بارے میں مفادات کو تحفظ ہو۔ ہلٹن نے 11 [illegible] کی ان 14 خاندانوں کے 400 متاثرین کو موکل بنایا گیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حال ہی میں واشنگٹن میں جلوس نکال کر ان حملوں کی آزادانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا۔ ہلٹن یہ دعویٰ کے "LIHOP" تھیوری رکھنے والے گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس تھیوری میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ حملوں کی پیشگی وارننگ کے باوجود 11 ستمبر کے حملوں کی اجازت دی۔ اس کے مطابق امریکی انٹیلی جنس کو اسرائیل، روس، جرمنی، مصر وغیرہ سے ان پیشگی حملوں کے بارے میں خبردار کر دیا گیا تھا۔ ہلٹن اب اس تھیوری کو عدالت میں لے جا رہے ہیں۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
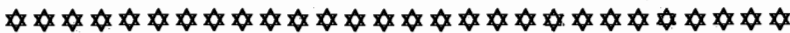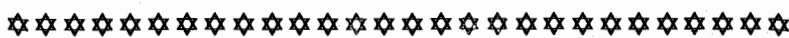
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(29-11-2001)

محسن فروختند و چہ ارزاں فروختند!

تحریف کا مرتکب ہونے کا ہمیں احساس ہے کہ اصل بات "قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند" ہے۔ قوم فروشی بھی اگر چہ امرِ واقع کے طور پر ہر کسی کے سامنے ہے مگر یہ کہہ کر "قومی سطح کے جرم" میں ملوث ہو کر "منزل کھوٹی" نہیں کرنا چاہتے۔ یہ فیصلہ تاریخ لکھنے والوں کے سپرد کر کے ہم یہاں صرف محسن فروشی تک اپنی بات کو محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ قوم فروش جانیں اور مستقبل کا مورخ جانے۔

ہم یہ جرم بھی اپنے سر لینے پر آمادہ نہیں ہیں کہ "پیسے کے لئے پاکستانی اپنی ماں تک فروخت کر دیتے ہیں" یہ الفاظ ایک مبینہ پاکستانی "دہشت گرد" کے مقدمہ میں امریکی وکیل نے کہے تھے۔ امریکی وکیل کے ان الفاظ پر پاکستانی قوم کی غیرت جاگ اٹھی تھی۔ ہمارے ہاں غیرت جس تیزی سے جاگتی ہے اسی تیزی سے سو بھی جاتی ہے جس کے مظاہر اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔

سرکاری غیرت اور عوامی غیرت میں بھی دیسی اور بدیسی (Local and Imported) مال کی طرح کا فرق ہے کہ اقتدار کی غیرت بیانات کی حد تک امپورٹڈ مال کی طرح خاصی چمک دمک والی ہوتی ہے جبکہ عوامی غیرت سیلاب کے ریلے کی طرح بگڑی اکھڑی کہ ہر شے بہا لے جاتی ہے۔ اقتدار کی غیرت کا وزن سکّوں میں تولا جا سکتا

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

ہے مگر عوامی غیرت انگڑائی لے لے تو اسے تولنا محال ہے۔ اس کی راہ روکنا محال ہے۔

ہم بات کرنا چاہ رہے تھے محسن فروشی کی اور آغاز میں غیرت نے راستہ روک لیا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وطن فروشی ہو یا محسن فروشی' دونوں کا غیرت وحمیت سے گہرا رشتہ ہے اور سیانے ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ ''ناخن سے گوشت جدا نہیں ہو سکتا''۔ محسن فروشی ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے' یہ بڑے دل گردے والے بے حمیت و بے غیرت لوگوں کے کرنے کا کام ہے۔

عالمی دہشت گرد امریکہ نے امارات اسلامی افغانستان کے سربراہ ملا محمد عمر مجاہد سے کہا کہ اگر میرے غیض وغضب سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اسامہ بن لادن کو میرے سپرد کر دو۔ ملا محمد عمر مجاہد نے وحشت و دہشت کی علامت بش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا کہ اسامہ افغانستان کا محسن ہے اور ہم محسن فروش نہیں ہیں کہ تمہارے پیش کردہ ''فوائد'' کے بدلے اسے سپرد کر دیں۔

امریکہ کے لئے یہ انوکھا تجربہ تھا کہ اس سے قبل وہ ''فوائد'' کی پیش کش کے بغیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سیاسی قیادت سے مبینہ دہشت گرد کانسی اور رمزی حاصل کر چکا تھا۔ پاکستان بھی مسلمان ہی تو ہے جس نے تعاون کیا مگر افغانستان کیسا اسلامی ملک ہے جس نے ''فوائد'' اور دھمکی دونوں کو ٹھکرا دیا۔ امریکہ نہیں جانتا تھا کہ ایک جگہ نسلی اسلام ہے تو دوسری جگہ شعوری ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں محسنوں کی کمی نہیں ہے۔ بعض سے ہم نے پہلے جان چھڑا لی جیسے حکیم محمد سعید شہید اور بعض سے اب جان چھڑانے کے لئے امریکہ بہادر

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

سے مدد لی جا رہی ہے مثلاً محب وطن ایٹمی سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالمجید' سلطان بشیر الدین محمود اور ان کے ساتھی ہیں۔ ان سب کا ''گناہِ عظیم'' استحکامِ وطن کے لئے دفاعی صلاحیت میں ایٹم بم کا اضافہ کرنا ہے۔

سلطان بشیر الدین محمود اور ان کے پس دیوار زنداں رفقا کی حب الوطنی ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جوانیاں اور جن کی ادھیڑ عمری کا ایک ایک لمحہ استحکامِ وطن کے لئے صرف ہوا جس پر اہلِ وطن گواہ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبح دوپہر شام بلکہ رات بھی اپنا آرام تج کر کے ملکی دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنانے کی محنت کی۔ اقتدار نے بعض کو تمغہ امتیاز سے بھی نوازا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے یہ محسن' جن کے سینوں میں ملتِ مسلمہ کا درد ہے' کفر کی آنکھوں میں کھٹکتے رہے اور وہ ہمیشہ سے موقع کی تلاش میں رہے کہ جس قدر جلد ہو یہ کانٹے نکال دیئے جائیں چنانچہ اسامہ بن لادن کو دہشت گردوں کا ''سرغنہ'' قرار دے کر عالمی سطح کی غنڈہ گردی کا آغاز کرتے اپنے ''طے شدہ دشمنوں'' پر ہاتھ ڈالنے کا جواز ڈھونڈ نکالا۔ آج دشمن نمبر 1 افغانستان ہے اور پاکستان کے ایٹمی سائنسدان ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت کو ڈالروں کی بارش' جس میں ''امداد کی رحمت'' نہ ہونے کے برابر ہے اور ''قرض مع سود کی زحمت ولعنت'' زیادہ ہے' نے اس قدر غیرت وحمیت سے عاری بنا دیا کہ ''امریکی خواہش کے احترام میں'' اپنی قوم کے محسنوں کو گرفتار کرلیا اور یہی نہیں بلکہ امریکی ایجنسیوں کے کتے ان پر چھڑوا دیئے کہ وہ قوم کی اس مقدس امانت کو جس طرح چاہیں نوچیں اور بھنبھوڑیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چشمِ فلک نے یہ بے بصیرتی و بے حمیتی کب دیکھی ہوگی۔ اقتدار نے امریکی وکیل کے ان الفاظ کی تائید کرنا ضروری سمجھا کہ: پاکستانی قوم چند ڈالروں کے بدلے ماں یا مادرِ وطن کی آبرو فروخت کر دیتی ہے اور حیرت ہے کہ امریکی وکیل کے ان الفاظ پر غیرت وحمیت کا اظہار کرنے والے آج منقارِ زیر پر ہیں۔ آج حکومت کے کارندے امریکی یورپی نوازشات تو گن گن کر بتا رہے ہیں مگر اس قومی المیے پر خاموش ہیں۔ محسن فروشی کی یہ بدترین مثال ہے، خصوصاً اس ملک میں جو اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا اور جو باقی مسلم ممالک میں سرخیل سمجھا جاتا ہے۔

محسن کشی کی دوسری مثال پہلی سے بھی، نتائج کے اعتبار سے، بھیانک اور اذیتناک ہے کہ پہلا "قتل" افراد کا ہے تو دوسرا اداروں کا۔ کسی بھی نظریاتی مملکت میں، مملکت کی تخلیق اس کی تعمیر و استحکام کی ضمانت صرف انہیں اداروں کے ذریعے ممکن ہوتی ہے جو اس کے بنیادی نظریہ سے ہم آہنگ ہوں اور اسی بنیادی نظریہ سے ہم آہنگ افراد پیدا کریں جو تخلیق سے استحکام تک کے تمام تقاضے پورے کرتے رہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بنیاد اسلام ہے اور اس نظریہ کی آبیاری مختلف مکاتب فکر کے تحت چلنے والے دینی ادارے حکومت پر بوجھ بنے بغیر کر رہے ہیں۔ ان اداروں کا ملتِ مسلمہ پر احسان ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح محض چندوں کے بل بوتے پر دین کی تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ یوں یہ ادارے قوم کے محسن ہیں۔ کمال اتاترک کے چاہنے والے امریکی ڈالروں سے جھولیاں بھرنے کی امید میں ان پر کاری ضرب لگانے کو ہیں۔

اقتدار کو گلہ ہے کہ یہاں "دہشت گرد تیار ہوتے ہیں" حالانکہ امر واقع یہ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہ حکومت کی ایجنسیوں کی نااہلی کے سبب یہود و نصاریٰ کی گہری اور لمبی منصوبہ بندی کے سبب ان دینی اداروں میں ہی نہیں' سیاسی و سماجی اداروں اور اقتدار کی غلام گردشوں تک میں دہشت گرد موجود ہیں۔ دینی اور سیاسی جماعتوں کو چھوڑیئے کہ ان میں پور پکڑنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اعلیٰ سرکاری مشینری اور این جی او مافیا کے متعلق کیا خیال ہے؟ دہشت گردی صرف ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے جہاز ٹکرانے کا نام نہیں۔ امریکہ کی ہر پالیسی اور ہر فعل دہشت گردی کی بدترین مثال ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کے پاس ایک مہمان بیٹھے تھے کہ ایک طالبعلم نے آ کر اپنی کتب کے چوری ہونے کی شکایت کی۔ مہمان نے تعجب سے کہا کہ حضرت کیا طالب علم بھی چوری کرتا ہے؟ مہتمم صاحب کا جواب بڑا چشم کشا تھا۔ فرمایا کہ "طالب علم تو کبھی چور نہیں ہوتا البتہ چور طالبعلم کے بھیس میں داخلہ لے سکتا ہے"۔ دینی اداروں یا دینی مدارس میں دہشت گرد نہیں ہوتے مگر بالیقین کہا جا سکتا ہے کہ بھیس بدل کر دہشت گرد یہاں آتے ضرور ہیں اور یہ صرف اس لئے ممکن بنتا ہے جب گروی ضمیر والی حکومت کی ایجنسیاں' اقتدار کے لئے خطرات کے دروازے بند کرتے ان کو خود پلاٹ کرتی ہیں۔

حکومت کا نقطہ نظر ہے کہ دینی مدارس ایسے روبوٹ تیار کرتے ہیں جو بٹن دبانے پر وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم ملتا ہے۔ جس نے بھی کہا درست کہا کہ اقتدار نشے میں بھول گیا کہ دینی مدارس سے کہیں زیادہ بڑے اور "عقلمند" روبوٹ حکومت کے زیر سایہ مختلف شعبہ جات میں' ان کی اکیڈیمیوں میں تیار ہوتے ہیں جہاں Yes Sir کے علاوہ کچھ ہوتا ہی نہیں۔ یہ تو صرف بے چارے ضیاء الحق مرحوم کی مثال ہے کہ ایک بار No Sir کہہ گئے۔ دینی مدارس کے "روبوٹ" قوم و وطن کے محسن ہیں اور امریکہ ان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محسنین کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

اگر عقل و شعور ساتھ نہ چھوڑ گیا ہو تو طالبان بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے محسن تھے کہ کم و بیش اڑھائی ہزار کلومیٹر بارڈر ہر طرح محفوظ تھا۔ افغانستان کے عوام پاکستان کے، ملت مسلمہ کے دکھ درد کے ساجھی تھے۔ روس کے خلاف انہوں نے تحفظِ پاکستان کی طویل جنگ لڑی۔ بے مثال قربانیوں کی تاریخ لکھی مگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو امریکی برطانوی خواہش کے مطابق یہ اسلام پسند نہ تھا۔ یہ اسلام حریت و غیرت، جرأت و استقلال کا درس دیتا تھا جب کہ ہماری ضرورت بے ضرر اسلام کی تھی لہٰذا اسلام کو عالمی سطح پر قابلِ قبول بنانے کی راہ میں رکاوٹ طالبان کا قلع قمع کرنا ضروری تھا۔

معاملہ دینی مدارس کا ہو یا طالبان کا ان کا حقیقی دشمن یہودی ہے جس نے بڑی چابکدستی سے اپنے غلام امریکہ و برطانیہ سے کام لیا ہے۔

☆"ہم خدا (کے تصور) کو نیست و نابود کر دیں گے۔ مذہبی راہنماؤں کی راہنمائی میں طے کردہ فیصلے زمین پر خدا کی حاکمیت کے تابع ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے لئے یہ لازم ہو گیا ہے کہ ہم غیر یہود (گوئم) کے تصورِ خدا کی دھجیاں بکھیر کر اس کی جگہ مادی فوائد اور حسابی قاعدے لے آئیں۔"☆ (Protocols, 4:3)

یہاں سوچنے والا یہ سوچتا ہے کہ مذکورہ منصوبے پر عمل کون کرے گا۔ یہ کام کیسے ہوگا۔ اسے یہودی منصوبہ سازوں کی اپنی منصوبہ بندی میں ملاحظہ فرمائیے۔

☆"(جہاں ہم کامیاب ہوں گے) عوام میں سے جو انتظامیہ بھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم منتخب کریں گے' اپنی (یہود کی) وفاداریوں کی تکمیل کی صلاحیت کے حوالے سے ہوگی۔ وہ ان حکومتوں کے اپنے تیار کردہ افراد کی طرح تربیت یافتہ نہ ہوں گے بلکہ بچپن سے کرۂ ارض پر حکمرانی کے لئے زیر تربیت رکھے گئے وہ لوگ ہوں گے جو مہروں کی طرح ہمارے ''ماہرین'' ''مشیروں'' اور ''دانشوروں'' کے اشارۂ ابرو کو سمجھیں گے' عمل کریں گے۔'' ☆**(Protocols, 2:2)**

یہود و نصاریٰ کے تیار کردہ یہ سرکاری روبوٹ اپنے آئینے میں ہر کسی کو روبوٹ دیکھتے ہیں اور پھر روبوٹ میں فیڈ کئے گئے بدیسی پروگرام کے مطابق دیسی ''روبوٹوں'' کو تہس نہس کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار دیکھے جاتے ہیں۔ قوم احتجاج کرتی ہے تو انہیں دہشت گرد دکھائی دیتی ہے اور اس سرکاری روبوٹوں میں ''نظر کے چشمے'' بھی یہود و نصاریٰ کے بنائے ہوئے ہیں جن میں اکثریت ہمیشہ اقلیت نظر آتی ہے۔

☆......☆......☆

روزنامہ 'انصاف' لاہور، 25 جنوری 2002

مسلمان عیاش ہو چکے، بیت المقدس آزاد کروانا ان کے بس میں نہیں: ایریل شیرون

مسلمانوں میں حضرت عمرؓ اور صلاح الدین ایوبی والا جذبہ نہیں رہا، فروعی مسائل میں بری طرح پھنس چکے ہیں

یہودی آج بھی اللہ کی پیاری مخلوق ہے، دنیا بھر میں قدم جما رہے ہیں، فلسطینیوں کو [illegible]

لاہور (انصاف خصوصی رپورٹ) اسرائیل کے وزیراعظم ایریل شیرون نے کہا ہے کہ یہودی آج بھی اللہ کی پیاری مخلوق ہے اور اس نے یہودیوں کو دنیا کی ہر نعمت سے نواز رکھا ہے اور یہودی دنیا بھر میں پہلے کی طرح اپنے قدم جما رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آج مسلمانوں کا ضمیر [illegible] بکھر چکا ہے اب وہ فاتح نہیں ہو سکتے اب بیت اول کو آزاد کرانا ان کے بس میں نہیں وہ [illegible] مسائل میں الجھے ہوئے [illegible] میں بری طرح پھنس چکے ہیں کیونکہ [illegible] ان میں حضرت عمرؓ اور صلاح الدین ایوبی والا جذبہ نہیں رہا اب مسلمان [illegible] عمل بن چکے ہیں جب تک یہ عیاشیوں میں رہیں گے ہمارے مفادات کا تحفظ خود بخود ہوگا۔ ایریل شیرون نے کہا کہ فلسطینیوں کو اگر رہنا ہے تو ہمارے تابع رہنا پڑے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(11-06-2002)

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

منگل 11 ستمبر 2001ء سے
منگل 11 جون 2002ء تک کیا پایا کیا کھویا!

ورلڈ ٹریڈ سنٹر 11 ستمبر 2001ء کو تباہ ہوا۔ آج 11 جون 2002ء ہے۔ درمیانی فاصلہ 10 ماہ یا 274 دن کہا جا سکتا ہے۔ ان گذرے دنوں پر نظر ڈال کر یہ دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان نے کیا پایا اور کیا کھویا؟ غالباً حضرت عمرؓ کا بھی ایک فرمان اس مفہوم کا ملتا ہے کہ ”پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ ہو تم خود اپنا محاسبہ کرلو“ بات بہر حال وزنی ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھی۔ اس کا پس منظر جاننا بہت ضروری ہے اور اس پر بہت کچھ امریکی اور مغربی میڈیا میں امریکی دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کے حوالے سے سامنے آ چکا ہے۔ مثلاً یہ کہ اس تباہی کے لئے ماسٹر مائنڈ متعصب یہودی ہنری کسنجر تھا' امریکی ایجنسیوں کا عملی تعاون اور آشیر باد منصوبہ سازوں کو حاصل تھی وغیرہ وغیرہ۔

یہود کا پہلا ہدف گریٹر اسرائیل ہے تو دوسرا عالمی اقتدار پر قبضہ اور اس راستے

میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلام کا جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ ہے' مسلمان ہیں' جو گرچہ بے عمل ہیں مگر وقت پڑنے پر سرپھرے بن جاتے ہیں۔ یہود اپنے دونوں مقاصد کے حصول کے لئے خود اسلام سے ٹکرانے کی پوزیشن میں نہ کل تھے' نہ آج ہیں' نہ کل ہو سکتے ہیں۔ انہیں دوسری قوت کی اعانت ہر لمحہ درکار ہے۔

اسلام کے خلاف ہنود و نصاریٰ بھی ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور یہود کے منصوبہ سازوں نے اس خلیج کو ہمیشہ وسیع سے وسیع تر کرنے کے عملی اقدامات کئے کہ ان کا مفاد وسیع ترین خلیج سے وابستہ ہے۔ نصاریٰ پر یہود کی گرفت' ان کے سونے کے جال میں جکڑے ہونے کے سبب ہے تو ہنود کی ازلی مسلم دشمنی میں ہے' ہنود کو ہر طرح کی امداد دے کر ہمنوا بنا لیا گیا ہے۔

یہود' نصرانیت' ہنود اور دہریت کو یکبارگی پوری قوت اور پوری شدت کے ساتھ اسلام سے ٹکرا دینا چاہتے تھے کہ اسلام اور مسلمانوں کی کمر توڑ دی جائے تا کہ عالمی سطح پر ہماری بالادستی کو اس قوت سے کوئی خطرہ نہ رہے۔ اس ''عظیم مقصد'' کے حصول کی خاطر ایک ''عظیم حادثہ'' ضروری تھا جس کی بنیاد پر مبینہ واحد سپر پاور امریکہ کی دم سے پٹاخہ باندھا جائے۔ یوں امریکی وقار کے ادھڑتے بخیے اسے یہود کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مشتعل کر دیں گے۔ یہودی میڈیا اس اشتعال کو ہوا دیتا رہے گا اور کرہ ارض کا کفر امریکی جھنڈے تلے متحد ہو کر اسلام کے سامنے اس کے بخیے ادھیڑنے کے لئے ڈٹ جائے گا۔ یہ آخری صلیبی جنگ ہوگی۔ مسلمان اس حد تک بے بس ہو جائیں گے کہ پھر کبھی ہمارے منہ لگنے کا سوچ بھی نہ سکیں گے۔ یہ ہے منصوبے کا خاکہ!
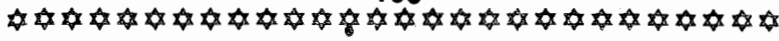
یوں تو سینہ دھرتی پر 60 کے لگ بھگ مسلم ریاستیں اپنا اپنا وجود رکھتی ہیں مگر کانٹے کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کھٹکتی ہے کہ یہ ایٹمی قوت ہے۔ اسے عربوں سے بہت زیادہ محبت ہے اور یہ اسرائیل سے شدید نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے پہلو میں امارات اسلامی افغانستان کی اسلامی حکومت ہے جو اسلامی دنیا کی تکلیف پر عملاً مدد کے لئے ہر لحہ مستعد ہے۔ یہاں مجاہدین تیار ہوتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان اور امارات اسلامی افغانستان کو تباہ کرنے کے لئے' ایک کو براہ راست اتحادی حملوں سے تو دوسرے کو ڈرا دھمکا کر' مالی لالچ دے کر اپنے ساتھ ملاتے جس کاروائی کی منصوبہ بندی کی گئی اس کا نقطہ آغاز ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی تھا۔ عالمی سطح پر بدترین ظلم و بربریت کا جواز بھی بدترین خود ساختہ دہشت گردی سے کیا گیا۔

ہم نے خود ساختہ کا لفظ مکمل احتیاط کے ساتھ اور مکمل یقین و تحقیق کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کوئی بھی خارجی بڑی سے بڑی دہشت گرد تنظیم یوں تباہ نہیں کرسکتی تھی کہ وہ تنظیم یہود و نصاریٰ کی دشمن نمبر 1 بھی ہو اور:

الف) قبل از وقت یہود کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اپنے اثاثے نکلوانے کا سگنل بھی دے'

ب) چار ہزار یہودی کارکنان کو 11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر حاضر ہونے سے باز بھی رکھے'

ج) ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے جہاز ٹکرانے سے قبل کیمرہ ٹیموں کو مناسب زاویوں سے کوریج کی ہدایات بھی جاری کرے'

د) جہاز ''اغوا'' ہونے سے ''ٹکرانے'' تک کے ڈرامہ کے دوران ایئر ٹریفک

کنٹرول بے ہوش رہے، خود کار حفاظتی نظام بے بس ہو۔ ہر ہوائی اڈے پر سیکورٹی کا عملہ مکمل طور پر مفلوج ہو۔

ر) ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی ڈھانچہ نما عمارت ٹی وی سکرین پر دیکھتے ہی دیکھتے غیر ڈھانچہ نما عمارت کی طرح، جس کی بنیادوں میں بارود ڈال کر گرایا جاتا ہے، زمین بوس ہو جائے۔ اتنی بڑی عمارت کو بارود سے نیچے بٹھانے کے لئے، مٹھی بھر بارود کی ضرورت نہ تھی کہ کوئی جیب میں ڈال کر اندر لے گیا۔ سیکورٹی عملہ ہر منزل پر موجود تھا۔

حقائق سامنے آ چکے ہیں کہ ریموٹ کنٹرول سسٹم سے جہاز اڑا کر خود ایجنسیوں نے ٹکرائے تھے اور کوئی شخص جہازوں میں سوار ہی نہیں تھا۔ ہائی جیکروں کی فہرستیں جعلی تھیں بلکہ سچ سامنے آ چکا ہے کہ آغاز سے انجام تک ماسوائے تباہی کے سب کچھ جعل سازی تھا۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اٹھتی چیخ صرف عالم کفر کو متحد کرنے کا بہانہ تھی جو اس جذباتی فضا کے بغیر ممکن نہ تھا۔

یہود نے بڑی پُرکاری سے فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام کا لائسنس منظور کرا لیا۔ امریکہ، برطانیہ اور دیگر حواریوں کو افغانستان کی تباہی کا ٹھیکہ دے دیا تو ہنود کو کشمیر اور گجرات میں ننگی جارحیت و بربریت کی کھلی چھٹی مل گئی۔ ''دہشت گردی کے خاتمے کا اتحاد'' فی الواقعہ ''اسلام کے خاتمے کا اتحاد'' تھا جسے بے بصیرت مسلمان کہلوانے والے جان نہ سکے۔

☆ اسلامی جمہوریہ پاکستان نے کیا پایا؟

11 ستمبر 2001ء سے 11 جون 2002ء تک 10 ماہ میں ہم نے کیا پایا؟ یہ سوال ہم سے جواب مانگتا ہے تو ہم ماتھے پر ہاتھ رکھے سوچوں میں گم ہو جاتے ہیں مگر پھر کچھ سرکاری اعلانات اور پی ٹی وی پروگرام ہماری ڈھارس بندھاتے ہیں کہ ہم نے عملاً بہت کچھ پایا ہے' دوسرے جس کے لئے للچاتے رہ گئے مثلاً:

الف) امریکہ کو اپنے چند ہوائی اڈے دینے' طالبان کے متعلق خفیہ معلومات دینے اور لاجسٹک سپورٹ دینے سے ہمیں دہشت گردی کے خلاف ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' کا ''عالمی اعزاز'' ملا جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہے۔

ب) امریکہ' برطانیہ' جاپان وغیرہ نے ہم پر ڈالروں کی بارش برسادی۔ ڈالروں کا ایسا ''مینہ'' (بارش) کبھی کسی نے کیا دیکھا ہوگا؟ زرِ مبادلہ کے ذخائر اس قدر کبھی نہ ہوئے تھے جس قدر آج ہیں۔

ج) آج تک پاکستان کو کبھی کسی نے منہ نہ لگایا تھا مگر آج ہر کوئی ہمارا منہ چومنے آ رہا ہے اور اگر ہم کسی ملک میں جائیں تو وہاں ہمارا منہ چوما جاتا ہے۔ امریکی حکومت ہو یا برطانوی قدموں میں بچھے جاتے ہیں۔

د) امریکی صدر' اسلامی جمہوریہ کے صدر کو اپنا دوست قرار دیتا ہے' تعریف کرتے نہیں تھکتا۔ امریکی کانگرس بھی اپنے صدر سے پیچھے نہیں رہی۔ آج صدرِ پاکستان' امریکی حکومت اور عوام کی آنکھوں کے تارے ہیں۔

مذکورہ صدر چار نقاط کے بعد ہم نے ''پانے'' کی فہرست میں مزید اضافے کی

خاطر بہت سوچ بچار کی' عقل وفکر کے گھوڑے دوڑائے' سرکاری اعلانات کو کھنگالنے میں ہر صلاحیت استعمال کی مگر کوئی اضافہ نہ کر پائے۔ اپنی کوتاہ بینی اور ناکامی کا اعتراف کرتے ہی بنی۔ ہم اپنی بے بسی کے اقرار کے ساتھ اہل وطن کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس فہرست میں اضافہ کر دیں۔

☆☆ اسلامی جمہوریہ پاکستان نے کیا کھویا؟

منگل 11 ستمبر 2001ء سے منگل 11 جون 2002ء تک ہم نے کیا کھویا؟ سوال کیا سامنے آیا۔ ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے سامنے بے ہنگم ہجوم کی طرح' جوابات نے چاروں طرف سے یلغار کر دی اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ لائن میں کس کو پہلے اور کس کو بعد میں جگہ دیں۔ ہر طرف کلاس کے طلباء کے' ''جواب حاضر ہے'' والے لہراتے ہاتھوں کی طرح' ہاتھ لہرا رہے ہیں۔

بڑی مشکل سے جو ترتیب ہم دے پائے ہیں ممکن ہے آپ اس سے متفق نہ ہوں مگر ہماری مجبوری جان کر ہمیں حوصلہ دیجئے کہ اس گھڑی ہماری حالت اس حد تک غیر ہو چکی ہے کہ اب گرے یا کب گرے۔ جوابات کے ہجوم سے دم گھٹا جا رہا ہے۔ شور سے کان بند ہوئے جا رہے ہیں۔ یہ ہجوم آپ کی آنکھیں بھی دیکھ رہی ہوں گی' شور آپ کے کان سن رہے ہوں گے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بصیرت سینہ کوبی کرتی سب سے آگے ہے کہ میں لٹ گئی۔ میں مومن کی میراث تھی' امریکی بش کی ایک دھمکی پر میری عصمت قربان کر دی گئی۔ مجھے کہیں کا نہ چھوڑا۔ میں نے مشکل ترین لمحات میں اسلام کے فرزندوں کی راہنمائی

کی ہے۔ انہیں ہر مصیبت کی گھڑی میں سرخرو کرتی آئی ہوں مگر رات کی تاریکی میں بش کی دھمکی سنتے ہی قیادت اس قدر حواس باختہ ہوگئی کہ میں نے جب اور جس سمت سے آگے بڑھنے کی کوشش کی مجھے دھتکار دیا گیا تا آنکہ کفر نے مجھے پامال کر ڈالا۔

بصیرت کو ہم کیا تسلی دیتے کہ عملاً اقتدار ہی نہیں' اقتدار کی ہوس میں مبتلا بہت سے ''عقلمند'' بھی بصیرت کو طلاق دے کر اسے فارغ کر چکے ہیں اور امت مسلمہ خصوصاً اہل پاکستان جس بحران کا شکار ہیں' سنجیدگی سے غور کرنے پر کوئی تیار ہی نہیں ہے۔ کفر متحد ہے مگر وہ' جنہیں اتحاد کا حکم' نااتفاقی سے بچنے کا حکم' خود ان کے خالق نے دیا' نااتفاقی پر متحد ہیں۔ الا ماشاء اللہ

بصیرت کے ''بین'' اپنی جگہ غیرت و حمیت کا رونا ہم سے دیکھا نہیں جاتا۔ حمیت تیمور کے گھر سے ہی نہیں گئی' اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ایوانوں سے بھی نکال باہر کی گئی کہ دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ کہلوانے کا ''امریکی اعزاز'' (امریکی ایوارڈ یافتہ کی طرح) پانے کی خوشی میں ہم دوست دشمن کی تمیز یکسر فراموش کر بیٹھے اور ہمارے رب نے' ہمارے رسول ﷺ نے جسے جسدِ واحد (مسلمان جہاں بھی ہیں جسدِ واحد ہیں) فرمایا تھا ہم نے اس کا ایک حصہ کفر کو قیمہ بنانے کے لئے پیش ہی نہیں کیا بلکہ قیمہ بنانے کے لئے عملاً سب کچھ فراہم کیا کہ کافر ہمیں ''پکے دوست کا پکا خطاب دے رہا ہے۔

ہماری خود ساختہ حمیت و غیرت کو امریکی دہشت گرد کی ''دوستی'' پر یقین آ گیا مگر حقیقی بھائی کے اخلاص و محبت کو ہم اس لئے نہ پہچان سکے کہ حقیقی حمیت و غیرت کا ہم

گلا کاٹ چکے تھے صرف اس لئے کہ ڈالروں کی بارش متوقع تھی۔ امریکی اتحاد نے ہمارے تعاون سے افغانستان کی سرزمین پر کربلا کے بعد' کربلا سے زیادہ وحشت و بربریت کا بازار گرم کئے رکھا اور ہم نے حمیت و غیرت کے ہاتھ پاؤں باندھے رکھے کہ اقتدار تو اسے داؤ پر لگا ہی چکا تھا' عوام الناس بھی بے بس بنائے گئے۔

اہل وطن اس وقت بھی خون کے آنسو روئے جب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے محسن ایٹمی سائنسدان دشمن کی طلب پر گرفتار کر کے اس کے قدموں میں ڈال دیئے گئے۔ چشم تصور وا کیجئے' لمحہ بھر سوچیئے کہ جن محب وطن لوگوں نے وطنِ عزیز کے ناقابل تسخیر دفاع کی خاطر اپنا سب کچھ نچھاور کیا تھا جب امریکی درندوں کے سامنے' اپنے' بے حمیت انہیں پیش کر رہے ہوں گے تو ان کی ذہنی کیفیت کیا ہوگی۔ ان کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ سے کون واقف ہوگا۔ کاش اس وقت ہی غیرت کو جگہ دی جاتی۔

یہود و نصاریٰ کا منصوبہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو تاراج کرنا' اسلامی جمہوریہ پاکستان کو مکمل طور پر مفلوج کرنا اور اس خطہ سے ابھرنے والی جہادی قوت کی کمر توڑ کر بھارت کی حوصلہ افزائی کرتے اسے چین کے خلاف موثر قوت بنانا تھا۔ پاکستان اور چین کے بڑھتے مراسم میں دراڑیں پیدا کرنا اور اس مقصد کے لئے پاکستان کے ہوائی اڈوں پر امریکی فوج کے کچھ حصے کا قیام بھی شامل تھا۔

274 دنوں کی تاریخ منگل 11 ستمبر 2001ء سے منگل 11 جون 2002ء تک' لمحہ لمحہ یہود و نصاریٰ و ہنود کے منصوبہ کی کامیابی پر گواہ ہے۔ افغانستان کی اسلامی حکومت ختم ہوئی' حکومتِ پاکستان کے حقیقی خیر خواہ نابود ہوئے اور ان کی جگہ دوستم مارکہ

دشمن ہمسائے بن گئے۔ مغربی بارڈر جو ہمیشہ سے محفوظ ہی نہ تھا بلکہ مضبوط پشتیبان تھا' ہم نے ''بڑی محنت سے'' امریکی دوستی میں اس کی حیثیت بدل کر اپنی فوج وہاں متعین کی۔

افغانستان کی تباہی کے بعد امریکی ''پختہ اور قابل اعتماد دوستی'' کی ''پختگی'' سامنے آنی شروع ہوگئی کہ صبر وتحمل و بردباری اور دہشت گردی کے خاتمے کا درس اسلامی جمہوریہ پاکستان کو اور فوجی تعاون' عملاً فوجی مشقیں اور ساز و سامان کی فراہمی پاکستان کے دشمن بھارت کے ساتھ۔ بھارت نوازی میں اسرائیل' امریکہ اور برطانیہ ایک دوسرے پر سبقت کے لئے کوشاں ہیں' کوئی جاسوسی کے لئے جہاز دے رہا ہے تو کوئی ریڈار جام کرنے کا سامان فراہم کر رہا ہے یا پاکستان پر ایٹم بم گرانے کی صلاحیت رکھنے والے بمبار جہاز دینے پر تیار بیٹھا ہے۔ اسرائیل تو پائلٹ تک فراہم کرنے پر بھی تیار ہے۔

امریکی دہشت گرد' پاکستان کا کل کا ''پکا دوست'' اور اس کی ٹیم آج پاکستان سے یہ مطالبہ منوا چکی ہے کہ اس کی ایف بی آئی پاکستان کے اندر القاعدہ اور طالبان کی تلاش کی آڑ میں اسلام پسندوں اور ان کی ''کمین گاہوں'' یعنی دینی مدارس پر یلغار کر کے' انہیں ہراساں کر کے مشرف کے آئیڈیل کمال اتاترک کی فکرِ پاکستان کا مقدر بنانے میں مدد کرے گی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ہر محکمہ ہر شعبہ معاونت کرے گا۔

بش انتظامیہ پاکستانی قیادت سے جہاد کشمیر بند کرنے اور مجاہدین کا ناطقہ بند کرنے کا عہد بھی لے چکی ہے جو بھارت نوازی اور پاکستان دشمنی کی واضح شہادت ہے۔ افغان کاز سے لے کر کشمیر کاز تک کی 274 دنوں میں مسلسل پسپائی ہماری قومی غیرت و حمیت کی موت ہے جس پر ماتم کرنے والا نہ کوئی مسلح افواج سے سامنے آیا اور نہ ہی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیاسی، سماجی حلقوں سے۔ گھٹی گھٹی آہ و بکا کبھی کبھار سنی گئی مگر اس المیے پر ماتم کا رنگ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ فلکِ پیر بھی ہل جاتا۔ مگر برا ہو اقتدار کی ہوس اور پیٹ کی طلب کا کہ ایسا نہ ہو سکا۔

کشمیر کاز پر سمجھوتہ کرتے، مجاہدین کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگاتے ہماری بصیرت ہمیں یہ نہ بتا سکی کہ ہم پاکستان کے جسم سے کشمیر کا سر قلم کرنے کا سودا کر رہے ہیں اور سر کے بغیر دھڑ بے حیثیت ہوتا ہے۔ جسم میں خون سر کے قائم رہنے سے ہی ممکن ہے مگر امریکی دباؤ کے سامنے خون کی فراہمی اور دھڑ کی سلامتی کی سوچ ممکن ہی نہیں رہتی۔ جلاد سر پر کھڑا ہوتا ہے۔

قوموں کی بقاء کا راز **Peace through power** میں ہے مگر ہم ایسے عقلمند ٹھہرے کہ ''امن بذریعہ پسپائی'' میں اپنی بقاء ڈھونڈنے میں لگ گئے۔ ہمارے خالق نے جس کی وحدانیت اور عزت و جلال پر ہم ایمان کے دعوے کرتے نہیں تھکتے۔ ہمیں واضح طور پر جہاد کا حکم دیا۔ جہاد کے نام پر ہم شرمندہ ہونے لگے کہ ہمارے ''دوست'' بش کے نزدیک جہاد دہشت گردی ہے۔

11 جون **2002**ء کی صبح ایک حساس پاکستانی سوچ رہا ہے کہ کیا اب کھونے کو ہمارے پاس کچھ بچ رہا ہے یا **274** دنوں میں ہم 'شعور' کے ساتھ اپنے ''امریکی دوست کی پکی دوستی'' پر سب کچھ نچھاور کر چکے ہیں؟ کسی فرد یا کسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ انفرادی یا اجتماعی کردار ہوتا ہے' اس کی اقدار ہوتی ہیں' حمیت و غیرت اس کی پہچان ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جہاں آج ہم کھڑے ہیں' اپنے قومی کردار کے کس پہلو پر ہمیں فخر ہے؟ اپنی حمیت و غیرت کے کس پیمانے پر ہمارا سر اونچا ہے؟ بحیثیت مسلمان کئی اسلامی اقدار کی پیروی ہمارا سرمایۂ آخرت ہے؟؟ بجائے اس کے کہ ہم اپنی ہٹ دھرمی' اپنی بزدلانہ پالیسیوں اور منافقت پر بارگاہ رب العزت میں اشک ہائے ندامت کی نذر گذارتے' توبہ کے لئے سجدوں میں جھکتے ہم اپنی حماقتوں پر فخر کرتے اسے ''اصولی موقف کی فتح'' قرار دیتے ہیں۔ یہ شرمناک ڈھٹائی کی بدترین مثال ہے۔

عقل و شعور سوال کرتے ہیں کہ کیا امارات اسلامی کی تباہی کے لئے عالمی دہشت گرد کے سامنے گھٹنے ٹیکنا اصولی موقف ہے؟ کیا جہاد کو ٹھیکہ اور اسلام کی ترویج کے دینی اداروں کا عالمی غنڈوں کے ایما پر کریک ڈاؤن اصولی موقف ہے؟ کیا کشمیر کی تحریک حریت کی پشت میں خنجر اتارنا اصولی موقف ہے؟ ارضِ فلسطین اور گجرات کے مسلمانوں کے قتل عام پر خاموش رہنا اصولی موقف ہے؟

چشم فلک نے اصولی موقف کی یہ تعریف اور تعبیر کہاں دیکھی ہوگی۔ کافر اور مسلمان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ کفر کا اصولی موقف اس کے مفادات کے گرد گھومتا ہے اور یہ لحہ لحہ تبدیل ہونے والی چیز ہے مثلاً مسلمہ عالمی غنڈے بش کو صدر پرویز مشرف کی ضرورت تھی تو اس کا اصولی موقف پاکستان کے ساتھ پکی دوستی کا بار بار اعلان تھا۔

جب پرویز مشرف کے ذریعے افغانستان فتح کر لیا تو پاکستان فتح کرنے کے لئے بھارت کے ساتھ دفاعی معاہدے اور مشقیں' بھارت کو مضبوط و مستحکم دیکھنا' پاکستان کی طرف سے آنکھیں پھیرنا اس کا اصولی موقف ٹھہرا۔ کرہ ارض پر اسلام اور مسلمانوں کی بیخ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

کنی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا اصولی موقف ہے۔ ہمارے مذکورہ موقف کو دلائل سے غلط ثابت کر دیں تو ممنون احسان ہوں گے۔

کچھ پانے کی فہرست کے مقابلے میں بہت کچھ کھونے کی فہرست بہت طویل ہے۔ سچی بات تو یہی ہے کہ اب مزید کھونے کے لئے جھولی میں بچا کچھ نہیں۔ قوم بے بسی کے عالم میں کسی مسیحا کی منتظر ہے۔ مگر قوم یونس علیہ السلام کی طرح سچی توبہ کر کے عذاب ٹالنے کا شعور پیدا نہیں ہو رہا اور یہ اس لئے کہ جنہوں نے یہ شعور بیدار کرنا ہے خود پوری طرح بیدار نہیں ہیں۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ کفر کو اسلام کی بیخ کنی کی جہت دے گیا اور کفر کامل یکسوئی کے ساتھ اس "عظیم کام" میں جٹ گیا مگر واہ رے مسلمان کہ کفر کا جارحانہ اتحاد اور ظلم و بربریت بھی تجھے خوابِ غفلت سے بیدار نہ کر سکا۔ جنگل کے جانور تک خطرے میں اکٹھے ہو جاتے ہیں مگر اشرف المخلوقات میں سے افضل طبقہ' اہل ایمان اس شعور سے بھی محروم دیکھا گیا۔ بے حسی و بے حمیتی کا یہ معیار' یہ انداز چشمِ فلک نے کب دیکھا ہوگا! ڈالر بھی نہ ملے' قرض بھی نہ اترا اور سب کچھ لٹ بھی گیا۔

11 ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے حوالے سے' قرآن حکیم سے ایک مماثلت' سوچنے والا سوچتا ہے کہ کیا یہ محض اتفاق ہے؟ کیا یہ قرآن کی پیشین گوئی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے:

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی 11 تاریخ' مہینہ ستمبر 9 واں' عمارت کی منزلیں 110

قرآن حکیم سورہ توبہ پارہ 11' سورہ کا تسلسل نمبر 9' آیت نمبر 110

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆ ''ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے' ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی' ہاں مگر ان کے دل ہی اگر فنا ہو جائیں تو خیر! اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑی حکمت والے ہیں''۔ ☆

عمارت کی تباہی سے ان کے دلوں کی دائمی کھٹک اور ان کے دلوں کے چورہ چورہ ہونے کے ردعمل میں جو کچھ ہوگا' اس کا ذکر متصل بعد کی آیت نمبر 111 میں موجود ہے جو افغانستان کی صورت حال پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

☆ ''بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے بدلے خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی' وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر اللہ کا وعدہ سچا ہے جو توریت و انجیل اور قرآن میں کیا گیا ہے اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کا سچا کون ہے؟ تو تم اللہ سے اس خرید و فروخت پر خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔'' ☆

کیا ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا وقوعہ اور ردعمل کا قرآن کے الفاظ کے مطابق ہی ہم نے مشاہدہ نہیں کیا؟

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(24-06-2002)

قہرِ الٰہی کو اتنا نہ للکارو کہ سریع الحساب رب کا حِلم راستہ بدل لے!

''جہاد کے نظریہ نے ریاستی سلامتی کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے'' امیر الملک مینگل گورنر بلوچستان کی ہرزہ سرائی (نوائے وقت لاہور 23 جون 2002ء)۔ ابھی وفاق پاکستان کے وکیل کی عدالت عظمیٰ میں اس بدزبانی کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ ''سود حرام قرار دینے سے ملک تباہ ہو جائے گا'' کہ وفاق کے مقتدر نمائندے گورنر بلوچستان نے جہاد جیسے بنیادی اسلامی فریضہ کے خلاف ہرزہ سرائی سے قہر الٰہی کو للکارا ہے' سریع الحساب رب کی غیرت کو للکارا ہے۔

جہاد کا حکم انسان کے خالق نے' جو حکیم بھی ہے' اپنی آخری مکمل و محکم کتاب قرآن حکیم میں دیا۔ اب حکمت سے پُر خالق کا فیصلہ مخلوق کی سمجھ میں نہ آئے تو ہر عقلمند تسلیم کرے گا کہ قصور مخلوق کے فہم و ادراک کا ہے خالق کے حکیمانہ فیصلہ میں سقم نہیں یا معاذ اللہ اس نے غلط فیصلہ مخلوق پر نہیں ٹھونسا۔ کفر نے فلسفہ جہاد کو پہچان لیا مگر مسلمان کہلوانے والے بے بصیرت ثابت ہوئے کہ انہیں جہاد ''فساد'' نظر آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن حکیم میں مختلف انداز میں جہاد کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ ہم مختصراً چند آیات کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں:

☆ ''پس جو لوگ دنیا کی عارضی زندگی کو آخرت کی ابدی زندگی پر قربان کرنے والے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیئے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آجائے تو یقیناً بڑے ثواب کا حقدار ہے۔ (مسلمانو) بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزوروں کے نجات دہندہ بن کر جہاد کے لئے نہیں نکلتے جو مرد' عورتیں' بچے دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور خود اپنے پاس سے حمایتی اور کارساز (مجاہدین) مقرر کر دے اور خاص اپنے پاس سے ہمارے لئے مددگار بنا۔

جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم (مسلمانو) شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو۔ یقین مانو شیطانی چالیں بہت کمزور ہیں۔'' (النساء 74` 75` 76) ☆

سورۃ نساء کی مذکورہ تین آیات پر غور و فکر ہمیں مندرجہ ذیل امور پر راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

الف) دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی ابدی ہے۔ موت کے خوف سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جہاد سے فرار موت کو نہیں ٹال سکتا۔

ب) جہاد فی سبیل اللہ تمام ذاتی اغراض سے بالاتر' اعلیٰ مقاصد کے لئے ہے۔ کمزور و ناتواں انسانیت کو پنجہ استبداد سے نجات دلانے کی خاطر ہے۔

ج) کفر ظالم ہے جس کے ظلم سے انسانیت کو نجات دلانے کی عملی جدوجہد کا نام جہاد ہے۔ کفر کتنا ہی بڑا نظر آئے فی الواقعہ بودا ہے۔

آپ لمحہ بھر کے لئے غور و فکر کی خاطر آنکھیں بند کیجئے' چشم تصور وا کیجئے اور دھرتی کے ایک کونے سے کفر کی ظلم و زیادتی کا جائزہ بہ نظرِ عمیق لینا شروع کیجئے۔ یہ ارضِ فلسطین ہے جہاں گذشتہ 54 سال سے نہتے فلسطینی قتل کئے جا رہے ہیں' بچے بوڑھے جوان مرد و عورت اور بیمار وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے' یہ بوسنیا اور کسووا ہے جہاں قدم قدم پر مسلمان مرد و زن کی اجتماعی قبریں ہیں جن میں بے عصمتی کے ''شاہکار'' دفن ہیں۔

آگے بڑھیئے یہ ارض چیچن ہے جسے روسی درندوں نے پامال کیا۔ آپ کی نظر شہروں کو بصورت کھنڈرات دیکھ رہی ہوگی۔ عورتوں' بچوں' بوڑھوں کے ستے چہرے بھی آپ کے سامنے ہیں۔ لٹی عصمتوں کی داستانیں کیسے سنائیں کہ شرم و حیا مانع ہے۔ گرفتار شدگان عقوبت خانوں میں اپنے مسلمان ہونے کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ دنیا کا حسین خطہ جبر کے سامنے امام شاملؒ کی داستانِ حریت دہرا رہا ہے۔

یہ ارضِ کشمیر ہے جو 55 سال سے ''خونِ صد ہزار انجم سے پیدا ہونے والی سحر'' کے لئے صد ہزار کی گنتی مکمل کرنے میں صبح دوپہر شام شہادتوں کے پھول کھلا رہا ہے۔ عصمتوں کی پامالی کا صدمہ سہہ رہے ہیں جہاں بستیوں کی آبادی کم ہو کر قبرستانوں کی

آبادی بڑھ چکی ہے۔ بھارت کی کالی دیوی کشمیر کے لہو سے سیر نہ ہوئی تو گجرات کے مسلمانوں کا خون' ان کی عصمتیں' ان کے مال اس کے قدموں پر نچھاور کیے گئے' ابھی سلسلہ جاری ہے۔

اراکان (برما) کے مسلمانوں کے مظلوم چہرے بھی آپ کی چشم تصور نظر انداز نہ کر پائے گی۔ شیطان کے کارندے یہاں بھی خونِ مسلم سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ عصمتیں یہاں بھی ابلیسی ٹولے کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں۔ آگے بڑھیں تو فلپائن کے صوبہ منڈے ناو میں ظالم ظلم کی تاریخ لکھنے میں دن رات مصروف ہیں۔ ظلم و جور کی یہ چلتی فلم دیکھتے آپ تھک چکے ہوں گے' اعصاب ٹوٹ رہے ہوں گے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے ارض افغانستان پر ہونے والی بربریت کا ذکر نہیں کیا۔ میدان کربلا میں ظلم کی انتہا کے بعد امارات اسلامی افغانستان میں دوسرا معرکہ کرب و بلا دیکھنے کے لئے دل گردہ چاہئے۔ چشم فلک نے ظلم و بربریت کی یہ نوعیت کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ مہذب ہونے کے دعویدار' اخلاق و کردار کی پستی کا جو ریکارڈ بنا چکے' ماضی کے سفاک ترین حکمران بھی اس انتہا کو نہ پہنچ پائے ہوں گے۔ ظلم و بربریت کے اس سفاکانہ کھیل میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اقتدار نے بڑھ چڑھ کر معاونت کی ہے۔ اب ہم امریکی ایوارڈ یافتہ ہونے پر فخر کر سکتے ہیں۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے' بڑے فخر کی بات ہے کہ امریکہ کا صدر ہمارا ''جگری یار'' بن گیا ہے۔

ظلم و بربریت کے اس سیلاب کو رکنا چاہئے یا جاری رہنا چاہئے؟ یہ سوال جب کسی ذی شعور کے سامنے آتا ہے تو بے ساختہ اس کی زبان سے جو جملہ ادا ہوتا ہے وہ یہ

ہے کہ اسے فی الفور رکنا چاہئے۔ پھر دوسرا سوال سامنے آ کھڑا ہوتا ہے کہ کیا ویسا ہی ظلم ظلم مٹانے کے لئے روا رکھا جانا چاہئے۔ عقلِ سلیم فیصلہ دیتی ہے کہ نہیں ظلم کو عدل سے مٹانا انسانیت کی معراج ہے۔

جہاد ظلم و بربریت کو عدل سے مٹاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اللہ کے رسول ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اخلاقی ضوابط سے انسانیت کو روشناس کرایا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی 10 سالہ مدنی زندگی کے دوران مختلف غزوات میں جہاد فی سبیل اللہ کے نتیجے میں گنتی کے چند افراد مارے گئے۔ کیا تاریخ عالم ایسے جہادی معرکوں کے مقابلے میں ایسا ریکارڈ رکھتی ہے؟

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جہاد فی سبیل اللہ کا دائرہ خطہ عرب سے باہر پھیلا اور آپ کی اسلامی حکومت 38 لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط تھی۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے تھا۔

اس جہاد سے غیر مسلم کس قدر مستفید ہوئے۔ اس جہاد نے ظلم و بربریت سے کس کس کو نجات دلائی' اس کی کہانی کسی مسلمان مورخ سے نہیں' ٹی ڈبلیو آرنلڈ (T.W.Arnold) سے سنیئے۔ شاید مسلمان کہلوانے والوں کا جہاد کے نام سے شرمانے اور معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کو کچھ سہارا مل جائے' وہ یہ جان لیں کہ جہاد کے ذریعے روئے زمین پر اسلامی نظام عدل کا قیام ہوتا ہے۔

☆ ''(جہاد کے ذریعے) اسلامی فتوحات کی یہ غلط توجیہہ و تاویل

اس مفروضے پر مبنی ہے کہ وہ جنگیں (جہاد)' جو دراصل کفار کے ملکوں میں اسلامی حکومت وسطوت قائم کرنے کے لئے لڑی گئی تھیں' ان سے غیر مسلموں کا تبدیلِ مذہب مقصود تھا۔ گولڈ سیئر (Goldziher) نے سلطنتِ اسلام کی توسیع اور مذہب اسلام کی تبلیغ کے درمیان بڑی خوبی سے تمیز کر دی ہے' وہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت محمد ﷺ نے دیارِ عرب میں کفار کے ساتھ جو محاربہ کیا اور اپنے پیروؤں کو بھی اس کی وصیت کی' اس میں انہوں نے کفار کے مسلمان بنانے پر اتنا زور نہیں دیا جتنا اس بات پر کہ ان کو اپنے دائرہ حکومت میں (اسلام کے نظامِ عدل میں) داخل کیا جائے جو بہ الفاظ دیگر حکومت الٰہیہ تھی لہٰذا صدرِ اسلام کی اسلامی فتوحات کے دوران بھی مسلم مجاہدین کا مقصد اولین یہ نہ تھا کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مسلمان بنایا جائے بلکہ ان کی غرض و غایت یہ تھی کہ ان کو اسلامی حکومت کے زیرنگیں کیا جائے۔'' (تاکہ یہ اسلام کے نظامِ عدل کے تحت پرامن خوشحال زندگی گذاریں۔ ارشد)

(Vorlesungen Uber Den Islam, page 25)

سوال سامنے آتا ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے خود اور پھر وصیت سے اپنے پیروکاروں کو' کفار کو اپنے دائرہ حکومت میں لانے کے لئے جو احکامات دیئے تھے کیا اس کے نتیجے میں اسلامی حکومت کے دائرہ اثر میں آنے والے غیر مسلموں نے سکھ' سکون اور خوشحالی دیکھی تھی۔ ذیل کے اقتباسات اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ حقیقی جہاد کی برکات

تھیں، جس جہاد سے آج کا 'مسلمان' شرمسار ہے' اور اس کی ریاست کا وجود خطرے میں ہے۔

☆ ''جب اسلامی لشکر اردن کی وادی میں پہنچا اور ابوعبیدہؓ نے فحل کے مقام پر اپنے خیمے گاڑ دیئے تو ملک کے عیسائی باشندوں نے عربوں کو لکھا کہ ''اے مسلمانو! ہم تمہیں رومیوں پر ترجیح دیتے ہیں' اگرچہ وہ ہمارے ہم مذہب ہیں' کیونکہ تم ہمارے ساتھ عہد و پیمان کی زیادہ پابندی کرتے ہو' اور ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہو اور بے انصافی سے احتراز کرتے ہو اور تمہاری حکومت ہمارے اوپر ان کی حکومت سے بہتر ہے کیونکہ انہوں نے ہمارے گھروں اور ہمارے مال و متاع کو لوٹ لیا ہے۔'' (Preaching of Islam, T.W.Arnold, page 59)

☆ ''...... چنانچہ حمص' شیزر اور منبج وغیرہ شہروں نے بھی عربوں کے ساتھ عہد نامے کئے اور ان کے باجگزار بن گئے۔ اسی طرح کی شرائط پر بیت المقدس کے بطریک نے بھی شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ لوگ قیصر کے جبر و اکراہ سے خائف تھے' اس لئے جب مسلمانوں نے مذہبی رواداری اور آزادی کا وعدہ کیا تو ان کا یہ وعدہ لوگوں کو رومی سلطنت اور عیسائی حکومت کے تعلق کی بہ نسبت زیادہ دلکش نظر آیا اور جب (عربوں کی پاسداری عہد کے سبب) ان کے دلوں سے عربی فوجوں کا خوف و ہراس دور ہو گیا تو وہ عرب فاتحین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
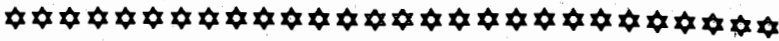
کی طرف مائل ہو گئے۔" (بحوالہ دعوت اسلام' آرنلڈ' صفحہ 59)

☆ "چونکہ عیسائیوں کا جان و مال محفوظ تھا اور انہیں مذہبی آزادی بھی حاصل تھی اس لئے عیسائی قوم نے اور خصوصاً شہروں کے باشندوں نے اسلامی خلافت کے ابتدائی دور میں بڑی خوشحالی اور آسودگی کی زندگی بسر کی۔" ☆ (بحوالہ مذکورہ' صفحہ 67)

☆ "مفتوحہ ملکوں کے باشندوں نے حکومت کی تبدیلی (اسلامی حکومت بذریعہ جہاد) کو کھلے بندوں قبول کیا کیونکہ وہ اس بات کو بخوبی سمجھتے تھے کہ عرب ان کے ذاتی حقوق کا احترام کریں گے اور مذہبی معاملات میں ان کو کامل آزادی دیں گے۔ چنانچہ پیشتر اس کے کہ رومیوں کو پورے طور پر شکست ہو' شام کے شہریوں نے عربوں کے ساتھ میل جول شروع کر دیا تھا......" ☆ (کیتانی جلد 3' ص 813' جلد 5' صفحہ 394' بحوالہ دعوت اسلام' ص 59)

یہ جہاد کے ذریعے قائم کی گئی اسلامی ریاست میں عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کا ردعمل ہے جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ اس کے برعکس مسیحی جنگجوؤں کے کارناموں کی صرف ایک جھلک دیکھ لیجئے کہ جہاد اور مسیحی فتوحات سے مقامی باشندوں پر کیا گذرتی رہی ہے۔

☆ "مورخ انہارڈی (Enhardi) اپنی تاریخ میں بذیل 777ء لکھتا ہے کہ "بہت سے معرکوں اور قتل عام کے بعد سیکسن لوگ برباد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہو گئے اور آخر کار جبراً عیسائی بنائے گئے اور فرنگیوں (Franks) کے مطیع و منقاد ہو گئے۔" ☆ (پریچنگ آف اسلام' ٹی ڈبلیو آرنلڈ' صفحہ 12)

تاریخ بڑی تفصیل کے ساتھ یہ شہادت بھی پیش کرتی ہے کہ مسلمانوں کے جہاد سے حاصل مذکورہ برکات کے برعکس جب مسیحی جنگجوؤں نے کسی علاقے کو تاراج کیا تو اپنے پرائے کی تمیز بھی بھول گئے۔ خون کی ندیاں بہائیں' عزتیں پامال کیں اور لوٹ مار کا بازار گرما رکھا۔ اسی سے جہاد اور عام جنگ کا فرق سمجھ آ جانا چاہئے مگر یہ فرق دیکھنا عقل کے اندھوں کا مقدر نہیں ہوتا کہ ان کے چشمے امریکہ سے آتے ہیں۔

یہاں پھر یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اگر یورپین مورخ بھی جہاد کے ذریعے حکومت کی تشکیل میں اپنے پرائیوں کے لئے خیر و برکت کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر جہاد کی مخالفت پر کیوں کمربستہ ہیں؟ جواباً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا مسئلہ انسانوں کو اپنے غلام بنا کر رکھنے کا ہے' تاکہ وہ زرخرید غلاموں کی طرح پوری زندگی پستے رہیں جبکہ اسلام جہاد کے ذریعے انسان کو بندے کی غلامی سے نکال کر آزاد شہری بناتا ہے۔

تخلیق آدم سے آج تک انسانیت بظاہر تین مگر حقیقتاً دو گروہوں میں تقسیم رہی ہے اور یہ تقسیم قیامت تک کے لئے طے شدہ ہے۔ پہلا گروہ حزب اللہ کا ہے اور دوسرا گروہ حزب الشیطان کا جبکہ تیسرا گروہ طائفۃ المنافقین (Oportunists) کا ہے جو فی الواقع حزب الشیطان ہی کا حصہ ہیں کہ ان کا حشر حزب الشیطان سے بھی بدترین تاریخ میں محفوظ ہے۔ آخرت میں ان المنافقین فی الدرک اسفل من النار طے ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حزب الشیطان آغاز سے انجام تک رقصِ ابلیس پر یقین رکھتی ہے جس کی سینہ دھرتی پر عملی جھلک ہم آپ کو آغاز میں دکھا چکے ہیں۔ گجرات، کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور افغانستان میں رقصِ ابلیس ہی تو آپ نے دیکھا۔ ابلیس روس ہو، امریکہ ہو، بھارت ہو یا اسرائیل اور ان کے مسلمان کہلوانے والے حواری سب کا ایجنڈا ایک ہی ہے یعنی حزب اللہ کی سرکوبی۔

حزب اللہ نے ہمیشہ اخلاق و کردار کی اقدار کے ساتھ اپنے پرائیوں کے لئے خیر و بھلائی چاہی ہے جیسا کہ اوپر کے اقتباسات سے ظاہر ہے۔ ماضی کی تاریخ سے گواہیاں چھوڑیئے یہ تو گذرے کل کی بات ہے کہ ''مہذب امریکہ'' کے فتوے کے مطابق ''اجڈ اور جاہل'' طالبان نے غیر ملکی مسیحوں کو گرفتار کر کے اپنی جیل میں رکھا اور جب ''مہذب قیدی'' رہا ہوئے تو ''اجڈ اور گنوار'' طالبان کے حسنِ اخلاق و کردار کے لئے رطب اللسان تھے۔ امریکی قیدی خواتین کی عالمی سطح پر یہ گواہی امریکہ کے ''مہذب'' ہونے کا منہ چڑا رہی ہے۔

ملت مسلمہ آج اپنی بدنصیبی کے چوراہے پر بے یارومددگار کھڑی ہے کہ موت کا خوف اور دنیا کی محبت پاؤں پکڑے کھڑے ہیں۔ اسلامی اقدار اور جہاد چونکہ ''مہذب امریکہ و یورپ'' کو پسند نہیں اس لئے مسلمانوں کی صفوں میں گھسے مقتدر مناس ان اقدار کو تہس نہس کرنے میں حزب الشیطان کا ہراول بنے ہوئے دیکھے جا رہے ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر اونچے سروں میں راگ الاپ رہا ہے۔

ہمارے مرتبہ سے بظاہر یہ بات فروتر ہے مگر چونکہ یہ مسلمہ حقیقت کے طور پر

سامنے آ چکی ہے لہٰذا کہہ دینے میں حرج نہیں۔ عالمی سطح پر یہ ضرب المثل بن چکی ہے کہ ''دنیا بھر کے غنڈے ایک طرف اور امریکی ریاست ٹیکساس کا غنڈہ (کاؤ بوائے) ایک طرف''۔ اس میں صرف یہ اضافہ کر لیجئے کہ ''ٹیکساس کے سارے کاؤ بوائے ایک طرف اور بش اکیلا ایک طرف''۔ کیا 11 ستمبر سے آج تک عالمی سطح پر رونما ہونے والے واقعات نے اس مثال کو حقیقت ثابت نہیں کر دیا۔ دنیا کا کونسا خطہ ہے جو اس مسلمہ عالمی دہشت گرد کی جولانگاہ نہیں ہے اور جس کی ایک دھمکی سے نامی گرامی حکمرانوں کا پتہ پانی نہیں ہو جاتا۔ اس عفریت کا علاج صرف اور صرف جہاد ہے جو ہمارے حکمرانوں کے نزدیک فساد ہے۔

☆......☆......☆

(نوائے وقت 20 جولائی 2002)

پاکستانی معاشرے کو سیکولر بنانے کیلئے مشرف کی پالیسی کی مکمل حمایت کرتے ہیں: پاول

آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ
محکوم کی رگ نرم ہے مانندِ رگِ تاک
محکوم کا دل مردہ و افسردہ و نومید
آزاد کا دل زندہ و پُرسوز و طرب ناک
محکوم ہے بے گانۂ اخلاص و مروت
ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہے چالاک

☆......☆......☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(08-02-2002)

تھری ڈائمینشنل وار ٹیومر' ایک پہلو یہ بھی ہے تصویر کا!

اسلامی جمہوریہ پاکستان ہرلحہ بھارتی ''بجلیوں'' کی زد میں ہے اور جناب صدر پرویز مشرف صاحب کا جلی سرخیوں میں یہ اخباری بیان کہ ''میں گارنٹی دیتا ہوں جنگ نہیں ہوگی'' باشعور شہریوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ دو طرف گرما گرم بیان بازی بھی ہے' 'بندوق کے گھوڑے پر رکھی انگلی' کے ساتھ افواج آمنے سامنے ہیں اور قوم کو تسلی بلکہ گارنٹی بھی دی جا رہی ہے۔ سوچنے والا متعجب ہے کہ یہ محض ڈراما ہے' اپنی تیاری کے معیار پر اعتماد ہے یا کسی دوسرے کی طرف سے گارنٹی پر گارنٹی کی صورت ہے۔

صورت حال کا تجزیہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اصل معاملے کو زیرِ غور رکھا جائے۔ سوال یہ ہے کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کفر کسی بھی قسم کا ہو اس کے مدمقابل صرف اور صرف اسلام ہے۔ اسلام پر کاری ضرب لگانے کے لئے یہود و نصاریٰ و ہنود بے چین ہیں تو کیمونسٹ اور دوسرے بھی کسی سے کم نہیں۔ الکفر ملۃ واحدہ کی بات کسی طرح بھی غلط نہیں ہے۔ اسلام کو نابود کرنے کے لئے باہمی اختلافات بلکہ دشمنیاں بھی فراموش کر دی جاتی ہیں جیسے امریکہ اور روس یا امریکہ و جاپان وغیرہ۔

اگرچہ آج گلوبل ویلج میں 60 کے لگ بھگ مسلم ممالک ہیں مگر اسلام کے حوالے سے ہر ایک کی نظر کا کانٹا پاکستان ہے۔ یہود اور ان کا غلام امریکہ اسے دشمن نمبر 1

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سمجھتے ہیں۔ یہودی برملا اظہار کرتا ہے تو امریکی اظہار اس کی تہہ میں موجود ہوتا ہے اگرچہ امریکی منافقت اقرار کرنے سے ہچکچاتی ہے۔ بھارتی بنیئے نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو دل سے تسلیم ہی نہیں کیا اور گذشتہ نصف صدی اس پر گواہ ہے۔ اس نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سالمیت پر بار بار حملے کئے اور اسرائیل بھی حسب توفیق اس کا ساتھ دیتا رہا ہے۔

نظریہ کی بنیاد پر قائم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا استحکام ہر کسی کو کھٹکتا ہے لہذا اس کو غیر مستحکم کرنے کے لئے اس کی حقیقی بنیاد پر کلہاڑا چلانا ضروری ہے کہ جب بنیاد کٹ جائے گی تو وجود قائم رہنا محال ہو جائے گا لہذا دینی مدارس اور جماعتیں جو اسلام کے شجر طیبہ کی آبیاری کرتی ہیں' پہلا ٹارگٹ قرار پائیں۔ یہ خدشہ ہر وقت بے چین رکھتا تھا کہ اگر ان پر ہاتھ ڈالا گیا تو شدید ردعمل ہوگا اور پیشتر ازیں دین کے حوالے سے ردعمل بے دین حکومتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتا بھی رہا ہے مثلاً بھٹو حکومت۔

یہود و نصاریٰ کے سامنے اسلام کا قلع قمع کرنے کے لئے ٹارگٹ' امارات اسلامی افغانستان میں بالفعل قائم اسلامی ریاست اور پاکستان کا اسلامی تشخص تھا۔ اس تشخص کی آبیاری دینی جماعتیں اور دینی مدارس کرتے ہیں۔ بھارت کی ضرورت لولا لنگڑا کمزور پاکستان ہے تو اس کی حکمران جماعت کو اتر پردیش میں حکمران پارٹی کی کامیابی کے لئے جنگ کی فضا پیدا کر کے' عوام کی ہمدردی حاصل کر کے اکثریتی پارٹی کے طور پر انتخاب جیتنا بھی ہے۔ ادھر مشرف صاحب کو صدارت کی طوالت کے لئے معقول عذر چاہئے تھا۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

سہ فریقی اتحاد یہ جانتا تھا کہ افغانستان پر امریکی حملہ ہو یا پاکستان میں جہاد اور دینی مدارس پر حملہ ہو شدید ردعمل ہوگا۔ پاکستانی قیادت اور چند جرنیل اگر ان حملوں کے ہم نوا بن گئے تو عوام' افواج پاکستان بمع غیور جنرل اسے ٹھنڈے پیٹ برداشت نہیں کریں گے۔ عوامی ردعمل کو کچلنے کے لئے فوج کبھی تیار نہ ہوگی کہ یہ ردعمل ان کے اپنے دلوں کی آواز ہوگا اور سڑکوں پر گولی کے سامنے نکلنے والے انہی کے اپنے عزیز بھی تو ہیں لہذا ایسی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس میں کوئی پر نہ مار سکے۔

مطلوبہ صورتِ حال صرف اس طرح پیدا ہو سکتی تھی کہ افغانستان پر امریکی جارحیت کے آغاز کے ساتھ ہی بھارت' امریکہ اور اسرائیل کی شہ پر مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ اپنی افواج' پاکستان کی سرحدوں پر لے آئے اور بھارتی حکومت تلخ ترین بیانات کے گولے داغتی رہے جس سے واجپائی کی سیاسی پوزیشن مستحکم ہو اور اتر پردیش کے انتخابات میں بھاری اکثریت لے کر وہ اتحادی حکومت سے بے نیاز ہو جائیں۔ صوبہ گجرات میں مسلمانوں کے قتل عام پر پاکستان کے عوام کا ردعمل رکا رہے۔ امریکہ اور برطانیہ افغانستان میں اسلام کے بخیئے تسلی سے ادھیڑیں۔

تیسرے فریق صدر پاکستان کے اقتدار کو خطرہ دینی جماعتوں اور دینی مدارس سے ہے کہ وہ اپنے مسلک کا ترکی مارکہ اسلام نافذ کرنے کی راہ میں انہیں ہی سنگ گراں سمجھتے ہیں۔ امریکی سرپرستی اور زر کی بارش کا جھانسہ بھی اسی ایجنڈے پر کام سے مشروط ہے۔ عوام' فوج اور جرنیلوں کے ہاتھ پاؤں باندھنے کے لئے بھی جنگ کی فضا ہی واحد محفوظ ذریعہ تھی' لہذا طے شدہ پروگرام کے مطابق بھارتی افواج پہل کرتے امریکی اشیرباد کے سہارے پاکستان کی سرحدوں پر آ گئیں تو ''مجبوراً'' پاکستانی قیادت کو بھی افواجِ

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکستان کو بھارتی افواج کے سامنے مورچہ بند کرنا پڑا۔ بنی اسرائیل پر ''گرتے پہاڑ'' کے خطرہ کی طرح پاکستان کے عوام' سیاسی' مذہبی جماعتوں کے قائدین' دانشوروں اور بالفعل افواجِ پاکستان کو ''جنگ کا گرتا پہاڑ'' دکھایا جا رہا ہے۔

''گرتے پہاڑ'' تلے بنی اسرائیل کو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے شریعت ملی تھی مگر بھارت کے ساتھ ''جنگ کے گرتے پہاڑ'' کے خوف میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں پر چلتے کلہاڑے کی ضربِ شدید' اہل وطن کا مقدر بنی ہے۔ حکمران اسلام کے نئے ایڈیشن سے عوام کو روشناس کرا رہے ہیں جس میں قادیانی فکر کا حامل فلسفہ جہاد ہے تو فکر اتاترک کا حامل جہادِ اصغر اور جہاد اکبر ہے۔ قرآنی آیات کی من مانی تشریح پر سر دھننے والے علماء و مشائخ کی زنبیل کا منہ کھل چکا ہے اور بند لفافے حرکت میں ہیں۔

عوام الناس اور باشعور اس مجبوری سے خاموش ہیں کہ دشمن سرحد پر کھڑا ہے۔ دوسرا بڑا دشمن امریکہ اس دشمن بھارت کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ اس کے ساتھ مشترکہ جنگی مشقیں بھی کرتا ہے اور دفاعی سامان کی فراہمی کے معاہدے بھی کر رہا ہے۔ اس وقت عدم استحکام دشمن کے ہاتھ مضبوط کرنے کے مترادف ہے۔ یہی مجبوری افواجِ پاکستان کی ہے' محب وطن اسلام دوست جرنیلوں کی ہے۔ منصوبہ ساز خوش ہیں کہ ان کا منصوبہ ہمہ جہت مطلوبہ نتائج دے رہا ہے۔ یہودی امریکی منصوبہ ساز زندہ باد!

اکبر ثانی اپنے نئے ''دین الٰہی'' پر خوش ہے کہ وہ عالمی برادری میں فخر سے سر اونچا کر سکتا ہے کیونکہ اس نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ''بنیاد پرستوں'' کے چنگل سے

نکالنے کے لئے' مغرب کا دل پسند اسلام نافذ کرنے کے لئے جو اعلانات و اقدامات کئے ہیں اس پر کوئی مائی کا لال سڑک پر احتجاج کے لئے نہیں نکلا۔ اس کی پالیسیوں نے' اس کی ''جرأت'' نے ''احتجاجیوں'' کی کمر توڑ دی ہے۔ حالانکہ اسے بخوبی خبر ہے' اس کے تمام حواری باخبر ہیں کہ عوام کا سڑکوں پر نہ آنا کسی اور سبب سے ہے۔

اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے۔ گذشتہ نصف صدی کا مشاہدہ اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام اور نظریہ پاکستان کو نقصان پہچانے والوں کی رسی تو یقیناً ڈھیلی ہوئی مگر انہی عوام کی آنکھوں کے سامنے مالک الملک' عزیز القہار نے جب کھینچی تو آنکھیں ابل آئیں۔ ہر حکمران کا مقدر رہا ہے کہ اس کے حواری سب اچھا اور چہار سو دودھ کی بہتی نہریں ساون کے اندھے کو دکھاتے رہیں مگر مصیبت آتی ہے تو صرف اسی پر۔

پہلے فوجی حاکم کا دور ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ موجودہ حکمران بھی اس مشاہدے کے گواہ ہوں گے۔ اس نے 1965ء کی جنگ بھی جیتی جسے وہ تاشقند کی میز پر ہار گئے۔ اس نے یقیناً اچھے کام بھی کئے۔ قوم کو بنیادی جمہورتوں کا تحفہ بھی موجودہ حکومت کی ''ضلعی حکومتوں'' کے تحفے کی طرح دیا۔ مگر قوم کا اعتماد کھو گئے جس کے کھونے میں ان کے حواریوں کے کرتوتوں کا بڑا حصہ تھا۔ لوگ سڑکوں پر نکلے' کتوں کے گلے میں پٹہ ڈال کر اسے بے عزت کیا اور جب وہ الوداعی تقریر کر رہے تھے تو ''معتمد حواری'' سو رہے تھے۔

آج جنگ کے بادل دیکھ کر قوم خاموش ہے۔ یہ گھٹا جس میں قومِ عاد کی گھٹا کی

طرح عذاب ہے' جہاں قوم کے لئے نقصان ہے وہاں حکمران ٹولے کے لئے بھی کم یہ کم نقصان دہ نہیں ہے اور پھر یہ بھی کہ یہ سدا تو یونہی چھائی نہیں رہے گی۔ اسے بہرحال چھٹنا ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ حکمرانوں کے سر پر اس وقت امریکی چھتری نہ ہو جس کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ ایسے حال میں عوام کے ردِعمل کا بہاؤ اس قدر شدید ہوگا کہ اقتدار کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا۔ اسے روکنا کسی کے بس میں نہ ہوگا۔

تاریخ صرف امتحان پاس کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ عقلمندوں کے لئے ماضی سے سبق سیکھ کر حال درست کرنے اور مستقبل کی راہیں متعین کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ حکمرانوں کی بدنصیبی کہ ان کے حواری انہیں تاریخ تک رسائی کی مہلت ہی نہیں دیتے اور انہیں نئی تاریخ مرتب کرنے میں مصروف رکھتے ہیں جو آنے والوں کو درسِ عبرت دے مگر جب نیا حاکم آتا ہے تو وہ بھی وہی طرزِ عمل اپناتا ہے اور اسی انجام سے دوچار ہوتا ہے جو اس کے پیش رو کا مقدر بنا تھا۔

مکمل شعور و ادراک کے ساتھ اپنے حکمرانوں سے یہ استدعا کی جا سکتی ہے کہ یہود ونصاریٰ کی منصوبہ بندی پر عمل اور انحصار کرنے کے بجائے مومنانہ بصیرت سے خود منصوبہ بندی کرتے ہوئے' ایران' سعودی عرب' بنگلہ دیش' عراق' اردن' شام وغیرہ کے ساتھ مل کر ایسی حکمت عملی اپنائیں کہ آپ کا اسلامی تشخص بحال ہو۔ اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیں کہ زندہ رہنے کے لئے دشمن کو پہچانتے رہنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی' آپ کا وقار' آپ کی اقدار کے تشخص پر ہے۔

امریکی برطانوی دوستی ناقابلِ انحصار ہے۔ ان کی نظر میں آپ کی وقعت ٹشو پیپر

سے زیادہ نہیں بے شمار حکمران اپنی یہی حیثیت ثابت کر کے جا چکے ہیں۔ امریکہ و یورپ کی طوطا چشمی سے سبق سیکھیں گے تو فائدے میں رہیں گے ورنہ بہت سے گزرے شاہوں کی طرح امریکہ و یورپ آپ کو مرنے کے لئے اپنے ہسپتال بھی نہ دیں گے' دفن کی جگہ تو دور کی بات ہے۔

☆......☆......☆

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش تیرے وجود میں ہے!
تیری دوا نہ جنیوا میں ہے' نہ لندن میں ہے
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے!
سنا ہے میں نے غلامی سے امتوں کی نجات
خودی کی پرورش لذتِ نمود میں ہے!

اقبالؒ (ضرب کلیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(12-02-2002)

دوست کون اور دشمن کون؟ بصیرت کیا کہتی ہے!

جن نابغہ عصر ہستیوں نے ضرب الامثال کا خزینہ انسانیت کی جھولی میں بصورت ''دریا کوزے میں بند'' ڈالا وہ بعد از مرگ بڑی سے بڑی علمی ڈگریوں کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ اعزاز ان کو شاید وہ عزت نہ دے سکے جو عزت خود اعزاز کو ان سے منسوب ہو کر ملے۔ ہم نے ضرب الامثال یاد کر کے امتحان تو پاس کر لئے' تقاریر اور روزمرہ کی بات کو ان سے سجایا مگر یہ ہماری بصیرت کے دائرہ کار میں نہ آئے۔

اسی نادر خزینہ میں سے ایک ضرب المثل کم وبیش ہر شخص نے سن رکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''آزمودہ را آزمودن جہل است'' یعنی آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت (کا ثبوت) ہے۔ مثلاً سانپ کے بل میں ہاتھ ڈال کر ایک بار کٹوا لے اور پھر دوبارہ ہاتھ ڈالنے کا سوچے تو کوئی گئی گذری عقل والا بھی اسے ذی شعور سمجھنے پر آمادہ نہ ہوگا بلکہ فاتر العقل ہونے کا سرٹیفکیٹ ایسے شخص کا مقدر ہوگا۔

مذکورہ تمہیدی کلمات نے یقیناً آپ کے صبر کا امتحان لیا ہے اور آپ جاننا چاہیں گے کہ ہم آپ کو بتانا کیا چاہ رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنی 55 سالہ زندگی میں بے شمار دوست دشمن انجوائے کر چکی ہے۔ کھلے دشمن بھی اور چھپے دشمن یعنی مارِ آستین بھی۔ دوست بھی آزمائے جا چکے ہیں مثلاً وقت پر کام آنے والے اور وقت پر دھوکہ دینے والے
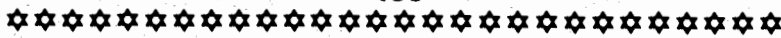
بلکہ پیٹھ میں چھرا گھونپنے والے۔

عقل و شعور رکھنے والے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ کھلا دشمن ہمیشہ کم خطرناک ہوتا ہے بہ نسبت چھپے دشمن کے یا دوست نما دشمن کے۔ اس کا خطرناک ہونا کئی پہلوؤں سے ہوتا ہے مثلاً اس کے پاس بہت سے بھید ہوتے ہیں' وہ گھر کی کمزور دیواروں اور گھر میں داخل ہونے کے راستوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ اسے گھر کے اثاثوں اور حفاظتی اقدامات کا علم بھی ہوتا ہے۔

کھلے دشمنوں کے حوالے سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت اور عوام بھارت کو پہچانتے ہیں کہ **1947**ء سے آج تک بھارت نے پاکستان کے آزاد و خودمختار ملک کو تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ عملاً اور عمداً **1948**ء' **1965**ء اور **1971**ء میں اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لئے قانون و اخلاق کے تمام تر ضابطوں کو پامال کر چکا ہے۔ دوسرا دشمن برملا اپنی دشمنی کا اظہار کر کے بھارت کی مدد پر کمربستہ ہے۔

دوست نما چھپے دشمنوں میں برطانیہ اور امریکہ سرفہرست ہیں۔ ان کی ''مجبوری'' اسرائیل بھی ہے' اور اپنا خبثِ باطن بھی ہے۔ امریکہ و برطانیہ کا کردار تسلسل کے ساتھ ابن الوقت کا ثابت شدہ ہے کہ اگر کبھی پاکستان کی ضرورت محسوس ہوئی تو دوستی انتہائی بلندیوں پر اور کبھی پاکستان کو دوستی کا ہاتھ درکار ہوا تو ہاتھ میں اچانک درد اٹھ آیا اور ہاتھ بڑھایا نہ جا سکا۔

ہم کسی پر تہمت لگانے پر مصر نہیں ہیں۔ امر واقع کے طور پر کیا آپ کے سامنے یہ نہیں دہرایا جا سکتا کہ **1965**ء کی پاک بھارت کے دوران جہازوں کے فاضل پرزے

دینے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ 1971ء میں ساتواں بحری بیڑا' مشرقی پاکستان کا ''بیڑہ غرق'' ہونے تک مشرقی پاکستان سے دور ہی رہا اور پھر ماضی بعید کے واقعات کو چھوڑیئے F-16 کی قیمت پیشگی لے کر بھی جہاز نہ دیئے۔

امریکہ ہو یا برطانیہ آج بھی دوستی پاکستان سے مگر جنگی مشقوں میں اشتراک بھارت سے' فوجی اسلحہ کی سپلائی کے معاہدے بھارت سے اور دوست پاکستان کے ساتھ افواج کی تربیت کا معاہدہ کہ جو معلومات پہلے مکمل نہیں ہیں اس تربیتی مشن میں قرب حاصل ہونے پر وہ ممکن ہو جائیں گی اور اس سے آگے یہ کہ تربیت کنندگان زیر تربیت کا اخلاق و کردار بگاڑنے کے لئے ہر حربہ کے لئے آزاد ہوں گے۔

امریکہ کو چین کا قرب حاصل کرنے کے لئے' یہودی ہنری کسنجر کی چین یاترا کے لئے' پاکستان کی ضرورت تھی۔ پاکستان سے ''لازوال'' دوستی کے اعلانات اور دعوے دیدنی تھے مگر عملاً کچھ نہ تھا۔ روس کا افغانستان میں روکا جانا اور اس کا حشر کرنا ضروری تھا تو پاکستان کی دوستی قابلِ فخر اور جب اس دوستی کی نقد ادا کی جانے والی قیمت کو ضیاء الحق نے ''پی نٹ'' کہہ دیا تو راستے سے ہٹا دیا گیا۔

افغانستان کی اسلامی ریاست' اس کا اسلامی تشخص امریکہ برطانیہ کو بالخصوص اور بلادِ کفر کو بالعموم کھٹکتا تھا جسے ملیامیٹ کرنے کے لئے پاکستان دوستی کی ضرورت تھی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بے بصیرت قیادت نے امریکہ کے ہاتھ کو آگے بڑھنے سے بھی پہلے خود آگے بڑھ کر پکڑ لیا کہ ''بخشش'' کا یہ لمحہ ضائع نہ ہو جائے۔ یہ بھی نہ سوچا کہ اس کا ماضی کیا ہے؟

F-16 کے بدلے برسوں بعد سویابین اور وہ بھی غیر معیاری' بیمار' دینے والا امریکہ آج پاکستان کا انتہائی قابل اعتماد دوست ہے جس کی دوستی پر ایوانِ اقتدار کا ہر فرد نازاں ہے۔ ٹیلی ویژن پر اکرام و برکات کا برستا مُن قوم کو لحہ لحہ سنایا جا رہا ہے۔ عقل کا اندھا پن کہ کوئی یہ سوچنے کے لئے تیار ہی نہیں کہ یہی امریکہ بھارت کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے اور آپ کو صرف دوستی۔

امریکہ عربوں کا دوست ہے' تحفظ دینے والا محسن ہے مگر صرف عراق سے تحفظ اور عربوں کی ممکنہ جارحیت سے اسرائیل کو تحفظ کا عربوں کے خلاف' اسرائیل سے دفاعی معاہدہ بھی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ''کلمہ خیر'' بھی زبان سے نکلتا ہے مگر اسلام اور مسلمانوں کے حق میں اگر ''خدانخواستہ' کوئی قرارداد سلامتی کونسل میں ہو تو امریکی ''دوستی'' کا ویٹو' بھارت اور اسرائیل وغیرہ کے حق میں' ''اسلام دوستی'' کا حق ادا کر دیتا ہے۔ فلسطین پر سلامتی کونسل کی تمام قراردادیں امریکی ویٹو کی بھینٹ چڑھتی ہیں۔

مذکورہ ''دوستی'' کو آج آزمانے والوں کے عقل و شعور کا ماتم کرتے یہ ضرب المثل بے ساختہ زبان پر آ جاتی ہے کہ ''آزمودہ را آزمودن جہل است'' مگر اس مسلمہ جہالت کا شکار اقتدار آج بھی اس 'دوستی' پر فخر کرنا اپنی عقلمندی کی معراج سمجھتا ہے اور اس پر توجہ دلانے والوں کو اپنا اور اپنے ملک کا دشمن نمبر 1 سمجھ کر زنداں میں ڈالنا اپنے فرائض منصبی میں شمار کرتا ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ''اقتدار کے دشمنوں'' کا چہرہ بھی دیکھ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ان کھلے دشمنوں کو پس دیوار زنداں رکھ کر دوستوں کا اعتماد بحال کرنا بھی

ضروری ہے اور عرصہ اقتدار میں ہر توسیع بھی اسی سے مشروط ہے۔ ان دشمنوں میں قاضی حسین احمد ہیں' مولانا فضل الرحمٰن اور صوفی محمد سرفہرست ہیں تو بقیہ فہرست میں ایسے اَن گنت نام ہیں جو اپنے آپ کو 'علما' کہلواتے ہیں۔ ان دشمنوں کی کمین گاہیں دینی مدارس ہیں جہاں ''ملک دشمن'' تیار ہوتے ہیں۔ ''استحکام وطن'' کی خاطر اپنے ''جگری دوستوں'' کی راہنمائی میں ان ''دشمنوں'' پر کاری ضرب لگانا ضروری تھا۔

پاکستان کی 55 سالہ تاریخ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ارضی اور نظریاتی سرحدوں کے دفاع کی خاطر ڈٹے رہنے والے بلاتنخواہ سپاہی آج دشمن نمبر 1 ہیں اور پاکستان کے ارضی اور نظریاتی تشخص پر کاری ضرب لگانے والے دوست ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چشم فلک نے ایسے دوست دشمن پرکھنے والے کہاں دیکھے ہوں گے۔

بھارتی جارحیت ہماری سرحدوں پر اونچے سروں میں ہمیں للکار رہی ہے۔ بھارت کا حقیقی یار' اسرائیل کا غلام' امریکہ ہمارے گھر میں ''بدو کے خیمے میں اونٹ'' کی طرح داخل ہو کر بیٹھنے کی جگہ بنا رہا ہے' جو ملکی سالمیت کے لئے ہر لحہ خطرہ ہے۔ حالات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کر کے دوست اور دشمن کو مومنانہ بصیرت کی کسوٹی پر پرکھنے کے بجائے ہم اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے وائٹ ہاؤس پہنچ جاتے ہیں' جو ہماری نصف صدی پرانی بیماری کا اصل سبب ہے۔

بصیرت پوچھتی ہے اور ہم جواب نہیں دے پاتے کہ تم کسی بھی مشین کے خالق کی ہدایات کے بغیر اس کی مشین کو استعمال نہیں کرتے کہ کیٹالاگ میں درج ہدایات سے انحراف مشین تباہ کر دے گا مگر وہی عقل یہ کیوں تسلیم نہیں کرتی کہ انسانی مشین اور انسانی

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

معاشرہ کے خالق نے جو کائنات کا معتبر ترین 'کیٹلاگ' بصورت قرآن حکیم عطا کیا ہے جس پر عمل کر کے سکھ سکون اور خوشحالی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ اسی خالق نے اس کتاب میں یہ ہدایات بھی لکھی ہیں کہ کافر کبھی تمہارے دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے لہذا ان سے دوستی نہ بناؤ' یہ دوستی قابل فخر نہیں ہے۔

عقل و شعور رکھنے والے خارجی خطرات کے وقت اندرونی دشمنیاں تک بھلا دیتے ہیں کہ پہلے خارجی دشمن سے نبٹ لیں پھر یکسوئی سے داخلی دشمنیوں کی طرف متوجہ ہوں گے اور الحمد للہ یہاں تو کوئی دشمن ہے ہی نہیں ہر کوئی وطن کی محبت میں' جو اسلام کے نظریہ پر استوار وطن ہے' خون کا نذرانہ پیش کرنے میں سبقت کے لئے بے قرار ہے۔

1965ء میں بھارتی جارحیت کے وقت کیا ملک میں فوجی حکمران طبقے کے ساتھ سیاسی اختلافات نہ تھے؟ کیا دینی جماعتوں کی ڈگر آج سے مختلف تھی؟ یقیناً اسی طرح کی فضا تھی۔ فوجی مارشل لاء والے ڈکٹیٹر نے قوم کے نام خطاب میں ہر چیز کو پس پشت ڈالتے' بھارتی جارحیت کے خلاف ڈٹ جانے کو کہا تو فوج کی پشت پر قوم سیسہ پلائی دیوار بن گئی۔

1971ء میں اس حکمتِ عملی سے انحراف کیا گیا۔ حاکم اس دور میں بھی فوجی ڈکٹیٹر تھا۔ عامۃ الناس کو' دینی سیاسی جماعتوں کو اپنے پیش رو کی طرح اعتماد میں نہ لیا گیا' فوج کی سولوفلائٹ کریش ہوئی اور ملک آدھا رہ گیا' 90 ہزار دشمن کی قید میں گئے تو رسوائی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مقدر ٹھہری۔ بصیرت ہر موڑ پر سر پٹختی رہ گئی۔

آج پھر بصیرت کو ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ سلمہ وھو کے باز ''دوست'' سے

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

دور رہنے کی ضرورت ہے اور ''مبینہ دشمن'' پر اعتماد کرنے کا وقت ہے۔ پس دیوارِ زندان تمام لوگوں کو بالخصوص دینی اور سیاسی قائدین' ورکرز رہا کر کے اندرون ملک اعتماد کی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیل کی چاردیواری کے اندر صرف وطن دشمنوں کو رہنا چاہئے مگر وطن دشمن وہ نہیں جنہیں بش اور بلیئر وطن دشمن قرار دیں۔ اس وطن دشمنی کی تعریف بصیرت سے پوچھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(20-02-2002)

صلیبی جیت گئے ہم ہار گئے!

اپنی ہار کا اقرار کر لینا انسانی زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے کہ یہ ابلیس کو بھی پسند نہیں آتا کیونکہ کہا یہ جاتا ہے کہ ہار تسلیم کر لینا عظمت کی علامت ہے اور عظمت کسی کا مقدر بنے ابلیس کو قطعاً پسند نہیں ہے۔ ہار انفرادی زندگی کا المیہ بھی ہوتی ہے تو یہ اجتماعی زندگی کا المیہ بھی بنتی رہتی ہے۔ بعض اسے تسلیم کر کے ''عظمت'' کو گلے لگانے کا ''اعزاز'' حاصل کر لیتے ہیں تو بعض اسے تسلیم نہ کر کے ''بروس کی مکڑی'' کی طرح کامیابی میں بدل لیتے ہیں۔ تاریخ دونوں قسم کے کردار محفوظ کر لیتی ہے۔

تخلیقِ انسانیت کے ساتھ ہی خیر و شر کی مزاحمت کا آغاز ہو گیا تھا کہ یہ شرفِ آدمیت و انسانیت کا امتحان لینے کے لئے لازم تھا۔ ماضی میں خیر و شر کے تصادم، اقدار کے قتلِ عام یا اقدار کی احیاء و بقا پر ہمارے لئے بہت سی مثالیں چھوڑ گئے ہیں۔ ادھر ادھر سے مثالیں ڈھونڈنے کے بجائے صلیبی جنگ میں صلاح الدین ایوبی اور رچرڈ شیر دل کے آمنے سامنے ہونے پر دونوں طرف کے رویوں کا موازنہ ہی کافی ہے۔ اپنی ہار کے بعد خود صلیبی بھی صلاح الدین ایوبی کے کردار کی تعریف کرتے رہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور کا دشمن، اقدار کا بھی دشمن ہے اور اس نے جنگ میں ہر چیز کو ''حلال'' قرار دے رکھا ہے خواہ یہ سرد جنگ ہو یا گرم جنگ۔ جنگ جیتنے کا موجودہ

دور کا تقاضا' جھوٹ اور سونے کی جھلک' جیسے دو قیمتی ہتھیاروں کا استعمال ہے۔ جھوٹ حملے کا جواز پیدا کرنے کے لئے' جھوٹ دشمن میں اندرونی غلط فہمیوں کو جنم دینے اور بڑھانے کے لئے' جھوٹ دشمن کے گھر میں اپنے حمایتیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اور اسی طرح سونے کی جھلک دشمن کی صفوں میں منافقین کی تعداد بڑھانے کے لئے' منافقین کو زیادہ خطرات انگیخت کر کے بھی نافع ثابت ہونے کے لئے ترغیب کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔

یہود نے عالمی اقتدار کی منزل کے لئے طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرتے پہلی عالمی جنگ اور دوسری عالمی جنگ بھڑکانے کی خاطر دونوں موثر ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کیا اور مطلوبہ فوائد حاصل کر لئے۔ تیسری اور آخری عالمی جنگ میں چونکہ مدِ مقابل صرف اسلامی قوت تھی اور وہ تنہا باوجود دونوں موثر ہتھیاروں' یعنی جھوٹ اور سونے کے' کامیاب نہ ہو سکتے تھے لہذا انہوں نے بڑی محنت سے زرِ کثیر صرف کر کے جھوٹ کے سرچشمہ میڈیا کے ذریعے اسے صلیبی جنگ کے قالب میں ڈھال دیا۔

آج عالم اسلام کے سر پر آخری صلیبی جنگ مسلط ہو چکی ہے جس کی ابتداء امارات اسلامی افغانستان سے ہوئی ہے جس میں صلیبیوں نے میر جعفر و صادق کا کردار اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت سے ادا کروایا' اب خود پاکستان اور دیگر مسلم ممالک' بجلیوں کی زد میں ہیں۔ اس جنگ میں صلیبی چاک و چوبند جاگ رہے ہیں' متحد ہیں اور ان کے دشمن مسلمان نہ چاک و چوبند ہیں نہ جاگ رہے ہیں اور نہ ہی مشترکہ دشمن کے خلاف متحد ہیں۔ ہر ایک اپنے سُروں میں گا رہا ہے۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

صلیبیوں کا ہدف صرف اور صرف اسلام ہے' اسلامی اقدار کا سرمایہ ہے اور اقدار کے امین ''بنیاد پرست'' مسلمان ہیں۔ انہیں نام کے مسلمان یا ترکی جیسے اسلام سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ وہ ان کا ''اپنا'' ہے۔ ترکی جیسے اسلام کی احیاء و بقا کے لئے وہ ڈھیروں ڈالر کی امداد لئے بیٹھے ہیں۔ ایسے اسلام کے سکالر تیار کرنے کی خاطر ان کی یونیورسٹیاں منتظر ہیں۔ صلیبیوں کو خطرہ جس اسلام سے ہے اسے وہ ''بنیاد پرستی'' کے نام سے جانتے ہیں اور اس بنیاد پرستی پر کاری ضرب لگانا ان کی ضرورت ہے۔

اسلام پر بلاواسطہ حملہ آور ہونے کے بجائے انہوں نے بالواسطہ حملوں کا آغاز تو ایک عرصہ سے کر رکھا ہے مثلاً

☆ مسلمانوں میں عقائد کی ''مقدس جنگ'' کے لئے اپنے تیار کردہ ''علماء و صلحا'' کو دینی جماعتوں میں داخل کر دیا جن کے ذریعے ان کی گروہ در گروہ تقسیم ہوئی اور عقائد میں اختلافات کے حوالے سے نہ ختم ہونے والے تنازعات نے جنم لیا۔ یہ کام ہر مسلم ملک میں کیا گیا' کیا جا رہا ہے۔

☆ اسلام کی تبلیغ کے لئے ''دستِ غیب سے امداد'' پہنچانے کا ''معقول انتظام'' کیا گیا جس سے امداد دہندہ کے من پسند اسلام کی راہ ہموار ہوئی اور اسی امداد کی حرص و ہوس نے نت نئے گل کھلائے اور ملت کا اتحاد بتدریج ختم ہوتا گیا۔ اسی امداد سے اپنے روبوٹ علامہ اور ڈاکٹر بنائے گئے۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

☆ جعلی انجمنوں اور جعلی ناموں کے ساتھ اسلام کی حقیقی اقدار کے خلاف' مختلف مسائل پر اختلاف کو ہوا دینے والا لٹریچر پھیلایا گیا جس سے بے شمار لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا بھی مقصود ہے۔

دینی جماعتوں میں اپنے تیارکردہ افراد داخل کرنے کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں میں اپنے ایجنٹ شامل کئے گئے اور یہ ایجنٹ ان جماعتوں کے پرانے کارکنان سے زیادہ لگن رکھنے والے دیکھے جاتے ہیں اور متعلقہ جماعتوں میں دن بدن زیادہ اثر و رسوخ حاصل کر کے من پسند نتائج کی راہ ہموار کرنے والے بن کر آقاؤں کے اہداف کی تکمیل کرتے رہے ہیں' کر رہے ہیں۔ دینی یا سیاسی جماعتیں ان سے نجات نہ حاصل کر سکیں' نہ کر سکیں گی اور ان جماعتوں کے صاحبانِ بصیرت کڑھتے رہیں گے۔ ہم نے یہ بات عالمی سطح کی دینی سیاسی جماعتوں کے حوالے سے کی ہے۔ ملک کا نظام بیوروکریسی چلاتی ہے' یہاں بھی ہر شعبہ میں موثر حیثیتوں میں ایجنٹ موجود ہیں جو آقاؤں کی مرضی کے مطابق ملکی مفادات کے برعکس پالیسیاں بناتے ہیں۔ ایسے ایجنٹ صرف مال بناتے ہیں۔ ملی تشخص' حب الوطنی اور ایمان نام کی کوئی چیز انہیں پسند نہیں ہے۔

صلیبیوں' خصوصاً' ان کے پسِ پشت منصوبہ سازوں نے' ماضی میں مذکورہ طرز کے اقدامات سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور جب چہار سو ان کی مرضی کی فصل پک گئی تو ''بالواسطہ'' کو ترک کر کے ''بلاواسطہ'' کے طریقہ کو اپناتے کاروائی کا آغاز کر دیا۔ اس کاروائی کے لئے حملوں کا جواز پیدا کرنا ضروری تھا تا کہ عالمی سطح پر کوئی ''انصاف پسند'' ان کی کاروائی کو ''بے انصافی'' یا 'ظلم' نہ کہہ سکے۔ صلیبی ہر کام ''انصاف و اخلاق'' کے دائرہ
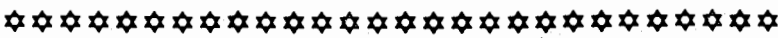
میں رہ کر کرنا چاہتے ہیں۔

چونکہ صلیبیوں کا عقیدہ اور عندیہ اپنے مستقبل کی ہر عمارت کو جھوٹ کی بنیاد پر استوار کرنا ہے جس کا برملا اظہار انہوں نے پروٹوکولز میں بصراحت کیا ہے' مثلاً پروٹوکول نمبر **12** میں وہ اقرار کرتے ہیں کہ' میڈیا (پریس) کو ہم کنٹرول کرتے ہیں' میڈیا (پریس) کے (مروجہ) طرز کو ہم تباہ کر دیں گے' صرف جھوٹ کی اشاعت ہوگی' لہذا ان کی بات کو غلط کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے اور پھر یہ بھی کہ انہوں نے پروٹوکولز میں کہی ہر بات کو بشمول جھوٹ کی اشاعت (برائے جواز حملہ وغیرہ) ہوگی سچ کر دکھایا ہے مثلاً چند سرخیاں ملاحظہ فرمائیے جو افغانستان پر حملہ کا جواز پیدا کرنا ثابت کرتی ہیں: (یہ سرخیاں امریکی پریس سے پاکستانی اخبارات نے لیں)

☆ ''اسامہ نے حکم دیا' امریکہ سانپ ہے کچل دو'' بن لادن نے **90**ء کی دہائی میں احکامات جاری کیے۔

☆ ''اسامہ کسی وقت بھی حملہ کر سکتا ہے'' (سی آئی اے)۔

☆ ''سفارتخانوں پر حملے' اسامہ نے امریکیوں کو قتل کرنے کی عالمی سازش کی''

☆ اسامہ نے ایٹم بم خریدنے کے لئے ڈیڑھ ملین ڈالر مختص کر دیئے''

مذکورہ سرخیاں چیخ چیخ کر اپنے جھوٹا ہونے کا اعلان کر رہی ہیں۔ افغانستان کے دور دراز علاقے میں خاموش بیٹھا اسامہ' امریکہ اور امریکیوں کا دشمن نمبر **1** بنا ان کے خلاف منصوبہ بندی **90**ء کی دہائی میں کر رہا تھا جس پر وہ **2001**ء تک عمل نہ کر سکا۔ یہ اور اس طرح کی بے شمار خبریں اسامہ کے بہانے افغانستان میں عملاً نافذ اسلام کو عمداً تہہ تیغ کرنے کے لئے تھیں جس کا برملا اظہار اب خود امریکی صدر بش ان الفاظ میں کر رہے
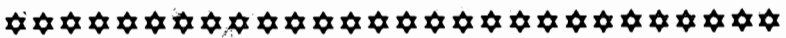
ہیں ''صدر بش نے واضح کیا ہے کہ ان کا مشن فرد واحد (اسامہ بن لادن) سے بہت آگے ہے۔ کوئی ہمارا ساتھ دے یا مخالفت کرے ہم برائی کے محور (اسلام) کے خلاف جنگ سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ (یہ برائی کے محور ایران اور عراق ہیں)'' (جب کہ فردِ واحد سے آگے اسلام ہی رہ جاتا ہے جو ان دنوں امریکہ کا خصوصی ہدف ہے) (بحوالہ اداریہ روزنامہ نوائے وقت 19 فروری 2002ء)

اوپر تحریر کردہ سرخیوں پر' 11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ریموٹ کنڑول جہازوں کے ذریعے اپنی ہی ایجنسیوں سے خون کے چھینٹے اڑا کر' جواز کی عمارت استوار کر کے گرد و پیش کے صلیبیوں کو ساتھ ملایا تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت کو ڈرا دھمکا کر ساتھ ملنے پر مجبور کیا جس کے سبب باقی مسلم ممالک بھی سہم گئے کہ اکا دکا کمزور سی آواز امریکہ کے خلاف سنی گئی' یوں امریکہ صلیبیوں کی قیادت کرتا اسلام پر حملہ آور ہو گیا اور تاریخ میں کربلا کے بعد بدترین ننگی بربریت و جارحیت چشم فلک نے افغانستان میں دیکھی۔

صلیبی افغانستان میں اپنا مشن کم و بیش مکمل کر چکے مگر پیاس بجھنے کے بجائے مزید بھڑک اٹھی ہے لہذا اب میڈیا کے جھوٹ کی توپوں کا رخ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف ہے۔ پاکستان کی شہ رگ پر پنجہ گاڑنے سے پہلے اسے چارج شیٹ کرنا ضروری ہے لہذا امریکی میڈیا رنگ برنگی پھل جھڑیاں چھوڑ رہا ہے مثلاً کبھی خبر آتی ہے کہ ''اسامہ راولپنڈی کے فوجی ہسپتال میں زیر علاج رہا ہے'' تو کبھی خبر ملتی ہے کہ ''افغان قیادت پاکستان میں روپوش ہے'' اور حکومت صفائی پیش کرتی رہتی ہے۔

تازہ ترین جھوٹ ملاحظہ فرمائیے (بحوالہ نوائے وقت لاہور 19 فروری 2002ء) ''فلپائن میں القاعدہ کا اسلحہ اور طالبان پہنچ رہے ہیں'' ''اسامہ کے زیر استعمال سیٹلائٹ فون کا بلنگ ریکارڈ مل گیا' (نیوز ویک) اس فون سے پاکستان' برطانیہ' یمن' سوڈان' ایران اور بعض عرب ملکوں سے کالیں کی گئیں''۔

صلیبی' جارحیت کے جواز کے لئے جہاں غلط الزامات پر مبنی میڈیا مہم چلانے میں دن رات مصروف ہیں وہیں ملکی معاملات میں بے جا دھمکی آمیز مداخلت کو انہوں نے وطیرہ بنالیا ہے مثلاً ایک ہی روز کے ایک اخبار سے دو خبریں آپ کی توجہ کے لئے سامنے لاتے ہیں:

☆ ''جہاں امریکی اغوا ہوگا مداخلت کریں گے' مذاکرات سے کمانڈوز کے چھاپوں تک کاروائیاں کی جائیں گی۔'' نیویارک ٹائمز

☆ ''توہین رسالت قانون اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ترمیم ختم کی جائے۔'' (امریکہ میں ایوانِ نمائندگان کی قرارداد) نوائے وقت' 19 فروری

صلیبی قدم قدم آگے بڑھتے اب بھگ ٹٹ ہر چیز پامال کرنے کے لئے بے صبرے ہو رہے ہیں اور دوسری طرف مسلم ملت بے سدھ اپنے اپنے خول میں بند پڑی ہے نہ ملی سطح پر وہ اتحاد اور اتحاد کی قوت دیکھنے کو ملتی ہے جس کی جھلک شاہ فیصلؒ شہید کے دور میں دیکھی تھی' نہ انفرادی سطح پر مسلم ممالک میں یہ دیکھی جا رہی ہے۔ ہر مسلم ملک میں دینی و سیاسی جماعتیں اپنا اپنا راگ الاپ رہی ہیں اور صلیبی خطرہ صرف گنتی کے دردمندوں

کی سردردی کا رنگ لے کر رہ گیا ہے۔ یہ الگ الگ مار کھاتے جائیں گے جس سے جارح کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی۔

ہم نے دشمن کے دوسرے موثر ہتھیار کا ذکر بھی آغاز میں کیا ہے اور وہ موثر ہتھیار سونے کی جھلک ہے' بقول اس کے' ''جس کے سامنے کوئی مولوی مسٹر نہیں ٹھہرتا''۔ سونے کی جھلک بڑے بڑوں کے ایمان کو ڈگمگا دیتی ہے۔ دور کیوں جائیں' افغانستان پر امریکی بربریت کا راستہ کھولنے میں پاکستانی قیادت اسی سونے کی جھلک کا شکار تو ہوئی ہے۔ جھلک کا لفظ ہم نے بڑی احتیاط سے استعمال کیا ہے کہ بے وفا لیٹیری معشوقہ کے بہلاوے کی طرح' صلیبی سونے کا ہُن برستا ابھی تک عملاً کسی نے دیکھا نہیں ہے' اسے صرف اخبارات یا الیکٹرانک میڈیا میں دیکھا ہے۔ مرحوم ضیاء الحق کو تو ''پی نٹ'' مل گئے تھے موجود حکمران قیادت تو عاقبت گنوا کر ''پی نٹ'' سے بھی محروم دکھائی دیتی ہے۔ ہاں البتہ سونے کی جھلک سے بہت بڑھ کر خوشامدانہ استقبال' کپڑے اور جوتے اتار کر تلاشی کے ساتھ ضرور ہوا ہے۔

سونے کی جھلک نے حکمرانوں کو صلیبیوں کا گرویدہ اور اندرونِ ملک بعض میڈیا کے کل پرزوں یا دین فروشوں' دانشوروں کو حکومت کا 'بہی خواہ' بنا دیا ہے اور ہر کوئی امریکہ کے قصیدے بیان کرتا نہیں تھکتا۔ امریکی تعلق کی برکات و حسنات پر لیکچر دیئے جا رہے ہیں۔ جب کہ قوم عملاً یہ دیکھ رہی ہے کہ امریکہ اسلحہ اور فوجی تعاون اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دشمن کو دے رہا ہے۔ مشترکہ تعاون کے مستقل معاہدے بھارت کے ساتھ ہیں اور دھمکیوں کے تمام تر سرمایہ کا رخ پاکستان کی طرف ہے جسے حکمران طبقہ اور عوام الناس اپنے اپنے انداز میں ''انجوائے'' کرتے ہیں۔ ''سونے کی جھلک'' کے جال نے حکمرانوں سے

قومی حمیت و غیرت عملاً چھین لی ہے۔

آج صلیبی ایجنڈے پر کام کو آگے بڑھاتے اسلام کی احیاء و ترویج کے دائرے' دینی مدارس اور مساجد' لادینی سوچ رکھنے والوں کے اقدامات کی زد میں ہیں۔ آج دینی اخلاق و اقدار کو مسلمان قوم کے ذہنوں سے کھرچنے کے لئے میڈیا' پرنٹ ہو یا الیکٹرانک اپنا تمام تر زور صرف کئے ہوئے ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ سربراہ مملکت صلیبیوں کو اپنے لبرل ہونے کا یقین دلانے کی خاطر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے پھیلائی جانے والی بے حیائی اور فحاشی کا دفاع کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جسے ٹی وی میں فحاشی اور بے حیائی نظر آتی ہے نہ دیکھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سب کچھ صلیبیوں کی جیت اور ہماری ہار نہیں تو اسے اور کونسا عنوان دیں؟

ہمیں شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعید دہلوی کے' بڑی درد مندی اور دل سوزی سے چند سال قبل کہے گئے یہ الفاظ یاد آ رہے ہیں جو انہوں نے قومی انحطاط کے شکار حالات کے پیش نظر کہے تھے۔ حکیم صاحب نے فرمایا (خط بنام راقم الحروف)

☆ ''کاذب سیاستدان اور بے یارومددگار قیادت نے اپنے فرائض ادا نہیں کئے ہیں اور یہ سب گنہگار ہیں۔ صحافت نے اس ملک میں فسادات ِفکر کو جنم دیا اور اہل قلم نے تعمیر اذہان کی کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ محراب و منبر دست گریبان رہے۔ دولت کے حریص برسرِ اقتدار آئے اور انہوں نے اس عظیم ریاستِ اسلامی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ ان سب کے خلاف سینہ سپر ہونے کا وقت آ
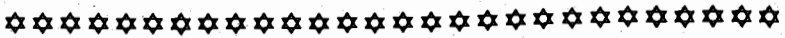
گیا ہے۔ ایک انقلاب کر دینا ضروری ہے قبل اس کے کہ پاکستان فروخت کر دیا جائے۔ صحافت و سیاست نیلام پر چڑھ جائے۔" ☆

موجودہ حالات کا تجزیہ کرنے والے یقیناً حکیم محمد سعید صاحب کے بصیرت افروز تجزیہ سے اتفاق کریں گے کہ ان کے فرمان کا ایک ایک حرف آج کے حالات پر ٹھیک ٹھیک منطبق ہے اور اہل درد، ہر محب وطن کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ہے۔ اسلام دشمنی جہاں ہے جس حال میں ہے اس سے ٹکرا جانے کا وقت ہے۔

☆......☆......☆

امریکی فوجیں افغانستان کی آڑ میں وسط ایشیا میں قدم جما رہی ہیں

امریکہ بطور واحد سپر پاور وسط ایشیا میں خود کو اہم ایکٹر ثابت کرنا چاہتا ہے

واشنگٹن (اے ایف پی) ماہرین کے مطابق امریکی فوجیں دہشت گردی کے خلاف مہم اور افغانستان میں استحکام لانے کی آڑ میں وسط ایشیا میں قدم جما رہی ہیں اور علاقے میں اپنی موجودگی برقرار رکھ رہی ہیں لیکن یہ بات سوالیہ نشان ہے کہ وہ کتنے عرصے تک علاقے میں موجود رہیں گی۔ روس کو اس بات پر تشویش ہے کہ امریکی فوجوں کی ازبکستان اور کرغستان میں بھی موجودگی ہے جو پاکستان میں موجود اڈوں کے علاوہ ہیں جبکہ سینکڑوں

(نوائے وقت صفحہ 11 بقیہ نمبر 10 (2 جنوری 02)

✡ ✡
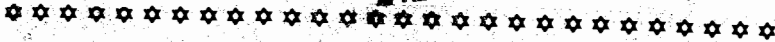
Future will also prove this act, which at present in a state of rage and madness Mr. Bush is not going to understand.

Abdur Rasheed Arshad.
Vice Chairman
Human Rights Foundation of Pakistan
Jauhar Printing Press Jauharabad,
Ph: 0454-720401
E-mail: annoor_trust@hotmail.com

ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے 11 ستمبر سے قبل شیئرز
نکالنے والی 38 کمپنیوں کیخلاف تحقیقات

واشنگٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکی خفیہ ایجنسیوں نے 38 کمپنیوں کے خلاف تحقیقات کا سلسلہ تیز کر دیا ہے۔ سی

بقیہ نمبر3 // کمپنیاں تحقیقات

این این کی رپورٹ کے مطابق یہ تحقیقات ایسی سرمایہ لگانے والی کمپنیز کی کی جارہی ہیں جنہوں نے 11 ستمبر کے ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کے حملوں سے قبل ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اپنے شیئرز اٹھا لئے تھے۔ ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جن کمپنیوں نے سرمایہ لگایا تھا انہیں حملوں کا پیشگی علم تھا۔

(خبریں 14 اکتوبر 2001)

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر4

✡ ✡

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
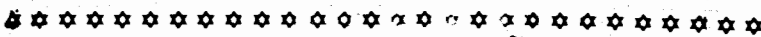
which managed their demolition at one movement within minutes in the way it was shown be CNN.

b) Where had been the World Trade Centre security system or CIA and other Intelligence agencies of America when the terrorists were arranging such detonation? It was certainly not a task of one, two or three hours.

6. Now the chemical and Biological attack on USA is being propagated and "Anthrax" cases are said to be a part of it. If it is true, who can be behind it? Had it been a planned biological or chemical attack, its spreading would have been at one time and in one particulars area after having completed its incubation period, which is not proved.

This all is being done by an "unseen" to instigate American Government against the Muslim World and who is the unseen and unknown? We show you here:-

> ** "Who and what is in a position to overthrow an invisible force? And this is precisely what our force is. Gentile masonry blindly serves as a screen for us and our objects, but the plan of action of our force, even its very abiding-place, remains for the whole people an unknown mystery." * (Zionist Protocols, 4:2)*

With confidence and being on a very safe side we can say that the mastermind behind the destruction of the World Trade Centre on 11th Sept: and the present "Anthrax" propaganda as well as the news in respect of spraying of a "white powder" as reported by the media, is only and only the Zionist MOSAD and non else.

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

which has not been clarified by the American Administration till now:

1. How and why a considerable number of Jews (5000 workers reported) remained absent from World Trade Centre on 11th Sept.

2. Why various Multi National Companies (38 companies are been investigated in this respect) started pulling back their heavy amounts from the banks having their branches in World Trade Centre and many sold their shares etc. a week earlier. What were the reasons behind?

3. How it became possible to fix cameras to capture the live incident. Who told the cameramen that an aircraft will hit the World Trade Centre from a certain angel and thus live effective coverage will became possible?

4. During the long span of time between high-jacking of aircrafts and striking at their targets, where had been the American CIA, PENTAGONE, other similar Intelligences Agencies, Air Traffic Control System and Satellite Surveillance Control System through out. This appears to be a planed negligence. What can be the clarification on this issue from the American Administration?

5. This issue can not be neglected that a structural building like World Trade Centre can't collapse in a way it was shown on CNN live programme, until and unless a considerable amount of explosive is poured in the base of its pillars and at various stories and detonation properly synchronised.

   Question arises that:-

   a) Who poured the Explosive in the basement and at different stories of the two towers

Similarly just look at USA, which "QABALA" illustrates that it is a Christian state, will be involved in bloodshed for the victory.

ALPHABETS ACCORDING TO "MASONIC QABALA" LANGUAGE

WINGDINGS

A B C D E F G H I J K L M N O P Q R S T U V W X Y Z

a b c d e f g h i j k l m n o p q r s t u v w x y z

THE UNITED STATES OF AMERICA

USA ISRAIL SERIA IRAQ

JORDAN EGYPT SAUDI ARABIA

When we look on IRAQ, we see that it was a strong country, the sun of joy and happiness shines on it and for Masonic superiority it will be attacked. This is what we have seen in the past, when its Necular installations were attacked by Israel and is being attacked by America and Great Britain, the Masonic masters.

Most of these mystic signs and symbols can be seen in Free Masonic's Rituals from 1st to 33rd Degree.

These are few examples, rest lies with the nobles to explore, to see the real faces of these Internationally established terrorists, the Zionists and not the Muslims.

Further to add in support of the above evidence that International and national media has disclosed some facts
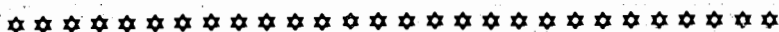
For International Media

Who is behind American Terrorism?
Zionists or Usama?
Here lies the acceptable proof.

Immediately after the terrorist act on 11th Sept: in America, the Zionists according to their deep and long planning diverted the American attention against the Islamic State of Afghanistan and Usama.

American administration being shaken with the disastrous attack and well instigated by the Masonic planners, in a state of rage and madness never bothered to look into the facts and to trace the actual culprits.

With confidence we bring forth a real proof of Masonic involvement in the current terrorist activity in New York and Washington.

According to "QABALA", a secret mystic language used as "Code Words", by the Senior Zionists on the earth, global terrorism had been planned by the Elders of Zion to pave way for their worldly rule.

We bring before you this language and show you how they had planned the destruction of New York World Trade Centre and elsewhere. In the computer when we feed NY the computer gives us in "QABALA" codes that New York is facing disastrous death toll, through the Zionists.

American Govt. says that its present blaze is not against Islam and Muslims it is only against terrorism. Is there a similar charge sheet against Afghanistan and Usama bin Laden, which proves terrorism?

UNO and Security Council must ask America to bring forth solid evidence against Afghanistan as has been brought against America, Israel, India and Russia. Then every action against Afghanistan will have a justification.

With the confidence to be given an ear to what has been said above.

Regards.

25.9.01

Abdur Rasheed Arshad.

c.c.: National and International Media.

امریکہ اور برطانیہ دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں: نام چومسکی

امریکہ ہر اس ملک کو دہشت گرد قرار دیتا ہے جسے وہ اپنے لئے خطرہ سمجھے، اس نے مشرق وسطیٰ اور لاطینی امریکہ میں بھی دہشت گردی کی، اس کے خلاف احتجاج بھی "دہشت گردی" ہے

امریکہ اپنے سوا کسی ملک میں قوم پرستی کی تحریک نہیں ابھرنے دیتا، افغانستان پر حملہ کیلئے سلامتی کونسل سے قانونی تحفظ بھی نہیں لیا گیا

لاہور (اپنے سٹاف رپورٹر سے / کامرس رپورٹر) بین الاقوامی شہرت یافتہ امریکی سکالر مسٹر نام چومسکی نے کہا ہے کہ امریکہ خود بہت بڑا دہشت گرد ہے اور وہ ہر اس ملک کو دہشت گرد قرار دیتا ہے جس کو وہ اپنے لئے خطرہ محسوس کرتا ہے۔ وہ گزشتہ روز لاہور میں اقبال ... فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ایک لیکچر دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 1980 کی دہائی میں امریکہ نے لاطینی امریکہ میں اپنے مخصوص مفادات کے حصول

صفحہ 11 بقیہ نمبر 41

country, acceptable to International Law then he should be the 5th target.

By now it has been a practice of the so-called Supper Power America that instead of reviewing its own attitude with special reference to terrorism, it blames its targeted individual or a country and the Masonic media supports it to the maximum. Very unfortunately UNO and its Security Council supports it without scrutinising what is being said.

The present act of terrorism in New York and Washington needs to be considered with a cool mind, in the light of the following facts:-

i) In the global family it is only and only MOSAD which can manage such a sophisticated attack in the presence of CIA and its agencies.

ii) It is only MOSAD, which has close contact with these agencies and many Jews are working in these agencies.

iii) In the recent elections the Jews openly supported Mr. Algore and hated Mr. Bush and to take revenge, to bring him to confront the economical crisis and finally to bring face to fact to the Muslim world for the last Crusade, as Mr. Bush said, they prepared the stage.

iv) To prove the above 3 isn't it sufficient that on 11th of Sept. not a single Jews was present in the Trade Centre. How they knew that something is to happen and later 5 were arrested while taking a Video with joy and happiness as reported by the International Media.

America an established terrorist. America is certainly not in a position to rebut.

UNO and its Security Council are fully aware of the fact that during the past 50 years Israel has denied all the UNO/Security Council Resolutions and the worst brutalities are being committed. Israel is known terrorist at global level. The recent terrorist attacks in USA had been planned and acted accordingly by its MOSAD, and an evidence to this fact, as reported by the International Media is that all the Jews working in World Trade Centre remained absent on 11th. Hence our second target against terrorism should be Israel.

For the last 3 years Russian forces are slaughtering the Muslims in Chechnya, which was unjustly attacked and the Russian brutalities are still going on so Russia for this terrorism should be our third target. Isn't it true Mr. Secretary General?

UNO and Security Council are also fully aware of this fact that India has never acted according to their resolutions and it is India which interfered in East Pakistan through illegal Muktee Bhahnee, is instigating Tamils with men and material against Sri Lanka and who can ignore its terrorism in Occupied Kashmir during the last decade in particular. Justice demands that India should be the fourth target.

All these above terrorist have a long history of terrorism and needs no proof as every thing is on your record.

In the light of the above charge sheet if similar charges can be levelled against any Muslim individual or a

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

Abdur Rasheed Arshad
Vice Chairman,
Human Rights Foundation of Pakistan,
Jauharabad, Sept: 25, 2001.

MR. KOOFI ANNAN,
Secretary General,
U.N.O.
New York, U.S.A.

Let us fight Global Terrorism.

Excellency,

We appreciate the resolution of the U.N.O. and its Security Council to eradicate global terrorism, as per UN Charter. It is the need of the time.

The campaign needs transparency and justice at all levels, accepted to all at International level and to start with the merit should not be ignored. Might should not be considered Right, only Right is might.

As you know in 1945 America used Atom against the innocent population of Japan. It was America who committed brutalities in Viet Nam. It was also America to raid over Panama and to arrest its President unlawfully and you will agree that it is America and great Britain, who for the last 10 years are involved in terrorist activities in Iraq. America sent toxicated wheat for Iraqi people, which is the worst shape of terrorism against civilian population.

The above needs no evidence being the part of our past and present History. So our first target should be

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡
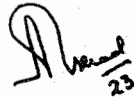
In case this all is ignored and Afghanistan is attacked it will be more worst terrorism in the history and everyone helping America in his state of rage and madness, will have to face the consequences, even for years to follow.

With all the best wishes, your Excellency,

Sincerely yours,

23.9.01.

Abdur Rasheed Arshad.

Copies To:

International and National Media.

> *Why the American CIA and Pentagon remained slept on that day while the Aircrafts, after having been highjacked remained in the air for almost an hour? Where was the Air traffic control system? Where were the other agencies in America?*

The fact is that month's earlier America has planned to attack Afghanistan as disclosed by their diplomats in Germany according to Mr. Niaz A Naik a Senior Pakistan Diplomat's interview with BBC on 18th Sept. For such a big action against a sovereign state and to get involvement of some other countries to counter an expected international reaction such a big terrorism is of no value, an example to it, is the crash of Pakistan C-130 killing the President and his generals, where two American diplomats were scarified for the "noble cause" by America, who has a long history of International terrorism i.e. Japan, Panama, Vietnam and Iraq etc.

America desires with your govt.'s participation to settle its forces in Pakistan for surveillance over China and Muslim Russian States. Would you share this mischievous desire?

In the name of conscience and justice, your govt. should ask America to put forth concrete evidence, acceptable to International law against Usama and the Govt. of Afghanistan, which according to America's Foreign Minister is "solid". Before your government joins hand with it. Might is not right only right is might.

The facts being brought to light by the western Media, showing Masonic involvement too should be given weight.

✡ ✡

Western Media has now started giving details showing involvement of Jewish Intelligence MOSAD and no doubt such a sophisticated operation could not have been possible without the collaboration of MOSAD and CIA. No other country, Muslim or Non-Muslim, can plan such a big operation in these American cities, what to talk of Usama bin Ladin?

This act of terrorism has multiple objectives:-

i) to take revenge of Mr. Algores defeat in the recent election, and to led down Mr. Bush by creating economical crisis, which in proved, that the Dollar is sinking and stock markets shut.

ii) to arrange confrontation between American, European block and the Muslim world, particularly involving India and Israil against Pakistan, which is an eyesore for these two countries in particular. This effort has been made at the cost of destruction of World Trade Centre and Pentagon to bring the world to the last Crusade as Mr. Bush said.

iii) to get a free hand to capture Al-Qudas and to continue the brutalities in Plastine and to act for the desired 'expansion plan' during this confrontation.

Excellency,

Would you please spare few minutes to think...

Why the Jews working at these places of disaster were absent on 11th Sept. and who advised them to be absent? (This fact has now been reported in National and International media.)

✡ ✡
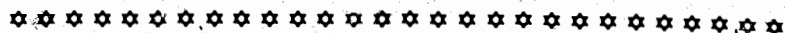
Matter of Serious Nature.

Abdur Rasheed Arshad
Vice Chairman,
Human Rights Foundation of Pakistan,
Jauhar Press Building,
Jauharabad, Sept: 23, 2001.

HE The Ambassadors,
in Islamabad.

Terrorism and Expected Reactionary Terrorism.

Excellency,

Should one believe that the global Conscience is dead or have been mortgaged with Masonic Masters?

The recent terrorism is almost condemned by the global brotherhood irrespective of cast, creed or religion etc.

The Masonic Masters, the real planers of this disastrous incident, according to their planning, diverted the attention of Americans in particular and other European countries and their allies in general towards the Muslims specifying Usama bin Ladin and Islamic State of Taliban in Afghanistan.

Instead of looking into the matter with care and concern, most of the countries shared this voice, which can boldly be said "a flagrant disregard to International rule of Justice and Human Rights".

Palestine and their efforts to capture "Al-Qudas", which is under way.

iii) to divert American govt. and its allies towards Muslim enmity particularly Usama and Taliban of Afghanistan who have previous history of American revenge.

You are requested to take a forceful stand against mischievous propaganda of Usama or other Arab Nationals involvement in the present terrorism. It is their own agencies, which are involved and certainly without their active collaboration such a big mission could not have been completed.

Regards.

Very sincerely yours,

13/9/01

Abdur Rasheed Arshad.

Abdur Rasheed Arshad
Vice Chairman,.
Human Rights Foundation of Pakistan,
Jauhar Press Building,
Jauharabad, Sept: 13, 2001.

The Ambassadors,
of Muslim Countries,
in Islamabad.

TERRORISM IN U.S.A.

Excellency,

The recent act of terrorism in the United States has jolted the American government and global-brotherhood at large. We condemn this brutal action. No Muslim can think of such a cruel act.

We believe it true that the whole plot had been planned by the Masonic MOSAD "to kill more than two birds with one stone" and that is:-

i) to take revenge of Mr. Algore's defeat in the recent election and to put Bush in financial crisis, which America is already facing. The Jews supported Algore to their maximum.

ii) to divert World Community's attention for the Masonic brutalities being committed by them in
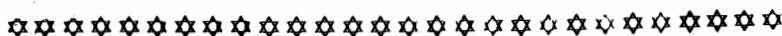
Taliban of Afghanistan, with whom America has a long history of enmity without reason and justice.

iii) *to divert attention of global brotherhood from Al-Qudas and Masonic brutalities being committed these days by the Jews in Palestine.*

Last of all, your government should consider it seriously that this high-jacking could not have been possible, had your Agencies not involved in it and every body know that Jews or Masonic lobby is part and parcel of your agencies, isn't it?

Please convey my heart felt condolences to your government and your people through your government.

Very sincerely yours,

13.9.01.

Abdur Rasheed Arshad.

امریکہ میں دہشت گردی خود سی آئی اے نے کرائی: جسونت سنگھ

میرے پاس ثبوت موجود ہیں جو میرے ایک دوست نے مہیا کئے جنکی یہودیوں سے دوستی ہے

دہشت گردی کے خلاف امریکہ کے ساتھ ہیں' اسامہ کے خلاف بغیر ثبوت حملے غلطی ہے

نئی دہلی (نیوز ڈیسک) بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ انکے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے امریکی سی آئی اے کا ہاتھ ہے۔ جسونت سنگھ نے زی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس ایسے ثبوت اور شواہد موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں ہونے والی 11 ستمبر کی دہشت گردی کا منصوبہ امریکی سی آئی اے کا تیار کردہ تھا۔ بھارتی وزیر خارجہ نے بتایا کہ اس بارے میں انہیں ثبوت انکے ایک بہترین دوست نے مہیا کئے ہیں جس کے یہودی دوستوں سے بہترین تعلقات ہیں۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

Abdur Rasheed Arshad
Vice Chairman,
Human Rights Foundation of Pakistan,
Jauhar Press Building,
Jauharabad, Sept: 13, 2001.

The Ambassador,
United States of America,
Islamabad.

<u>TERRORISM</u>

Excellency,

We condemn the act of terrorism and brutality in the United States of America, which has jolted the whole nation and the global brotherhood. Certainly it is the worst, which one could imagine.

We believe that "Mosad" has managed this all to kill two birds with one stone, rather more that two to be killed, we mean,:-

i) *to take revenge of Mr. Algore's defeat and to put Bush administration in Economical crisis as Dollar has started sinking.*

ii) *to divert attention of American and European Governments towards Usama bin Laden and*

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

Abdur Rasheed Arshad,
Vice chairman,
Human Rights Foundation of Pakistan,
Jauharabad (Pakistan) 20-01-02

Mr. Koofi Annan,
Secretary General, UNO.

President,
Security Council UNO,
New York.

Brutalities in Palestine and Kashmir.

Dear Sir,

Should one ask why your eyes are shut and the conscience dead over day to day increasing brutalities in Palestine and Kashmir.
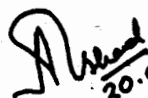
Your prompt action was worth seen to liberate Christian "Timor", to give them the right of self determination but according to your own resolutions the same "Right" could not have been given to the Muslims in Palestine and Kashmir or elsewhere over the globe.

Had there been the conscience alive, it would have forced for positive steps to be taken in the light of your years long pending resolutions and the present Israel and Indian brutalities could not have been possible.

Now the time has come to get the mortgaged conscience released from the Masonic masters, their faithful slave America and puppets Britain and India etc.

UNO and its Security Council must maintain its claimed "dignity" and if not possible should be dissolved being useless. There is no justification to keep a dead body producing bad smell any longer.

With best regards.

20.01.02

Abdur Rasheed Arshad.

C.C. National and International Media.

یہ باتیں ہیں جب ہوا کہ تم مسلمان ہو لہذا تم ہائی جیکر ہو ایف بی آئی کیسے پتہ چلا کہ اسامہ نے مشن پر 300 ملین ڈالر خرچ کئے

عجیب بات ہے کہ اس نے کریڈٹ نہیں لیا' مطالبات پیش نہیں کیے اور ہائی جیکروں کو اجازت دی کہ ایجنسی کو پیچھے لگا لیں

طیاروں کو روبوٹ اور ریموٹ کنٹرول ٹیکنالوجی سے تباہ کیا گیا' چوتھا طیارہ امریکی فضائیہ نے مار گرایا

اس قسم کی ٹیکنالوجی کا استعمال اتنے ہی بڑے طیارے میں ہو چکا ہے اور اس کی خبریں بھی شائع ہو چکی ہیں

واشنگٹن پوسٹ کی خبر نے معاملہ مزید مشکوک بنا دیا اور اسرائیل ہی اس کی صلاحیت رکھتا تھا: ملی گزٹ کے سنسنی خیز انکشافات

لاہور (نیوز ڈیسک) امریکہ میں 11 ستمبر 2001ء کو ہونیوالی تباہی خود کش ہائی جیکروں کی کارروائی نہیں تھی بلکہ اس کیلئے بغیر پائلٹ کے ریموٹ کنٹرول سے اڑنے والے جاسوس فوجی طیارے اڑانے کا طریقہ استعمال کیا گیا۔ 10 ستمبر 2001ء کو واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونیوالی سٹوری نے معاملہ مشکوک کر دیا۔ اس قسم کے طیاروں کو تارتھروپ گرومان "گلوبل ہاک" کہا جاتا ہے۔ گلوبل ہاک طیارے کے پر 737 بوئنگ طیارے کے برابر

صفحہ آخر بقیہ نمبر 38

بقیہ 38 ایف بی آئی / فراڈ

ہیں۔ 11 ستمبر کے "آپریشن 911" کے حوالے سے نئی دہلی سے شائع ہونیوالی ملی گزٹ نے 24 اپریل 2001ء کو برطانوی ٹیلی ویژن نیوز چینل پر چلنے والے پروگرام کے کچھ حصے شائع کیے ہیں جن میں بتایا گیا تھا کہ گلوبل ہاک نامی طیارے نے بغیر پائلٹ کے بحر الکاہل عبور

صدر اور ڈاکو ہولوکاسٹ الیکٹرانک میوزیم کے سربراہ ہیں۔ رپورٹ میں فلائٹ 77 کے پائلٹ ہانی ہنجور کے بارے میں بتایا گیا کہ اسے اسکے انسٹرکٹرز نے اکیلے فلائٹ کرنے کے ناقابل قرار دے دیا تھا جس سے وہ خاصا مایوس ہوا تھا۔ اسے اپریل 1999ء میں پائلٹ لائسنس مل گیا تھا لیکن میڈیکل امتحان پاس نہ کرنے کی وجہ سے لائسنس چھ ماہ بعد ختم ہو گیا۔ اس نے کچھ عرصہ سکاٹسڈیل سے بھی تربیت حاصل کی لیکن کورس مکمل نہ کر سکا۔ ایف بی آئی کے ایک ترجمان نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ وہ طیارہ اڑانے کے قابل نہیں تھا اور اب اس پر فلائٹ 77 اڑا کر پینٹاگون سے ٹکرانے کا الزام ہے حالانکہ وہ سیسنا 172 بھی نہیں اڑا سکتا تھا۔ رپورٹ کے مطابق سخت حالات میں بوئنگ 757 کا 270 ڈگری کا موڑ فائٹر پائلٹ جیسی مہارت کا تقاضا کرتا ہے اور ایسے نامکمل پائلٹ سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ فلائٹ 77 کو پینٹاگون میں امریکی وزیر دفاع اور جوائنٹ چیف آف سٹاف کے دفاتر کے بالکل سامنے ٹکرایا گیا لیکن ان کو مکمل طور پر بچا لیا گیا۔ اس کو ایک نیوز رپورٹ کے حوالے سے دیکھنا چاہتے ہیں جس میں خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ موساد امریکہ کو نشانہ بنا سکتی ہے۔ اس سے آپریشن نارتھ ووڈز کی یاد ابھرتی ہے جب گوانتاناموبے ساحل پر امریکی بحریہ کے اہلکاروں نے کیوبا کی لڑائی کو جائز قرار دینے کیلئے جہاز پر قربانی دی تھی لہذا فلائٹ 77 کو بھی ہنجور یا کوئی مسلمان خود کش پائلٹ کنٹرول نہیں کر رہا تھا بلکہ اس میں گلوبل ہاک ٹیکنالوجی نصب تھی جسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے چلایا جا سکتا ہے۔ فلائیٹ 11 کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس میں محمد عطا اور الشحی سوار تھے محمد عطا اور الشحی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ستمبر اکتوبر میں جب وہ فلائیٹ ٹریننگ کے لئے گئے تھے انسٹرکٹر نے کہا تھا کہ ان کے لئے تربیت حاصل کرنا مشکل ہے۔ ان کی مکینیکل صلاحیت بہت کمزور ہے۔ لیکن اپریشن 911 کے ماسٹر مائنڈ کو گلوبل ہاک ٹیکنالوجی کے ہوتے ہوئے ماہر پائلٹوں کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بیٹھے گزرنے کے باوجود پائلٹ اور ٹریفک کنٹرول کی بات چیت کو منظر عام پر نہیں لایا گیا۔ [illegible] ظاہر ہے کہ پائلٹ نے واضح طور پر کہا کہ گلوبل ہاک ٹیکنالوجی کے ذریعے طیاروں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ یونائیٹڈ ائر لائنز کی فلائیٹ 93 آٹھ بجکر [illegible] پر نیویارک ائرپورٹ سے اڑی۔ اسے 10 [illegible] پر پنسلوانیا میں کوئلے کی ایک حرکت [illegible]

ہوئی ہے مگر شاید تم نے واشنگٹن میں دن گزارنے کے لئے رخ بدل لیا ہے۔ اس کی وضاحت کر دو جب یہ طیارہ تباہ ہوا تو ورلڈ ٹریڈ سنٹر تباہ ہو چکا تھا اور ہوائی اڈے بند کیے جا چکے تھے۔ [illegible] ٹریفک کو کیسے معلوم ہوا کہ ایک طیارہ [illegible] کے بارے میں متضاد اور ناقابل یقین خبریں شائع ہوئیں یہ کیسے ممکن ہے کہ پلاسٹک کے چاقوؤں اور باکس کٹرز کے ساتھ عملہ اور مسافروں پر قابو پا لیا۔ اگر طیارہ اغوا ہوا ہوتا تو ہائی جیکر مسافروں کو اپنے رشتہ داروں کو فون نہ کرنے دیتے۔ بہر حال اس فلائیٹ کو مار گرایا گیا۔ سی آئی اے' ایف بی آئی' ڈیفنس انٹیلی جنس اور نیشنل سیکورٹی ایجنسی کو طیارے ٹکرانے کے منصوبے کا کوئی علم نہیں تھا اور اگلے ہی روز ایف بی آئی نے 19 ہائی جیکروں کے ناموں کا پتہ کیسے چلا لیا۔ جبکہ یہ شاید ہلاک ہو چکے تھے۔ انہیں کیسے علم ہوا کہ مسافروں کے مسلمانوں جیسے ناموں والے ہائی جیکر ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ چونکہ تم مسلمان ہو لہذا ہائی جیکر ہو۔ 30 ستمبر کو [illegible] نے چاروں طیاروں کے مسافروں کی فہرست چیک کی تو اس میں کسی بھی مبینہ ہائی جیکر کا نام نہیں تھا۔ اس بارے میں سچی بات تو ایف بی آئی ہی بتا سکتی ہے۔ جبکہ کوئی ہائی جیکر مسافروں میں شامل نہیں تھا۔ کیا ایسا تو نہیں کہ عوام کے ساتھ اس فراڈ میں فضائی کمپنیاں ایف بی آئی کی مدد کر رہی ہوں اور ان کے نام بعد میں شامل کر لئے گئے ہوں۔ یہ مسلمانوں کے خلاف سازش ہے۔ ہم یقین کر لیتے ہیں کہ جھونپڑوں میں ملبوں' خیموں اور غاروں میں رہنے والے اسامہ بن لادن نے اس مشن کے لئے 300 ملین ڈالر خرچ کر دیئے۔ لیکن ایف بی آئی کو کیسے پتہ چلا کہ اس کے پاس کتنی دولت ہے اور وہ کن کن بنکوں میں ہے۔ جبکہ بنکاری کا عالمی نظام اسامہ کے دشمنوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر اسامہ نیویارک میں ایسا کر سکتا ہے تو اس کا براہ راست دشمن اسرائیل ایسا کیوں نہیں کر سکتا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اسامہ نے اس کا کریڈٹ نہیں لیا۔ کیا وہ اپنے مطالبات پیش کرنا بھول گیا تھا اور اس نے اپنے آپریٹرز کو مسلمان نام استعمال کرنے اور ایف بی آئی کو ان کا پیچھا کرنے کے لئے "شواہد" فراہم کیے ایک پرواز کا پائلٹ عطا تو ایف بی آئی کے لئے بڑا معاون ثابت ہوا کہ اس نے بوسٹن ائرپورٹ پر کار چھوڑ دی اور نامعلوم ذرائع نے اس کار کی طرف ایف بی آئی کی توجہ دلائی۔ اس نے عربی میں ایک نوٹ اور قرآن پاک کا نسخہ بھی چھوڑ دیا اور ایک دوسرا پیغام اس نے [illegible]

روزنامہ نوائے وقت 22 نومبر 01ء
جو کچھ ہم نے 10/01/6 کو لکھا تھا اس کی تائید آج ہو رہی ہے۔
(تتمہ مضمون صفحہ 61 سترھواں کو [illegible])

کر کے تاریخ رقم کر دی ہے۔ گلوبل ہاک کے آسٹریلوی ہیڈ راڈ سمتھ نے ٹی وی کو بتایا کہ یہ طیارہ ٹیک آف سے لینڈنگ اور ٹیکسی کرنے تک مکمل خود کار رہتا ہے۔ دفاعی حکام نے بھی اس موقع پر تصدیق کی کہ جیٹ انجن والا ریموٹ کنٹرول گلوبل ہاک طیارہ کیلیفورنیا کے فوجی اڈے سے اڑ کر طویل سمندر کو عبور کرتا ہوا کامیابی سے آسٹریلیا کے ایڈنبرا کے رائل ائرفورس بیس پر اتر گیا۔ واضح رہے کہ 11 ستمبر کے واقعہ میں بھی اسی طرح کے دو بوئنگ 757 اور دو بوئنگ 767 طیارے استعمال کیے گئے۔ آسٹریلوی ہیڈ نے بتایا کہ روبوٹ اور ریموٹ کے کنٹرول کے ذریعے آپریٹ کیا جانے والا یہ طیارہ طے شدہ پلان اور روٹ کے مطابق پرواز کرتا ہے تاہم ایک ہوائی ایک سنٹر (اڈہ) کے ذریعے اس کی پرواز مانیٹر کرتا ہے۔ یہ سنسر انفرا ریڈ اور تصاویر فراہم کرتا ہے۔ گزٹ کے مطابق 20 ستمبر 2001ء کو دی آکانومسٹ نے برٹش ائرویز کے ایک سابق سربراہ رابرٹ ایلنگ کا "مستقبل کے آٹو پائلٹ طیارے" پر تبصرہ جاری کیا جس میں انہوں نے کہا کہ یہ طیارہ ہائی جیکنگ کے دوران زمین سے (ریموٹ کنٹرول کے ذریعے) کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں واشنگٹن پوسٹ میں 10 ستمبر 2001ء کو صفحہ اول پر شائع ہونیوالی سٹوری نے معاملہ کو مزید مشکوک بنا دیا ہے۔ "امریکہ یا اسکے اتحادی اس پر حملہ آور نہیں ہو سکتے" کے عنوان سے شائع ہونیوالے مضمون میں کہا

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے' حدیث پاک

نوائے وقت

61 YEARS

پیر' 8 ذیقعد 1422ھ' 21 جنوری' 2002ء

مسلسل اشاعت کے 61 سال

پاک ایٹمی پروگرام۔ امریکہ کا اصل ہدف

افغانستان میں سعودی عرب کے سفیر محمد الاوطمی نے عربی اخبار "الحیات" کے انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ افغانستان پر کنٹرول حاصل کر کے ایران کا گھیراؤ اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا سد باب کرنا چاہتا ہے۔ اسامہ بن لادن اس کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو ایک کارڈ ہے جسے وہ افغانستان میں اپنی مداخلت کا جواز ثابت کرنے کے لئے کھیل رہا ہے۔

11 ستمبر کے واقعات کے بعد یہ واضح ہو گیا تھا کہ امریکہ اپنے طے شدہ حکمت عملی کے تحت افغانستان پر حملہ آور ہو گا اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ یا اسامہ بن لادن کا ملوث ہونا محض بہانہ ہے۔ کیونکہ امریکہ کے مقاصد کچھ اور تھے اور اگر 11 ستمبر کا واقعہ پیش نہ آتا تب بھی وہ افغانستان پر حملہ ضرور کرتا۔ اب جبکہ افغانستان میں طالبان حکومت کا فوجی طاقت کے زور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے' اسامہ بن لادن کے بارے میں صدر پرویز مشرف کی رائے ہے کہ وہ بمباری کا نشانہ بن چکا ہے اور ملا عمر کے بارے میں بھی کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے' امریکہ روزانہ بے گناہ' نہتے افغان شہریوں پر بم برسا کر یہ ثابت کر رہا ہے کہ واقعی اس کا ہدف محض اسامہ بن لادن یا طالبان نہیں تھے بلکہ وہ طویل المیعاد منصوبے پر عمل پیرا ہے۔

یہ بد قسمتی کی بات ہے کہ امریکہ کی ریشہ دوانیوں کا ادراک پورے عالم اسلام نے نہیں کیا بلکہ اس نے اقوام متحدہ کی طرح گماشتہ کا کردار ادا کیا۔ افغانستان دیرینہ حلیف سعودی عرب کے خلاف مہم شروع کر دی ہے اور صاف ظاہر ہے کہ وہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حامل اس ریاست پر اپنا شکنجہ مزید کسنا چاہتا ہے جہاں امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اور امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ مبصرین کی رائے ہے کہ مسئلہ فلسطین پر سعودی عرب کے موقف کو امریکہ پسند نہیں کرتا اور وہ چاہتا ہے کہ سعودی عرب بھی اردن اور مصر کی طرح اسرائیل کی ہاں میں ہاں ملائے اور فلسطینیوں پر اس کے مظالم کی مذمت نہ کرے' جو امریکہ کو ناگوار گزرتی ہے۔

پاکستان کا معاملہ اس لحاظ سے مختلف اور منفرد ہے کہ وہ ایک ایٹمی قوت ہے' چنانچہ پاکستان کو تنگ کرنے کے لئے بھارت کے فوجی دباؤ کا حربہ اختیار کیا گیا ہے جو بد قسمتی سے پاکستان کی موجودہ حکومت نے مسترد کرنے کی بجائے قبول کر لیا اور بھارتی مطالبات کی روشنی میں جہادی تنظیموں پر پابندی کے بعد کشمیر میں جاری تحریک مزاحمت کا حسب سابق دفاع کرنے کی بجائے یہ کہا جانے لگا کہ ہم ہر طرح کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ اب جنرل پرویز مشرف کو یہ کہنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ بھارت مزید اقدامات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ مگر اب میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں حالانکہ یہ موقف ابتدا میں اختیار کر لیا جاتا تو بہت سی قباحتوں سے بچا سکتا تھا مگر مستقبل کے خدشات اور

اور اب سعودی عرب؟

امریکی سینٹ اور پینٹاگون کی مشترکہ رائے یہ ہے کہ امریکہ سعودی عرب سے اپنی فوج واپس بلا لے گا' سعودی حکومت ہمیں ائربیس پہاڑی علاقوں میں منتقل کرنے پہ مجبور کر رہی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں لیکن ہم کسی کا احسان لینے کو تیار نہیں۔ 11 ستمبر کے واقعات میں سعودی شہری ملوث تھے۔ سعودی حکومت ہمارے ساتھ درکار تعاون نہیں کر رہی' خواتین فوجیوں کو دشواریوں کا سامنا ہے۔ فی الفور بیس بند کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ سعودی حکومت شدت پسند مسلمانوں کے خلاف کریک ڈاؤن نہیں کر رہی۔

امریکی سینٹ اور پینٹاگون کے اشاروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ افغانستان کے بعد اب سعودی عرب کے ساتھ پانی گدلا کرنے کا عمل شروع کر رہا ہے۔ القاعدہ اور طالبان حکومت کے خلاف بلاثبوت امریکی جارحیت پر سعودی عرب کی غیر انتہا پسند آبادی بھی ناراض ہے اور عوامی سطح پر خود سعودی حکومت یہ محسوس کرنے لگی ہے کہ اس کے لوگ اب امریکہ کے سعودی عرب میں عمل دخل کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے یہی وجہ ہے کہ اس کا امریکہ سے پہلے جیسا سلوک باقی نہیں رہا۔ دنیا بھر میں عسکری' سیاسی اور میڈیا کے حوالے سے اسلام کے چہرے کو مسخ اور عیسائیت و یہودیت کو نمایاں کرنے کی مربوط کوششیں جاری ہیں۔ امریکہ اس سارے مشن میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ امریکی میڈیا میں یہ تاثر عام طور پر سامنے آ رہا ہے کہ امریکہ اپنے دشمنوں کی فہرست میں نئے نام متعارف کرا رہا ہے۔ جیساکہ نیوز ویک میں شائع ہونے والے ایک آرٹیکل میں واضح طور پر عراق اور ایران کو بھی امریکی یلغار کا نشانہ بننے کی بات کی گئی ہے۔ جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے۔ خلیج جنگ سے امریکہ نے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں اپنا عمل دخل اس حد تک بڑھا دیا کہ امریکی فوجوں کی موجودگی سے سعودی عرب کا وہ مخصوص اسلامی کلچر تباہ ہونا شروع ہو گیا جسے سعودیوں نے مرور ایام کے [illegible] جبکہ افغانستان کے حوالے سے امریکہ ایک پرجوش جارح صلیبی قوت کے روپ میں بے نقاب ہو گیا ہے۔ تو سعودی [illegible] نے بھی اس خطرے کو محسوس کیا کہ [illegible] امریکہ ان کی اسلام میں راسخ الاعتقادی کو مٹانے پر تل گیا ہے۔ پینٹاگون کا سعودی عرب کی بابت تازہ لہجہ یکسر بدلا ہوا ہے۔ اس نے سعودی عرب کو تعاون نہ کرنے والا ملک قرار دیدیا ہے اور اس کے ساتھ ہی سعودی عرب کو یہ تاثر دیا ہے کہ امریکہ کو وہاں راسخ العقیدہ مسلمانوں کی موجودگی یا امریکہ کے خلاف رد عمل پر تشویش ہے۔ ٹریڈ سنٹر کا سانحہ ایک ایسا بہانہ تھا جس کو لیکر امریکہ نے اپنے دیرینہ اسلام دشمن پروگرام کو پوری دنیا میں برپا کر رکھا ہے۔ نیوز ویک میں چھپنے والے ایک مضمون کے یہ الفاظ کیا معنی رکھتے ہیں۔ ''اسلام کا خدا وہ نہیں جو عیسائیت کا ہے بلکہ اسلام کا خدا بہت مختلف ہے اور خود اسلام ایک بڑا اور بدقماش مذہب ہے''۔ اسلامی ممالک اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ملت بیضا حق پر ہے اور اس کے حقوق کو پوری دنیا میں پامال کیا جا رہا ہے۔ تو اسے اس کے سدباب کے لئے متحد ہو کر کچھ کرنا ہو گا۔ پاکستان نے امریکی فرمائشیں پوری کر کے اگرچہ وقتی طور پر خود کو بچا لیا ہے لیکن ایران' عراق اور اب سعودی عرب اس امریکی لسٹ میں شامل ہو چکے ہیں۔ جنہیں صلیبی جنگ کے اہداف قرار دینے میں اب کوئی شبہ بھی باقی نہیں رہا۔ سعودی عرب کو امریکی سینٹ اور پینٹاگون نے اپنے مخصوص انداز میں جو تازہ پیغام دیا ہے۔ اس سے لگتا ہے کہ افغانستان کو روندنے کے بعد وہ ممکن ہے۔ ایک تورابورا سعودی عرب میں بھی دریافت کر لے۔ واحد اسلامی ایٹمی قوت پاکستان کو اس اعزاز سے کس طرح محروم رکھ سکے گا؟

> وہ پرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
> عشق سیتا ہے انہیں بے سوزن و تار رفو
> ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
> حاکمیت کا بت سنگیں دل و آئینہ رو
>
> (ارمغان حجاز)
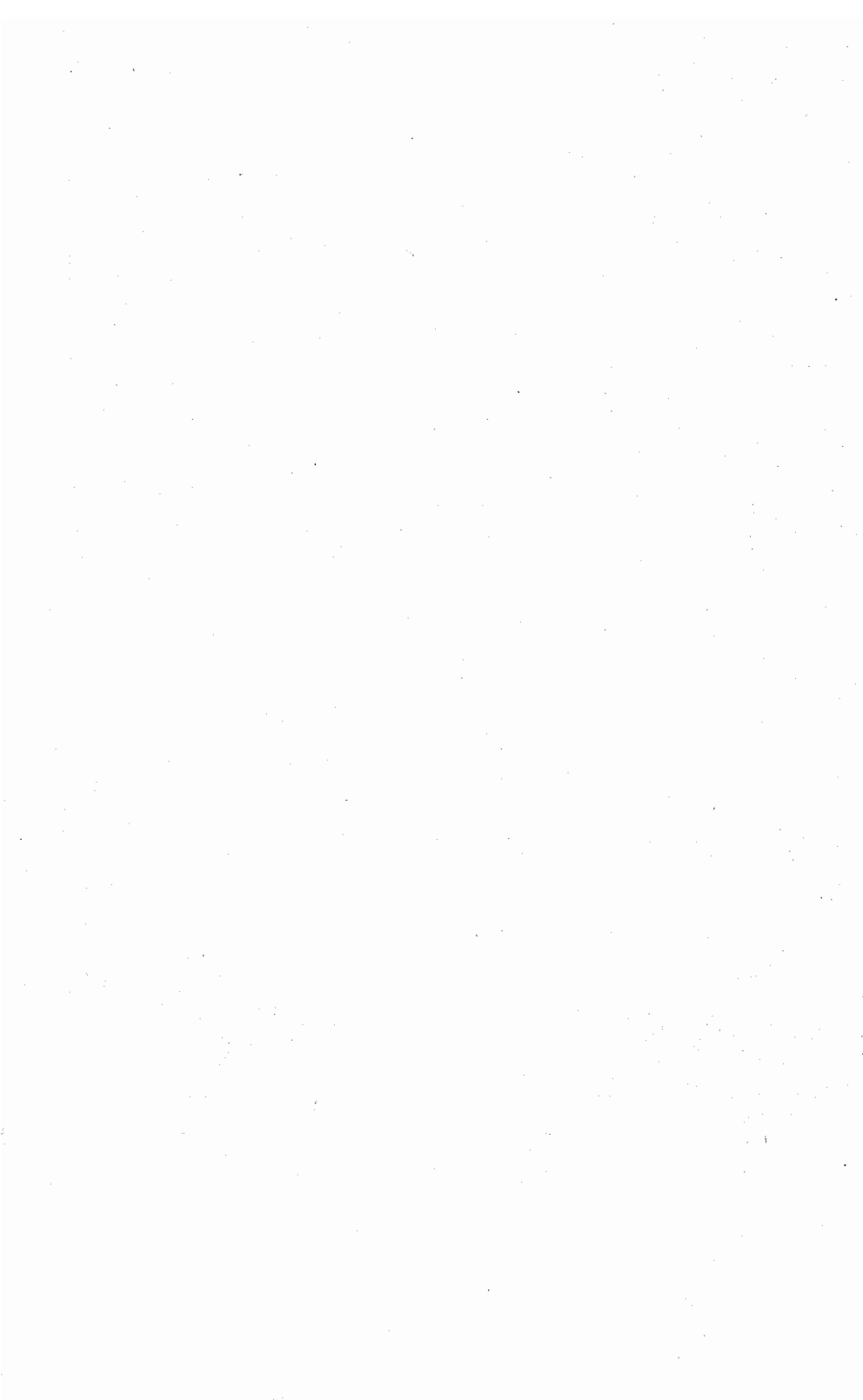
ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام
(ضرب کلیم)

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زناریوں کو دیرِ کُہن سے نکال دو!

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدؐ کو اس کے بدن سے نکال دو!

فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو!

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزارِ ختن سے نکال دو

اقبال کے نفس سے لالے کی اگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

اقبالؒ (ضربِ کلیم)